عمران سیریز

جلد نمبر
31 (I)

زیرولینڈ کی تلاش

105 - موت کی آہٹ

106 - دوسرا رخ

107 - چٹانوں کا راز

108 - ٹھنڈا سورج

ابن صفی

عمران سیریز نمبر 108

ٹھنڈا سورج

(چوتھا حصہ)

پیشرس

"ٹھنڈا سورج" حاضر ہے۔ اس کہانی کا انداز، اس سلسلے کی پچھلی کہانیوں سے مختلف ہے۔ امید ہے کہ آپ کو پسند آئے گا اور آپ یہی کہیں گے کہ کہانی تو اب شروع ہوئی تھی۔ اتنی جلدی کیوں ختم کر دی گئی؟ جی ہاں پچھلی بار ایک غلطی ہو گئی تھی۔ اس سلسلے میں بھی درجنوں خطوط برائے جواب طلبی آ گئے۔ غلطی یہ ہوئی کہ پچھلی کتاب "چٹانوں کا راز" کے پیشرس میں میرے دستخط نہیں تھے۔ اصرار ہے کہ آئندہ ایسا نہ ہونے پائے.... بہت بہتر جناب! اور یہ بھی درست ہے کہ کبھی کبھی سرورق کا ڈیزائن کہانی سے مطابقت نہیں رکھتا.... اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ لکھتے وقت کبھی کبھی مجھے یاد نہیں رہتا کہ ٹائٹل ڈیزائن کس قسم کا ہے.... بہرحال یہ کوئی ایسی خاص بات نہیں ہے.... ٹائیٹل ڈیزائن تو خریدار کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لئے ہوتا ہے۔ میں "نئے پھنسنے" والوں کی بات کر رہا ہوں۔ ورنہ آپ تو مجھے جانتے ہی ہیں۔ مجھ سے ہر حال میں ملنا چاہتے ہیں۔ خواہ آپ کو بور کروں، خواہ خوش کر دوں۔ اس لئے آپ کو اس کی قطعی پرواہ نہ ہونی چاہئے کہ ٹائیٹل ڈیزائن، کہانی سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں۔

ایک صاحب نے پھر اصرار کیا ہے کہ میں اپنی جدید ترین تصویر کتاب کی پشت پر چھاپوں۔ آخر "جوانی" کی تصویر کیوں چھاپ

رہا ہوں؟ یہ کیا بات ہوئی؟ کیا آپ مجھے بوڑھا سمجھتے ہیں! کہ ''جوانی'' کی تصویر کا حوالہ دے رہے ہیں.... ویسے ایک بار وہی تصویر چھاپ دی تھی، جو شناختی کارڈ کے لئے کھنچوائی تھی۔ اس پر ایک صاحب نے لکھ بھیجا کہ یہ کسی مصنف کی تصویر ہے یا پنجاب کے خالص گھی کا اشتہار۔ تو بھئی تصویر کا مسئلہ نہ اٹھایئے، ورنہ پھر دشواری میں پڑ جاؤں گا۔ البتہ آپ کی یہ تجویز ضرور قابل غور ہے کہ عمران کے اُس دور کی کہانیاں پھر لکھی جائیں، جب وہ ایکسٹو نہیں تھا اور کیپٹن فیاض سے اُس کی نوک جھونک خاصی دلچسپی کا باعث ہوا کرتی تھی۔

ایک اور صاحب رقم طراز ہیں کہ انہوں نے اسلام آباد میں کوئی ''عمران کمیٹی'' بنائی ہے اور یہ عمران کمیٹی مجھ سے جواب طلب کر رہی ہے کہ آخر کتابیں لیٹ کیوں ہو جاتی ہیں؟ عرض ہے کہ جب میں خود ہی لیٹ ہو جاؤں گا تو کتابیں کیوں نہ لیٹ ہوں گی.... اور پھر کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوسروں کی وجہ سے بھی کتاب کی تیاری میں دیر ہو جاتی ہے۔ میں نے تو اپنا کام کر لیا لیکن کاتب بیمار ہو سکتا ہے، پریس کی مشین خراب ہو سکتی ہے، بائینڈر کو بھی کوئی دشواری پیش آ سکتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ!

ابنِ صفی

۱۲ر دسمبر ۱۹۷۸ء

اُن کا تعلق چار بڑے ممالک سے تھا اور وہ خود کو قیدی سمجھنے پر مجبور تھے اور یہ بڑی عجیب بات تھی کہ چاروں اپنی اپنی حکومت کے محکمہ کار خاص سے تعلق رکھتے تھے۔

آئیون کارلوف اپنی حکومت کے خارجی اُمور برائے افریقہ و مشرق وسطیٰ کے شعبے کا سربراہ تھا۔ روجر فرینکلن دوسری بڑی طاقت کے اتحادیوں کی "دیکھ بھال" کے محکمے کا انچارج تھا اور تیسرا اڑول روے اُس ملک سے تعلق رکھتا تھا جو دونوں کیمپوں کے حواریوں کے ہاتھ اپنا اسلحہ انتہائی لاتعلقی سے فروخت کر دینے کا ماہر سمجھا جاتا تھا اور چوتھا سر ٹامس ڈگبی اُس ملک کی سیکرٹ سروس کا سربراہ تھا جو نہایت امن پسندی کے ساتھ تیسری جنگ کا منتظر تھا لیکن ساتھ ہی اس کے لئے بھی کوشاں تھا کہ تیسری جنگ یورپ کی بجائے ایشیاء اور افریقہ میں لڑی جائے کیونکہ دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا کے بیشتر حصے سے اس کی چودھراہٹ ختم ہو گئی تھی۔

بہر حال اب یہ چاروں قیدی تھے۔ مگر کس کے؟ اُن کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا۔

آئیون کارلوف اپنے ملک کے شمالی برفستان میں سفید ریچھوں کا شکار کھیل رہا تھا کہ اچانک اُس کی پارٹی کو برف کے طوفان نے آلیا۔ پارٹی کے لئے یہ کوئی ایسی انوکھی بات نہیں تھی۔ اس کے پاس ایسا سامان موجود تھا جس کی مدد سے وہ اس دشواری کا مقابلہ کر سکتے لیکن ہوا یہ کہ وہ اس سامان کو اپنے بچاؤ کے لئے استعمال ہی نہ کر سکے۔ جتنی دیر میں کچھ کرنے کے قابل ہو سکتے شانوں تک برف میں دفن ہو چکے تھے۔

دوبارہ ہوش میں آنے پر آئیون کارلوف نے خود کو نیم گرم سی فضا میں محسوس کیا تھا۔ پارٹی کے بعض افراد کو آوازیں دیں تھیں لیکن پھر بستر کی نرمی کا احساس ہوتے ہی اندھیرا نہیں تھا اور تھوڑی ہی دیر بعد اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اُس کمرے سے باہر نہیں نکل سکتا۔

روجر فرینکلن تہہ دام آنے سے قبل اپنی ایک گرل فرینڈ کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہا تھا۔

وہ ٹی وی کی اداکارہ تھی اور اُسے علم تھا کہ روجر فرینکلن شادی شدہ ہے۔ اس لئے وہ خود بھی محتاط رہتی تھی اور دونوں پبلک مقامات پر آپس میں بے تکلف نہیں ہوتے تھے۔ روجر فرینکلن نے یہ اپارٹمنٹ اسی لئے خریدا تھا کہ اپنے ماحول سے الگ رہ کر کچھ وقت گرل فرینڈ کے ساتھ گزار سکے۔ تو وہ اُس وقت جام پر جام لنڈھا رہا تھا اور اُس کی گرل فرینڈ بھی سرمستی کے عالم میں ناگفتہ بہ حالات سے گذر رہی تھی کہ کسی نے عقب سے روجر فرینکلن کی گردن پر ہاتھ مارا اور اُس کی آنکھوں میں پہلے ہی سے چھائی ہوئی دھندلاہٹیں گہری تاریکی میں تبدیل ہو گئیں اور جب دوبارہ ہوش آیا تو منظر بدل چکا تھا۔ نہ وہ اپارٹمنٹ تھا اور نہ محبوبہ دلنواز کا قرب.... گو بستر آرام دہ تھا۔ لیکن اُسے جلد ہی معلوم ہو گیا کہ اب وہ کسی کا قیدی ہے۔

ژول روے کو اطلاع ملی تھی کہ اس کے ملک کے دارالحکومت میں آرٹسٹوں کی جو بھیڑ پائی جاتی ہے اُس میں کچھ غیر ملکی جاسوس گھس آئے ہیں اور انہوں نے وہاں کی سیاہ فام آبادی کو اپنی کارگاہ بنالیا ہے۔ پہلے تو ماتحتوں سے اس سلسلے میں کام لیا تھا لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ آرٹسٹوں کی اس بھیڑ میں کئی خوبصورت لڑکیاں بھی پائی جاتی ہیں تو پھر یہی مناسب سمجھا کہ خود ہی ان معاملات کو دیکھے اس طرح یہ مسئلہ "ٹاپ سیکرٹ" کے شعبے میں داخل ہو گیا۔

آرٹ کے دلدادہ ایک معزز آدمی کی حیثیت سے ان کے درمیان پہنچا کچھ تصویریں خریدیں اور پھر بعض آرٹسٹوں کے مداحوں کے حلقے میں شامل ہو گیا کہ یہ ساری آرٹسٹ لڑکیاں تھیں۔ ان ہی میں سے ایک نے ایک رات اُسے اتنی پلادی کہ ذہن کے کینوس پر سیاہی پھر گئی۔ اس کے بعد اجالا ہوا تو وہ بھی کسی کا قیدی تھا۔

سر ٹامس ڈگبی گھوڑوں کا شوقین تھا۔ لہٰذا ایک عدیم المثال گھوڑے کے چکر میں مارا گیا۔ اس وقت وہ اپنے ملک میں نہیں تھا بلکہ افریقہ کے ایک ملک میں گھوڑدوڑ دیکھنے گیا تھا۔ وہاں ایک گھوڑا بے حد پسند آیا اور وہ اُسے ہر قیمت پر حاصل کر لینے کے چکر میں پڑ گیا۔ کچھ لوگ گھوڑے کے مالک سے معاملہ طے کرانے کے لئے کہیں لے گئے اور پھر اُسے اپنے ہوٹل واپس آنا نصیب نہ ہوا۔ وہ بھی کسی کا قیدی بن گیا تھا۔

یہ چاروں الگ الگ قیدی بنائے گئے اور پھر انہیں یکجا کر دیا گیا۔ چاروں ہی کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے سے واقف تھے۔ یکجا ہونے سے قبل ہر ایک یہی سوچتا رہا تھا کہ وہ مخالف کیمپ کے آدمیوں کے ہتھے چڑھ گیا ہے۔ لیکن یکجا ہوتے ہی یہ متحیر رہ گئے۔

سر ٹامس نے کہا۔ "کیا ہم پانچویں طاقت کے قیدی ہیں۔"

"پانچویں طاقت صرف میرے سلسلے میں اس حد تک جاسکتی ہے۔ تمہارے لئے نہیں۔" آئیون کارلوف نے کہا۔

"اوہ.... ہوگا کچھ.... دیکھا جائے گا۔" روجر فرینکلن نے اپنی روائتی لاپرواہی کا اظہار کیا۔

لیکن ژول روے جو بہت زیادہ سنجیدہ نظر آرہا تھا سر کو منفی جنبش دے کر بولا۔ "نہیں پانچویں طاقت سرد جنگ میں شامل نہیں ہے۔"

"یہ بھی درست ہے۔" کارلوف نے پر تفکر لہجے میں کہا اور پھر اشتباہ آمیز نظروں سے روجر فرینکلن کی طرف دیکھنے لگا۔ فرینکلن نے اُسے گھورتے ہوئے پوچھا۔ "یہ بھی درست ہے لیکن؟"

"میرے دوست جو کچھ میں سوچ رہا ہوں اُسے قبل از وقت زبان پر نہیں لانا چاہتا۔" کارلوف پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"گویا ہمارے ہی بارے میں کچھ سوچ رہے ہو۔"

"کیا غلط سوچ رہا ہوں.... کیا تمہارا قدم درمیان ہو اور کسی ڈرامے کو خارج از امکان قرار دے دیا جائے۔" کارلوف نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"نان سنس....!"

"حماقتیں نان سنس ہی کہلاتی ہیں۔"

"کیا مطلب....!"

"اب مطلب کیا بتاؤں.... تم لوگ سائنسدان تو اعلیٰ درجے کے پیدا کررہے ہو لیکن ڈپلومیٹ تیسرے درجے کے پیدا کررہے ہو اور ہم ہر جگہ تمہاری تھرڈ ریٹ ڈپلومیسی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یعنی اپنے احمقانہ منصوبوں پر انرجی اور کرنسی تم ضائع کرتے ہو اور میدان ہمارے ہاتھ رہتا ہے۔"

"اس کا اس معاملے سے کیا تعلق....!" روجر فرینکلن نے کسی قدر تیز ہو کر کہا۔

"یہ بھی کسی قسم کا احمقانہ منصوبہ ہی ہو سکتا ہے۔"

"یعنی تم کھلم کھلا ہمیں الزام دے رہے ہو۔" روجر فرینکلن مٹھیاں بھینچ کر چیخا۔

"پلیز.... پلیز....!" سر ٹامس دونوں ہاتھ اٹھا کر درویشانہ انداز میں بولا۔

"فی الحال جو کچھ بھی ہے پردے کے پیچھے ہے۔ قیاسات کو جھگڑے کا گھر بنانے سے کیا فائدہ۔"

"ٹھیک ہے ذاتیات میں نہ الجھنا چاہئے۔" ژول روے بولا۔

"چاروں عمر کے لحاظ سے پچاس سے اوپر ہی رہے ہوں گے لیکن محنت کے معاملے میں جوانوں پر بھی سبقت لے گئے تھے۔

آئیون کارلوف خاموش تو ہو گیا تھا لیکن اُس کی آنکھوں میں ناگواری کا تاثر موجود تھا۔ روجر فرینکلن کچھ سوچ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد چونک کر بولا۔ "میں سمجھا تم کیا کہنا چاہتے ہو۔"

تینوں اُس کی طرف متوجہ ہو گئے اور فرینکلن نے کارلوف کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ سارا سٹ اپ ہم نے کیا ہے۔"

"کیا یہ ناممکن ہے ڈیئر مسٹر فرینکلن....!"

"سوال تو یہ ہے کہ ہم ایسا کیوں کریں گے۔"

"تمہارے اس سوال کا جواب دینے بیٹھا تو تمہیں ایک اسٹینو کی ضرورت محسوس ہونے لگے گی۔"

"اتنا طویل جواب ہوگا۔" ژول روے نے ہنس کر پوچھا۔

"بہر حال اب تم آگاہ ہو گئے ہو۔" فرینکلن نے سر جھٹک کر کہا۔ "محتاط رہنا۔"

کارلوف صرف سر ہلا کر رہ گیا۔ اُس کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

تھوڑی دیر بعد انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے وہ ہل کر رہ گئے ہوں اور پھر وہی کیفیت طاری ہوئی جیسے کسی لفٹ کے اوپر جاتے وقت اعصاب پر طاری ہوتی ہے۔

تو یہ بڑا سا بند کمرہ جس میں گھٹن کا احساس قطعی نہیں ہو رہا تھا کسی قسم کے میکنزم پر قائم تھا۔ وہ مستفسرانہ نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور دفعتاً روجر فرینکلن نے آئیون کارلوف سے کہا۔ "کہیں یہ سارا سٹ اپ تم ہی لوگوں سے تعلق نہ رکھتا ہو۔"

"ہاں یہ بھی ممکن ہے۔" آئیون کارلوف نے پر سکون لہجے میں کہا۔ "لیکن یہ بات میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ میں اس سے لاعلم ہوں۔"

"تو پھر میری طرف سے بھی یہی عذر قبول کرو۔" فرینکلن نے کہا۔

"معقول بات ہے۔" سرٹامس سر ہلا کر بولا۔

"میری دانست میں یہی بہتر ہے کہ خاموشی سے حالات کا جائزہ لیا جائے۔" ژول روے نے رائے دی۔

کمرے کی عمودی حرکت رکتے ہی جھٹکا لگا اور وہ دروازے کی طرف دیکھنے لگے کہ شائد اب

اُس کے کھلنے کی بھی باری آگئی ہو۔ لیکن ایسا نہ ہوا اور پھر اچانک دوسرا جھٹکا لگا اور حرکت کا احساس ہونے لگا۔ اس بار حرکت افقی تھی۔

"خدا کی پناہ....!" سر ٹامس نے طویل سانس لے کر تینوں کے چہروں کا جائزہ لیا اور آہستہ سے بولا۔ "ہم شائد کسی سب میرین میں سفر کر رہے ہیں۔"

کوئی کچھ نہ بولا۔ ہر ایک کی آنکھوں میں الجھن کے آثار تھے۔ اسی طرح کئی منٹ گزر گئے۔ آخر سر ٹامس تھوک نگل کر بولا۔ "بڑی عجیب بات ہے کہ ابھی تک کسی ایسے فرد سے ملاقات نہیں ہوئی جو ان حالات کی ذمہ داری اپنے سر لے سکتا۔ اس سے پہلے مجھے جہاں جہاں رکھا گیا تھا وہاں بھی اپنے علاوہ اور کوئی نہیں دکھائی دیا۔ آخر بحالت لاعلمی اس سب میرین تک پہنچا اور تم تینوں سے ملاقات ہوئی۔"

"غالباً ہر ایک کی یہی کہانی ہے۔" ژول روے نے کہا اور بقیہ دونوں آدمیوں نے سر ہلا کر اس کی تائید کی۔

"کتنی عجیب بات ہے سر ٹامس....!" فرینکلن بولا۔

آئیون کارلوف خاموش تھا۔ آنکھوں میں گہرے تفکر کا تاثر پایا جاتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بولا۔

"اگر یہ سب میرین ہے تو غیر معمولی تیز رفتاری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔"

"ہمیں دروازہ کھولنے کی کوشش کرنی چاہئے۔" ژول روے نے کہا۔

"میں اسکا مشورہ نہیں دوں گا۔" کارلوف نے کہا۔ "معاملے کی نوعیت کو سمجھنا پہلا قدم ہونا چاہئے۔"

"کارلوف کا مشورہ مناسب ہے۔" سر ٹامس ڈگبی بولا۔

"لیکن ایسی صورت میں جبکہ ہم ایک دوسرے پر شبہ کر رہے ہیں اصل معاملے کی نوعیت تک کیسے پہنچ سکیں گے۔" روجر فرینکلن نے کہا اور سگریٹ سلگانے لگا۔

"یہ بھی درست ہے....؟" سر ٹامس نے ٹھنڈی سانس لی۔

"بہر حال بات کسی طرح بھی آگے نہیں بڑھ سکتی۔" ژول روے بولا۔

"میرا خیال ہے کہ اب ہم جہاں لے جائے جارہے ہیں وہیں پہنچ کر کچھ معلوم کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔" کارلوف نے کہا۔

"اُوہ.... وہ دیکھو.... میز پر تاش کی گڈی بھی موجود ہے۔" دفعتاً روجر فرینکلن پر مسرت لہجے میں بولا۔ "وقت گذاری کے لئے اس سے بہتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے۔"

"اور سائیڈ بورڈ میں شراب کی بوتلیں بھی موجود ہیں۔" ژول روے نے اس سے بھی زیادہ مسرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

سر ٹامس اور کارلوف سنجیدگی سے کچھ سوچ رہے تھے۔ فرینکلن اور ژول روے کے اصرار پر بھی اُن دونوں میں سے کوئی اس تضیع اوقات پر تیار نہ ہوا۔ آخر صرف وہی دونوں رمی کھیلنے بیٹھ گئے۔

سر ٹامس اور کارلوف دروازے کے قریب جا بیٹھے تھے اور اُن دونوں کو پُر تشویش نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"کیا خیال ہے سر ٹامس.....!" کارلوف نے آہستہ سے پوچھا۔

"اگر تم فرینکلن کی بات کر رہے ہو تو میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اس وقت اپنی حماقت مآب قوم کی نمائندگی کر رہا ہے۔ اگر روئے سخن ژول روے کی جانب ہے تو وہ محض اپنی روائتی وضعداری کا اسیر ہے۔"

"میں یہ کہہ رہا تھا کہ دونوں لاپرواہ ہونے کی اداکاری کر رہے ہیں۔"

"اسے میں ضرور تسلیم کرلوں گا۔" سر ٹامس نے طویل سانس لے کر کہا اور اپنے پائپ میں تمباکو بھرنے لگا۔

وہ دونوں رمی کھیلنے میں محو ہو گئے تھے۔ اس حد تک کہ تھوڑی دیر بعد انہیں اپنے علاوہ اور کسی کا بھی ہوش نہ رہا۔ ژول روے نے سائیڈ بورڈ سے ایک بوتل دو گلاس اور سوڈے کا سائفن نکال لئے تھے۔ گھونٹ گھونٹ پیتے اور پتے پھینکتے جا رہے تھے۔ کبھی کبھی اپنی کسی کامیابی پر کوئی ہنس بھی پڑتا تھا۔

اچانک دروازہ سرکنے کی آواز آئی۔ سر ٹامس اور کارلوف چونک کر ادھر متوجہ ہو گئے۔ سلائیڈنگ ڈور سرک کر دیوار کے اندر چلا گیا تھا۔ پھر فرینکلن اور ژول روے بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

دروازے سے دوسرے کمرے کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ دونوں بھی آہستہ آہستہ چلتے ہوئے دروازے کے قریب آپہنچے۔

دوسری طرف کا کمرہ اس کمرے سے بہت بڑا تھا۔ فرینکلن نے آگے بڑھ کر دوسرے کمرے میں داخل ہونا چاہا لیکن کارلوف اُسے روکتا ہوا آہستہ سے بولا۔ "ٹھہرو..... جلد بازی مناسب نہیں۔"

اچانک دوسری طرف سے ایک سیاہ فام آدمی اُن کے سامنے آ کھڑا ہوا اور اُن کے کچھ کہنے

سے قبل ہی بولا۔ "ابھی تم اندر نہیں آ سکتے۔ میرا باس عبادت کر رہا ہے۔"

"تم کون ہو....؟" کاراوف نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

"جوزف مَلونڈا....!"

"تمہارا باس کون ہے....؟"

"کیا تم نہیں جانتے۔" سیاہ فام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جانتے ہوتے تو پوچھتے کیوں....؟" سر ٹامس نے کہا۔

"تو پھر یونہی خواہ مخواہ گرفتار کر لیا ہے۔" سیاہ فام آدمی جھلا کر بولا۔

"گرفتار.... کیا مطلب....!"

"پتا نہیں تم لوگ کون ہو.... اور کیا چاہتے ہو۔" جوزف انہیں گھورتا ہوا بولا۔

"ہم صرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارا اغواء کنندہ کون ہے۔"

"اغواء کنندہ....!" جوزف کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"ہاں.... اغواء کنندہ.... اور اس حرکت کا مقصد کیا ہے....؟"

"اچھا.... اچھا....!" جوزف سر ہلا کر بولا۔ "میں سمجھ گیا تم شائد مجھے یہ باور کرانا چاہتے ہو کہ تم بھی قیدی ہو۔"

"محض باور ہی نہیں کرانا چاہتے بلکہ یہ حقیقت بھی ہے۔"

"تب تو بڑی اچھی بات ہے.... دو سے چھ ہوئے۔" جوزف خوش ہو کر بولا۔

"اُوہ.... تو تم ہمیں یہ باور کرانا چاہتے ہو کہ تم بھی ہماری ہی طرح قیدی ہو۔"

"باور نہیں کرانا چاہتا مسٹر.... بلکہ یہ حقیقت ہے۔"

"کیا تمہارا باس کوئی اہم آدمی ہے۔"

"پتا نہیں....!"

"کیا نام ہے اور کس ملک سے تعلق رکھتا ہے۔"

"اگر وہ مناسب سمجھے گا تو خود ہی بتا دے گا۔"

"کتنی دیر میں عبادت کر چکے گا۔"

"اُس کے موڈ پر منحصر ہے۔"

اتنے میں فرینکلن نے اپنے کھڑے ہونے کا زاویہ بدل کر کمرے میں جھانکا اور متحیرانہ انداز

میں پلکیں جھپکا کر رہ گیا۔ پھر اُس نے دوسروں کو بھی اس جانب متوجہ کرانے کی کوشش کی تھی۔

انہوں نے ایک آدمی کو ایک گوشے میں سر کے بل کھڑے دیکھا۔

"باس....!" جوزف نے آہستہ سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "عبادت کر رہے ہیں۔"

"کس نسل اور مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔" سر ٹامس نے پوچھا۔

"میں نے آج تک معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔"

"کس ملک سے تعلق ہے۔"

"میں تنزانیہ کا باشندہ ہوں اور باس اپنے بارے میں خود ہی بتائے گا۔"

"تم نہیں جانتے....!"

"خدا ہی جانے کہ میں کیا کیا نہیں جانتا۔" جوزف نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ پھر اچانک تیور بدل کر بولا۔ "دیکھو مسٹر اگر ہم تم لوگوں کے قیدی ہیں تو ہمیں اپنا شکریہ ادا کرنے کا موقع دو!"

"کس بات کا شکریہ....!"

"ہمیں یہاں کوئی تکلیف نہیں ہے۔ خصوصیت سے اس کا تو بہت بہت شکریہ کہ تم نے مجھے شراب کی تکلیف نہیں ہونے دی۔"

"کیوں بکواس کئے جا رہا ہے۔" اسی گوشے سے آواز آئی۔ جہاں وہ آدمی سر کے بل کھڑا تھا۔ دفعتاً وہ سیدھا کھڑا ہو کر انہیں چندھیائی ہوئی آنکھوں سے دیکھنے لگا۔

"کیا ہم اندر آ سکتے ہیں....؟" سر ٹامس نے اُس سے پوچھا۔

"یقیناً.... ضرور.... مجھے بے حد خوشی ہو گی۔" جواب ملا۔

وہ چاروں اُسے غور سے دیکھ رہے تھے۔ لیکن انہیں اُس کے چہرے پر حماقت مآبی کے علاوہ اور کچھ بھی نہ دکھائی دیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی لمحے بھی انہیں وہیں چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہو گا۔

"تم کس طرح قیدی بنائے گئے تھے....؟" سر ٹامس نے اُس سے پوچھا۔

"تم انگریز معلوم ہوتے ہو....!" اجنبی نے کہا۔

"تمہارا خیال درست ہے۔"

"لیکن تم اپنی قومی روائت سے ہٹ گئے ہو۔"

"کیا مطلب....!"

"تعارف کے بغیر ہی گفتگو شروع کر دی۔"

اس جملے پر فرینکلن ہنس پڑا تھا۔

سر ٹامس نے خفیف ہو کر کہا۔ "میں ٹامس ڈگبی ہوں۔"

"میں عمران.....!" اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا کر بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔

"اور یہ حضرات اگر مناسب سمجھیں گے تو خود ہی اپنا تعارف کرادیں گے۔" سر ٹامس نے کہا۔

"باتیں کرنے کے لئے ایک ہی آدمی کافی ہے۔" عمران احمقانہ انداز میں بولا۔

"تم مجھے جنوبی مشرقی ایشیاء کے کسی ملک کے باشندے معلوم ہوتے ہو۔"

"تمہارا خیال درست ہے۔"

"تمہاری گرفتاری کی وجہ.....!"

"غلط فہمی.....!"

"کیا تم ہم سے بیٹھنے کو بھی نہ کہو گے۔" دفعتاً فرینکلن بولا۔ "میں ایسی قوم سے متعلق ہوں جو تعارف کے بغیر ہی سب کچھ کر دیتی ہے۔"

"شکل ہی سے ظاہر ہے۔" عمران مسکرا کر بولا..... اور کرسیوں کی طرف اشارہ کر کے بولا۔ "جو جس جگہ چاہے بیٹھ جائے مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔"

وہ چاروں بیٹھ گئے اور سر ٹامس نے کہا۔ "تم کسی غلط فہمی کا ذکر کر رہے تھے۔"

"غلط فہمی..... ہاں..... محض غلط فہمی کی بناء پر..... وہ چٹانیں نہیں تھیں جن کے قریب میں نے اپنی موٹر بوٹ روکنے کی کوشش کی تھی۔"

"تمہاری بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔" سر ٹامس بولا۔

"کشتی روک کر ہم اُن چٹانوں پر اتر گئے۔ کچھ دیر بیٹھے اور پھر چلنے کو ہوئے تو اُن چٹانوں نے تیرنا شروع کر دیا۔"

"تیرنا شروع کر دیا۔"

"ہاں بہت تیزی سے..... اور پھر ہم دونوں اُن چٹانوں سے لڑھکتے ہوئے ایک بہت بڑے ہال میں جا گرے۔ وہاں سے ہمیں اس کمرے میں منتقل کر دیا گیا۔"

"بہت زیادہ نشے میں تو نہیں تھے۔" فرینکلن نے ہنس کر کہا۔

"یہ رہا ہوگا..... میں تو نہیں تھا۔ پیتا ہی نہیں۔" عمران نے جوزف کی طرف اشارہ کر کے بڑی معصومیت سے کہا۔

"خیر کسی طرح بھی ہوا ہو.... لیکن تم بہر حال قیدی ہو۔" سر ٹامس نے کہا۔

"لیکن قیدیوں سے اتنا اچھا سلوک تو نہیں کیا جاتا ہمیں یہاں کوئی تکلیف نہیں ہے۔" عمران نے کہا۔

"گویا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ قیدی نہیں بلکہ کسی کے مہمان ہو....؟" فرینکلن نے پوچھا۔

"مہمان ہی سمجھنے کو دل چاہتا ہے۔ بہر حال میزبان جو کوئی بھی ہو اُس نے مجھے زندگی کی الجھنوں سے نجات ضرور دلادی ہے۔ یہ کلوٹا میرا ملازم ہے۔ اس کے لئے روزانہ چھ بوتلیں فراہم کرنی پڑتی تھیں۔ لیکن اب اس فکر سے بھی نجات مل گئی۔"

"کبھی میزبانوں کا بھی کوئی آدمی نظر آیا۔" ژول روے نے پوچھا۔

"نہیں سب کچھ بٹن دبانے سے فراہم ہو جاتا ہے۔ ناشتے کے لئے بٹن دباؤ.... ناشتے کی ٹرے سرکتی چلی آرہی ہے۔ سب کچھ اسی طرح فراہم ہو جاتا ہے۔ سارے معاملات کے بٹن الگ الگ ہیں۔"

"لیکن تمہیں ان بٹنوں کا استعمال کیسے معلوم ہوا تھا۔" سر ٹامس نے پوچھا۔

"ایک غیبی آواز نے بتایا تھا۔"

"کہاں ہیں.... وہ بٹن....!"

"اُس طرف....!" عمران ایک جانب ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "چلو دکھاؤں۔"

دیوار پر ایک جگہ بڑے سے سوئچ بورڈ پر متعدد پش سوئچ نصب تھے۔

"یہ دیکھو.... اب میں ایک گلاس ٹھنڈا پانی طلب کرنے جارہا ہوں۔" عمران نے کہہ کر ایک پش سوئچ پر انگلی رکھ دی۔ ہلکی سی گھڑ گھڑاہٹ سنائی دی اور اُسی دیوار کے ایک حصے سے ایک ٹرے برآمد ہوئی جس پر پانی کا گلاس رکھا ہوا تھا۔

"تم میں سے کسی کو ضرورت ہے.... ٹھنڈے پانی کی یا میں ہی پی جاؤں۔" عمران نے ایک ایک کا چہرہ دیکھ کر سوال کیا۔

کوئی کچھ نہ بولا۔ آخر وہ خود ہی گلاس اٹھا کر چڑھا گیا۔

"کیا تمہارے کمرے میں ایسے بٹن نہیں ہیں۔" جوزف نے سوال کیا۔

"نہیں....!" سر ٹامس بولا۔

"تب تو شاید تمہاری ضروریات ابھی اسی کمرے سے پوری ہوں گی۔"

"یقین نہیں آتا کہ تم ہمارے میزبان ہی کے آدمیوں میں سے نہیں ہو۔" آئیون کارلوف پہلی بار بولا۔

''سوال یہ ہے کہ تمہاری یہ رائے میرا کیا بگاڑ سکتی ہے۔'' عمران نے مسکرا کر کہا۔ ''جو تمہارا دل چاہے سمجھتے رہو۔ مجھ پر جو گذری تھی کہہ سنائی۔''

''اور تمہیں اس سے کوئی پریشانی نہیں ہے۔''

''پریشانی.... اُس وقت ہوتی جب یہ لوگ مجھ سے مزدوری کراتے اور دو وقت کی روٹیاں تھمادیتے۔ یہاں تو عیش ہی عیش ہے۔ خوب یاد آیا ایک بٹن نصیحتوں کا بھی ہے۔''

''اچھا....!'' فرینکلن نے مضحکانہ اظہار تحیر کے ساتھ کہا۔ ''ذرا دبانا تو.... وہ بٹن بھی۔''

عمران نے پھر ایک پش سوئچ پر انگلی رکھ دی۔ ہلکی سی گھڑگھڑاہٹ کے بعد ایک بے حد سریلی نسوانی آواز سنائی دی۔ ''صبح بخیر.... گیارہ بج کر سات منٹ ہوئے ہیں۔ آج کی نصیحت سنو.... بسااوقات اپنے حواس بھی دھوکا دیتے ہیں۔ اس لئے اپنی صحیح پرکھ تم خود نہیں کر سکتے۔ بہتر یہی ہے کہ تم اسے آنے والی نسلوں پر چھوڑ دو۔ وہی اس کا فیصلہ کر سکیں گی کہ تم کھرے تھے یا کھوٹے.... خدا حافظ۔''

''تم نے دیکھا....!'' عمران اُن کی طرف مڑ کر بولا۔

''کیوں بھائی.... عورت کا بھی کوئی بٹن ہے یا نہیں۔'' ژولروے نے ہنس کر پوچھا۔

''یعنی کہ گرل فرینڈ کا....!''

''ہاں میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ کوئی بٹن دبانے سے عورت بھی برآمد ہو سکتی ہے یا نہیں۔''

''بالکل ہے....!'' عمران سنجیدگی سے بولا۔ ''لیکن میں نے اسے دبانے کی ہمت خود میں نہیں پائی تھی۔''

''کیوں....؟'' فرینکلن نے شرارت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

''پتا نہیں کس قسم کی نکل پڑے۔''

''اچھا اب اس وقت میرے کہنے سے دباؤ۔'' فرینکلن نے کہا۔

''ہرگز نہیں.... تم چاہتے ہو تو خود ہی دباؤ.... یہ رہا.... اس پر گرل فرینڈ لکھا ہوا ہے۔''

فرینکلن دیکھنے کے لئے آگے بڑھا اور پھر اُسی پش سوئچ پر انگلی رکھ دی جس کی طرف عمران نے اشارہ کیا تھا۔ فوراً ہی بائیں جانب دیوار میں ایک خلاء پیدا ہوا اور اُس سے ایک سیاہ فام عورت برآمد ہوئی۔ جوان العمر اور خاصی توانا تھی۔

فرینکلن پش سوئچ سے انگلی بھی نہیں ہٹاپایا تھا کہ وہ اُسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔ ''ہیلو۔''

ژول روے نے زور دار قہقہہ لگایا۔ فرینکلن نے بھی جھینپی ہوئی سی ہنسی کے ساتھ ہیلو کہا اور پیچھے ہٹ گیا۔

"اُدھر چلو.....!" لڑکی نے دوسرے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔

"کیا یہ ضروری ہے۔" فرینکلن گڑبڑا کر بولا۔

"پھر کیوں طلب کیا تھا.....!"

"یونہی تجربے کے طور پر۔"

"تم میری توہین کر رہے ہو۔" وہ آنکھیں نکال کر سخت لہجے میں بولی۔

"ایسی کوئی بات نہیں تم جا سکتی ہو۔"

"اب واپسی ناممکن ہے.....!"

"کیا مطلب.....؟"

"جب تک میں زندہ ہوں تمہیں میرے ساتھ رہنا ہوگا۔"

"وہ دراصل.....!" سر ٹامس نے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن وہ ڈپٹ کر بولی۔ "خاموش رہو۔"

سر ٹامس بُرا سا منہ بنا کر رہ گیا اور وہ فرینکن کا ہاتھ پکڑ کر دوسرے کمرے کیطرف کھینچنے لگی۔

"یہ نامناسب ہے.....!" ژول روے تھوک نگل کر بولا۔

"تم بھی اپنے کام سے کام رکھو.....!" لڑکی اُس پر الٹ پڑی۔

"میں معافی چاہتا ہوں۔" فرینکلن اس سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔

"طاقت دکھاؤ گے.....!" وہ اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مزید مضبوط کرتی ہوئی بولی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔" ژول روے دونوں کے درمیان آنے کے لئے آگے بڑھا ہی تھا کہ جوزف جھپٹ کر راہ میں حائل ہو گیا۔

"کیا بات ہے.....!" ژول روے اُسے گھورتا ہوا بولا۔

"ایک عورت کے مقابلے میں دو مرد اچھے نہیں لگیں گے مسٹر.....!"

"ہٹ جاؤ.....!"

"وہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ موسیو ژول روے.....!" آئیون کارلوف بولا۔ "تم دخل مت دو۔"

ژول روے جوزف کو قہر آلود نظروں سے دیکھتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

اُن دونوں کے درمیان کش مکش جاری تھی۔ دفعتاً لڑکی نے فرینکلن کو کمر پر لاد کر پٹخ دیا۔

"یہ زیادتی ہے۔" سر ٹامس بول پڑا۔

"اس کے باوجود بھی کوئی آگے نہیں بڑھے گا۔" جوزف غرایا۔

عمران خاموش تھا لیکن اُسکی آنکھوں میں بالکل بچوں کی آنکھوں کی سی شوخی کی جھلکیاں تھیں۔

کارلوف تیزی سے عمران کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولا۔ "تم کہہ رہے تھے کہ تم اُن میں سے نہیں ہو۔ پھر تمہارا آدمی دخل اندازی کیوں کر رہا ہے۔"

"اس لئے کہ وہ لڑکی بھی اُسی کی طرح سیاہ فام ہے۔ تمہاری نسل والی ہوتی تو دخل نہ دیتا۔"

"دفعتاً فرینکلن چیخنے لگا کیونکہ اب وہ لڑکی اُسے اپنے سفید چمکیلے دانتوں سے بھنبھوڑ رہی تھی۔ وہ ایک بار گرا تھا تو پھر نہیں اٹھ سکا تھا اور وہ اُسے دبوچے ہوئے کبھی شانے پر منہ مارتی تھی اور کبھی بازو پر....!"

"حد ہوگئی۔" ژول روے پھر دخل اندازی کے لئے بڑھا۔

ٹھیک اُسی وقت کمرے میں ایک بھاری بھرکم آواز گونجی۔ "ٹھہر جاؤ.... ورنہ پچھتاؤ گے۔ یہ لڑکی تم چاروں پر تنہا بھاری پڑے گی.... اور ہو سکتا ہے تم میں سے کسی کی موت بھی واقع ہو جائے۔ لہٰذا صرف اُسی کو محظوظ ہونے دو جس نے اُسے طلب کیا تھا۔"

"تم کون ہو سامنے آؤ....!" سر ٹامس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں صرف ایک آواز ہوں....!"

"یہ سب کیا ہے....؟ آخر ہمیں کیوں حبس بے جا میں رکھا گیا ہے۔"

"سب کچھ معلوم ہو جائے گا.... وقت آنے پر....!"

اُدھر فرینکلن بالکل خاموش اور بے حس و حرکت ہو گیا تھا۔ پتا نہیں سچ مچ بے ہوش ہو گیا تھا یا بے ہوشی کی اداکاری کر رہا تھا۔ لڑکی اُسے چھوڑ کر ہٹ گئی۔

"کیا مر گیا....؟" جوزف نے اُس سے پوچھا۔

"تم خود ہی دیکھ لو.... مجھے زندہ مردہ کی تمیز نہیں ہے۔" وہ لاپرواہی سے بولی اور پھر وہ سبھی اس پر جھک پڑے۔ اس بار عمران بھی اُن میں شامل تھا۔

"سانس تو چل رہی ہے۔" جوزف نے کہا۔

"بازو اور شانے سے خون بہہ رہا ہے۔" ژول روے غصیلی آواز میں بولا۔ لڑکی لاتعلقی سے کھڑی رہی۔

"اب تو جاؤنا....!" جوزف نے اس سے کہا۔

"کیا وہ زندہ ہے۔" لڑکی نے اس سے کہا۔

"ہاں.... صرف بے ہوش ہو گیا ہے۔"

"تب پھر اس کی زندگی میں میری واپسی ناممکن ہے۔ یا وہ مر جائے یا میں مر جاؤں۔!"

"آخر اس زبردستی کی وجہ....!" عمران نے پہلی بار اس سے سوال کیا۔

"دھوکا دینے کیلئے اُس پش سوئچ پر گرل فرینڈ لکھ دیا گیا ہے۔ ورنہ حقیقتاً وہ شادی کا بٹن ہے۔"

"شادی کا بٹن....!" عمران نے خوف زدہ لہجے میں دہرایا۔

"ہاں جو بھی اُس بٹن کو دبائے گا اس کی شادی کسی نہ کسی سے ہو جائے گی۔"

"تو گویا تمہاری شادی مسٹر فرینکلن سے ہو گئی ہے۔"

"اُوہ تو اس کا نام فرینکلن ہے۔ بڑا پیارا نام ہے۔"

وہ سب فرینکلن کو چھوڑ کر مکالمے سننے لگے تھے۔

"میں نے پوچھا تھا کیا واقعی شادی ہو گئی ہے۔" عمران نے پھر اُسے مخاطب کیا۔

"ہاں.... واقعی شادی ہو گئی ہے۔"

"تو کیا شوہر کو اس طرح کاٹنا اور بھنبھوڑنا ضروری تھا۔"

"پھر اُسے کس طرح معلوم ہوتا کہ میں اُس کی بیوی ہوں۔ ہر ایک کو تو نہیں کاٹتی بھنبھوڑتی۔ یہ تو صرف بے تکلفی کا اظہار تھا۔"

"بجا ارشاد فرمایا۔"

"تم بھی بٹن دبا کر دیکھو....!" لڑکی نے عمران سے کہا۔

"ضرور!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "لیکن میں ایسے حالات میں نصیحت کا بٹن دبانا پسند کروں گا۔"

اس نے سچ مچ وہی بٹن دبا دیا تھا اور بائیں جانب سے آواز آنے لگی تھی۔

"تم ایک ایسے ریگستان میں کھڑے ہو جہاں تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ کیا تم بغیر سوچے سمجھے کسی طرف قدم بڑھا دو گے۔ ہرگز نہیں۔ ورنہ اپنی اسی کوتاہی کی بنا پر تم موت کے منہ میں جا سکتے ہو۔"

"سنا تم نے....!" عمران نے ان کی جانب مڑ کر کہا۔

کوئی کچھ نہ بولا۔ سیاہ فام لڑکی بیہوش فرینکلن کے پاس بیٹھ گئی تھی اور تینوں اُن کے گر

کھڑے پر تشویش نظروں سے دونوں کو دیکھے جا رہے تھے۔

عمران اور جوزف کے اچانک اس طرح غائب ہو جانے کے بعد انہوں نے بلاول کو گھیر لیا جو اب بھی اُسی عمارت میں مقیم تھا۔ جس کی نگرانی صفدر اور صدیقی کر رہے تھے۔

بلاول اب پھر مردانہ لباس میں آ گیا تھا۔ لیکن اس کے آس پاس کوئی اور نظر نہیں آتا تھا۔

صفدر، صدیقی اور چوہان اچانک اُس عمارت میں گھس پڑے جس میں بلاول مقیم تھا۔ تینوں کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ بلاول نے انہیں دیکھا اور بے حد خائف نظر آنے لگا۔

"کک.... کون ہو.... تم لوگ....!"

"ہم صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ کہاں ہے جس کے پاس تم عورت بن کر گئے تھے۔" صفدر بولا۔

"خدا جانے کیسی بات کر رہے ہو۔ میں عورت کیوں بننے لگا۔"

"چلو یہی بتا دو.... کہ پرسوں رات کو تمہاری کشتی کھلے سمندر میں چکر کیوں کاٹ رہی تھی۔" صدیقی نے پوچھا۔

"اس میں کوئی خرابی واقع ہو گئی تھی۔"

"کتنی دیر تک واقع رہی تھی۔" صدیقی نے سوال کیا۔

"یہ تو یاد نہیں.... ہم تفریح کو گئے تھے کہ اچانک وہ واقعہ ہو گیا۔ اُس خرابی پر قابو پانے کے بعد ہم واپس آ گئے تھے۔ لیکن اس میں کون سی ایسی خاص بات تھی جس کے لئے تم نے مجھ پر ریوالور تان رکھے ہیں۔"

"تمہاری اس حرکت کی اطلاع عمران کو دی گئی تھی اور وہ جوزف کے ساتھ چل پڑا تمہاری خیریت دریافت کرنے۔" چوہان نے کہا۔

"میں کیا جانوں کہ تم کس عمران کی بات کر رہے ہو۔"

"اُسی عمران کی جس نے تمہیں وحشیوں سے بچایا تھا۔"

"کیسے وحشی کیسا عمران.... میں کچھ نہیں جانتا۔"

"اسے یہیں کیوں نہ ختم کر دیں۔ کہیں اور لے جانے کی کیا ضرورت ہے۔" چوہان بولا۔

"لاش یہیں پڑی رہ جائے گی۔ بدبو پھیلے گی چاروں طرف۔" صدیقی نے کہا۔

''تت.... تم لوگ کیسی باتیں کر رہے ہو۔'' بلاول گھٹی گھٹی سی آواز میں بولا۔

'' پچھلی رات تم نقلی ڈاڑھی لگا کر عمران کے فلیٹ کے آس پاس منڈلا رہے تھے۔'' صفدر بولا۔

''اف فوہ.... تو اس آدمی کی بات کر رہے ہو....!'' دفعتاً بلاول نے پلٹا کھایا۔

''ہاں.... اُسی کی....!'' صفدر اُس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

''میں کیسے یقین کرلوں....!''

''کس بات پر....؟''

''کہ تم لوگ اُسی کے آدمی ہو....!''

''میں نے پوچھا تھا کہ تم پچھلی رات اُس کے فلیٹ کے آس پاس کیوں منڈلا رہے تھے۔''

'' یہ میں صرف اُسی کو بتاؤں گا۔ اگر تم اُس کے آدمی ہو تو مجھے اُس کے پاس لے چلو۔''

''کیا میں تمہارے دماغ میں کوئی نئی کھڑکی کھول دوں۔'' چوہان آنکھیں نکال کر بولا۔''ہم تم سے اُس کا پتہ پوچھنے آئے تھے اور تم کہہ رہے ہو کہ تمہیں اُس کے پاس لے چلیں۔''

''تو کیا واقعی وہ غائب ہو گیا ہے۔''

وہ اسے صرف گھورتے رہے کچھ بولے نہیں۔

''یقین کرو....!'' بلاول بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔''میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے۔''

''میں کہتا ہوں اسے گولی مار دو.... ہمارے پاس اور بھی ذرائع ہیں۔''

''ٹھہرو.... میری بات سنو....!'' بلاول دونوں ہاتھ اٹھا کر بولا۔''کیا تم لوگ اُس کے سارے معاملات سے واقف ہو....؟''

''ضروری نہیں ہے.... ہم اتنا ہی جانتے ہیں جتنا جاننا ہمارے لئے ضروری ہوتا ہے۔''

''کیا اُس نے تمہیں متحرک چٹانوں کے بارے میں بتایا تھا۔''

''اب اڑنے کی کوشش کر رہے ہو....!'' صفدر نے آنکھیں نکالیں۔

''میری بات کا جواب دو....!''

''نہیں.... متحرک چٹانوں سے تمہاری کیا مراد ہے۔''

''سمندر میں کسی جگہ اچانک ابھرنے والی چٹانیں جو حرکت بھی کرتی ہیں۔''

''اب یہ پاگل پن کا ڈھونگ رچائے گا۔'' چوہان بولا۔

''نہیں مسٹر میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے انہیں دیکھا تھا اور مسٹر عمران ان کی تلاش میں تھے۔''

"بکواس....!"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ مجھے وہ بالکل تنہا چھوڑ گئے ہیں۔ اب کوئی بھی نہیں دکھائی دیتا۔"

"کن کی بات کر رہے ہو....!"

"جنہوں نے مجھے آلہ کار بنایا تھا۔"

"اُن میں سے کسی ایک کا نام بتاؤ تا کہ ہم تمہارے سچ یا جھوٹ کا اندازہ لگا سکیں۔"

"وان بروف کا نام سنا ہے۔"

"ہاں.... وہ کہاں ہے....؟" چوہان جلدی سے بولا۔

"اب وہ کہیں بھی نہیں ہے۔ وہ اور اُس کے دوسرے آدمی اب نہیں دکھائی دیتے۔"

"پہلے کہاں تھے۔"

"اسی عمارت میں.... وہ مجھے تنہا چھوڑ گئے ہیں۔"

"تو اسی نے تمہیں عورت کے روپ میں عمران کے پاس بھیجا تھا۔"

"ہاں اُسی نے بھیجا تھا۔ لیکن کل نہیں.... کل میں اپنے طور پر اُن کی تلاش میں گیا تھا۔"

"اور پرسوں رات کو اپنی کشتی کھلے سمندر میں کیوں لے گئے تھے....؟"

"وان بروف ہی نے بھیجا تھا۔ لیکن وجہ نہیں بتائی تھی اور جب کشتی چکر کاٹنے لگی تھی تو میں نے اُس کی وجہ پوچھی تھی لیکن ساتھیوں نے مشینی خرابی کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں بتائی تھی۔"

"وان بروف نے تمہیں عمران کے پاس کیوں بھیجا تھا....!"

"اُس نے کہا تھا کہ مسٹر عمران کو ہر حال میں متحرک چٹانوں تک پہنچنا ہے۔ تم جاؤ اور اس سے ملتے رہو۔ اُس پر یہ ظاہر کرنا کہ تم نے میرے خوف سے عورت کا بھیس بدلا ہے۔"

صفدر طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کیا میری باتوں پر یقین نہیں آیا۔" بلاول کچھ دیر بعد بولا۔

"کسی حد تک....!" صفدر سر ہلا کر بولا۔

"اس میں ذرہ برابر بھی جھوٹ نہیں ہے۔ لیکن یقین کرو کہ میں نے مسٹر عمران کو اپنے ساتھ کہیں چلنے کی دعوت ہرگز نہیں دی تھی۔"

"اور یہ بھی نہیں کیا تھا کہ اُسے سچی بات بتا دیتے۔"

"کیسے بتا دیتا.... مجھے بھی اپنی جان بچانی تھی.... اور پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر

وان بروف اور اس کے دوسرے ساتھی میری نظروں سے اوجھل نہ ہو گئے ہوتے تو اُس کے بارے میں اب بھی کچھ نہ کہتا۔ خواہ تم میری کھال ہی کیوں نہ اتار دیتے۔"

صفدر نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور وہ سر ہلا کر رہ گئے۔

"تو اب تم یہاں کیا کر رہے ہو....؟"

"تو پھر کہاں جاؤں.... ایک طرف وان بروف کا خوف ہے اور دوسری طرف تمہارا۔ میں تو کسی کے ساتھ بھی وفاداری نہ نبھا سکا۔"

"تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہے۔" صفدر نے کہا۔

"کہاں....؟"

"گھبراؤ نہیں تمہیں سلاخوں کے پیچھے نہیں رکھا جائیگا۔ جہاں بھی رہو گے آرام سے رہو گے۔"

"تم ذرا میری بات سننا....!" چوہان نے صفدر کو الگ چلنے کا اشارہ کر کے کہا۔

اور وہ دونوں کمرے کے دوسرے سرے تک آئے۔

"لیکن ہم اسے کہاں لے جائیں گے۔" چوہان نے اس سے سوال کیا۔

"عمران صاحب کے فلیٹ میں....!"

"ٹھیک ہے۔" چوہان سر ہلا کر بولا۔ "میں سمجھا تھا شائد سائیکو مینشن....!"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" صفدر نے خشک لہجے میں کہا۔ "ان لوگوں کا طریق کار میری سمجھ میں آ گیا ہے۔"

"یعنی....!" چوہان نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بلاول کو محض چارے کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ عمران صاحب کو اُس کی باتوں پر یقین نہیں آئے گا اور وہ اُس کی نگرانی خود کریں گے یا دوسروں سے کرائیں گے۔ زیادہ امکان خود انہی کے دلچسپی لینے کا تھا اور یہی ہوا بھی۔ جیسے ہی صدیقی نے انہیں بلاول کے بارے میں اطلاع دی کہ وہ کھلے سمندر کی طرف گیا ہے وہ خود نکل کھڑے ہوئے اور پھر خدا جانے اُن پر کیا گذری۔"

"یعنی تمہارا خیال ہے کہ وہ لوگ ہماری نگرانی کر رہے ہیں اور اس کے لئے بلاول کو آلہ کار بنایا گیا ہے۔"

"نہ صرف میرا خیال بلکہ حقیقت بھی یہی ہے۔" صفدر نے پُرتفکر لہجے میں کہا۔

"گویا انہیں ہمارے ہیڈ کوارٹر کی تلاش ہے۔"

"یقیناً.... کیونکہ یہ نہ بھولنا چاہئے وہ عمران صاحب سے باؤل دے سوف کے نگیٹو حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ظاہر ہے کہ نگیٹو ہیڈ کوارٹر ہی میں محفوظ ہوں گے۔"

"تب تو ہم سبھی خطرے میں ہیں۔ وہ ہم میں سے کسی کو بھی پکڑ کر تھرڈ ڈگری استعمال کر سکتے ہیں۔"

"تمہارا خیال درست ہے.... اسی لئے....!" صفدر کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"کیا بات ہے....!" چوہان اُسے گھورتا ہوا بولا۔

"ہم سے اس عمارت میں داخل ہونے کی غلطی سرزد ہو چکی ہے۔"

"کیا مطلب....؟"

"اگر صحیح سلامت یہاں سے نکل سکے تو بڑی بات ہوگی۔"

"پہلے ہی کیوں نہیں سوچا تھا....!" چوہان بھنا کر بولا۔

"خیر دیکھا جائے گا.... آؤ....!" وہ پھر بلاول کی طرف مڑتا ہوا بولا۔ صدیقی اب بھی اس پر ریوالور تانے کھڑا تھا۔

"اچھا دوست....!" صفدر بلاول کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ "تو تم مسٹر عمران کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔"

بلاول نے خاموشی سے نفی میں سر ہلا دیا۔

"لہٰذا تمہیں ساتھ لے جانا بیکار ہے۔"

"نہیں.... خدا کے لئے مجھے یہاں سے لے چلو۔" وہ خوف زدہ لہجے میں بولا۔

"غیر ضروری ہے....!"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ میں تو اُنکے ہاتھوں اپنی موت کا منتظر تھا۔"

"بس تو پھر انتظار کرتے رہو....!"

"اچھی بات ہے۔" بلاول تھوک نگل کر بولا۔ "میں تمہیں ایک اور خطرے سے آگاہ کرتا ہوں۔"

"سن لینے میں کوئی حرج نہیں کہو.... کیا کہتے ہو۔"

"مسٹر عمران کے ساتھ ایک سفید فام عورت بھی تھی۔ کیا وہ بھی غائب ہو گئی ہے۔"

"نہیں.... وہ فلیٹ میں موجود ہے۔"

"کیا مسٹر عمران نے تمہیں اُس کے بارے میں کچھ بتایا تھا۔"

"بس اتنا ہی کہ وہ بھی تمہی لوگوں میں سے ہے۔!"

"لیکن میں نے اس سے پہلے اسے کبھی نہیں دیکھا۔ اس لئے یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ وان بروف کا کارخانہ بہت وسیع ہے۔ اس عورت کو یا تو جیل میں ڈال دو.... یا مسٹر عمران کے فلیٹ سے نکال باہر کرو۔ ورنہ وہ کوئی تباہی لائے گی۔!"

"اگر اسے تمہارے حوالے کر دیا جائے تو کیسی رہے۔!" صدیقی نے ہنس کر پوچھا۔

"سوال یہ ہے کہ کل تمہیں مسٹر عمران کی تلاش کیوں تھی....؟" صفدر نے سوال کیا۔

"اُس عورت کے سلسلے میں بات کرنا چاہتا تھا۔!"

"کیا بات کرنا چاہتے تھے۔!"

"یہی کہ وہ اسے اپنے فلیٹ میں نہ رکھیں۔!"

"کس بات کا خطرہ ہے اس سے۔!"

"خدا ہی جانے۔!" اُس نے بڑے بھولے پن سے کہا۔

چوہان دانت پیس کر رہ گیا۔ پتا نہیں کیوں شروع ہی سے اُس کا دل چاہتا رہا تھا کہ بلاول کے ہاتھ پیر توڑ کر رکھ دے۔

"تو چلو.... پھر دیر کیوں کر رہے ہو۔!" اُس نے صفدر سے کہا۔

"دیکھو....! مجھے یہاں تنہا نہ چھوڑو....!" بلاول گڑگڑایا۔

"تمہاری ذمہ داری ہم پر تو نہیں ہے۔!"

"اگر وان بروف نے مسٹر عمران پر قابو پالیا تو پھر اب وہ مجھے بھی زندہ نہیں چھوڑے گا۔!"

"اب تک کیوں چھوڑ رکھا تھا۔!"

"میں کچھ نہیں جانتا مسٹر....!" وہ اپنے سر پر دو ہتھڑ مار کر بولا۔ "شائد اب پاگل ہو جاؤں!"

صفدر نے اپنے ساتھیوں کو روانگی کا اشارہ کیا اور خود بھی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

وہ تینوں عمارت سے نکلے چلے آئے تھے۔

"بڑی عجیب بات ہے۔!" صدیقی نے کہا۔ "ہمارے آس پاس کیا دور دور تک کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آرہا جس پر نگرانی کرنے والے کا شبہ کیا جاسکے۔!"

"تم اس چکر میں نہ پڑو!" صفدر بولا۔ "میرا خیال ہے کہ اب ہم خلاء میں ہاتھ پیر مار رہے ہیں۔!"

"کیا مطلب....؟"

"انہوں نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ ہماری اس سلسلے میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔!"

"تو پھر ہم کس سلسلے میں جھک مارتے پھر رہے ہیں۔!"

"وان بروف کی تلاش بہر حال جاری رکھنی ہے اور یہ دیکھنا ہے کہ کہیں وہ حضرت اُس کے ہتھے تو نہیں چڑھ گئے۔!"

"اور تم نے بلاول کے بیان پر بھی یقین کر لیا۔!"

"دراصل ایکس ٹو کی طرف سے ایسی کوئی ہدایت نہیں ملی کہ ہم بلاول کو گرفتار کر لیں۔!"

صدیقی پھر کچھ نہ بولا۔ تھوڑی دور پیدل چل کر وہ برائٹ پوائنٹ تک پہنچے تھے جہاں کے ایک ہٹ میں اُن کا قیام تھا۔ صفدر نے ٹیلی فون پر جولیا سے رابطہ قائم کیا۔ دوسری طرف سے فوراً ہی جواب ملا۔

جولیا جلے کٹے انداز میں کہہ رہی تھی۔ "مرسیانا عمران کے فلیٹ سے نکل کھڑی ہوئی ہے۔ نعمانی اسکی نگرانی کر رہا تھا۔ چار گھنٹے ہو گئے ہیں ابھی تک اُس کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔!"

"مرسیانا پر کوئی پابندی نہیں تھی۔!"

"سلیمان نے اطلاع دی ہے کہ پچھلی رات مرسیانا نے پورے فلیٹ کو الٹ پلٹ کر رکھ دیا تھا۔!"

"اس نے اُسے روکا نہیں....!"

"دونوں سو رہے تھے۔ سلیمان کا خیال ہے کہ انہیں کسی نہ کسی طرح کوئی خواب آور چیز دی گئی تھی۔ ورنہ کم از کم اس وقت تو اُن کی آنکھ کھل جاتی جب وہ خود اُن کے کمرے کی چیزوں کو الٹ پلٹ رہی تھی۔ اُوہ.... ٹھہرو.... ہولڈ کرو.... ٹرانس میٹر پر اشارہ موصول ہوا ہے۔!"

صفدر نے طویل سانس لی اور ریسیور کان سے لگائے کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد پھر جولیا کی آواز آئی۔ "نعمانی نے اطلاع دی ہے کہ مرسیانا موبار میں ہے۔!"

"کہاں.... میں بھی موبار ہی سے بول رہا ہوں۔!" صفدر نے کہا۔

"وہ روانو کے کمرہ نمبر بائیس میں مقیم ہے۔ کوئی آدھ گھنٹہ قبل اُس نے وہ کمرہ حاصل کیا ہے۔!"

"نعمانی کہاں ہے۔!"

"موبار ہی میں ہے۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ کہاں ہے۔!" جولیا کی آواز آئی۔ "کیا خیال ہے تمہارا۔ کیا اُس نے باؤل دے سوف کے نگیٹو عمران کے فلیٹ سے بر آمد کر لئے ہوں گے۔!"

"میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ انہوں نے نگیٹو اپنے فلیٹ میں کہیں رکھے ہوں گے۔!"

"آخر کس بناء پر تم ایسا کہہ رہے ہو۔!"

"سامنے کی بات ہے... انہیں تلاش کرنیوالے سب سے پہلے فلیٹ ہی کا رخ کر سکتے ہیں۔!"

"ہاں یہ بات تو ہے۔!"

"لہٰذا انہیں فلیٹ میں رکھنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔!"

"تب پھر.... وہ....!"

"بس فون پر بات نہ بڑھاؤ....!"

"اوہ.... مجھے کیا....؟" جولیا نے کہا اور پھر رابطہ منقطع ہونے کی آواز سن کر صفدر نے بھی ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیا یہ یونہی پڑا رہے گا۔!" تھوڑی دیر بعد ژول روے بھرائی ہوئی آواز میں بولا اور وہ سب اُس کی طرف متوجہ ہوگئے۔ لیکن سیاہ فام لڑکی کی تمام تر توجہ بے ہوش فرینکلن ہی پر مرکوز رہی۔

"اٹھالے جاؤ.... اپنے کمرے میں۔!" جوزف بولا۔

"اُس کمرے میں صرف ہم دونوں رہیں گے۔!" لڑکی اُن کی طرف دیکھ کر غرائی۔

وہ ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر رہ گئے اور سر ٹامس آہستہ سے بولا۔ "میں اسے مناسب نہیں سمجھتا کہ مسٹر فرینکلن کو اس کے ساتھ تنہا چھوڑا جائے۔!"

"ہم کر ہی کیا سکتے ہیں۔!" کارلوف نے طویل سانس لی۔

دفعتاً لڑکی نے بیہوش فرینکلن کو اپنے ہاتھوں پر اٹھالیا اور وہ تینوں حیرت سے منہ کھولے کھڑے رہ گئے۔

"خبردار.... کوئی میری راہ میں حائل ہونے کی کوشش نہ کرے۔!" وہ انہیں خون خوار نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"کچھ کرو مسٹر اگر تم بھی انہی میں سے نہیں ہو۔!" ژول روے نے عمران کیطرف دیکھ کر کہا۔

"نصیحت کا بٹن دباؤں....!" عمران نے احمقانہ انداز میں پوچھا۔

"میں کہتا ہوں.... اس لڑکی کو روکو....!"

"دراصل مجھے لڑکیوں سے شرم آتی ہے۔!" عمران نے جھک کر آہستہ سے اسکے کان میں کہا۔

لڑکی فرینکلن کو اٹھائے ہوئے دروازے کی طرف مڑ گئی۔

جوزف نے عمران کی طرف دیکھا جو چھت کو تکے جارہا تھا۔ لڑکی دروازے سے گذرتی چلی گئی

اور پھر انہوں نے دروازے کو بھی بند ہونے کے لئے سرکتے دیکھا۔

"یہ بہت بُرا ہوا....!" سر ٹامس اپنی ہتھیلی پر گھونسہ مار کر بولا۔

ژول رومے کھڑا عمران کو گھورے جارہا تھا۔

"تم آخر ہو کیا چیز....!" بالآخر وہ اپنا اوپری ہونٹ بھینچ کر بولا۔

"آج تک خود میری سمجھ میں یہ نہیں آیا۔!"

"تم ضرور انہی میں سے ہو۔!"

"جو دل چاہے سمجھتے رہو مسٹر....!" جوزف بول پڑا۔ "ویسے اگر ہمیں تم لوگوں کے ساتھ رہنا پڑا تو ہمارا سکون غارت ہو جائے گا۔!"

"جو کچھ بھی ہوگا.... وہ ہماری مرضی سے نہیں ہوگا۔!" کارلوف جوزف کو گھورتا ہوا بولا۔

سر ٹامس نے کہا۔ "فضول باتوں میں الجھنے سے کیا فائدہ۔ فرینکلن کے لئے کچھ سوچو۔!" پھر عمران کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا "سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔!"

"کمال ہے۔!" عمران سر جھٹک کر بولا۔ "کیا میں نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر انگلی بٹن پر رکھوائی تھی۔ میں نے تو صرف یہ بتایا تھا کہ گرل فرینڈ کا بٹن بھی موجود ہے اور یہ اطلاع بھی کسی کے پوچھنے پر دی تھی۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ مجھ سے عورت کے بٹن کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔!"

"خود تم نے کیوں نہیں کوشش کی تھی۔!" ژول رومے نے پوچھا۔

"میں عورتوں سے الرجک ہوں.... اور یہی حال جوزف کا بھی ہے۔!"

"تم ہمیں کسی خطرے سے مطلع تو کر سکتے تھے۔!" ژول رومے نے کہا۔

"مجھے یاد پڑتا ہے کہ عورت کے بٹن کے بارے میں تمہی نے سوال کیا تھا لیکن پھنس گیا وہ بیچارہ۔!"

"اچھا تو پھر....!"

"میرا خیال ہے کہ کالی بھیڑ تمہی ہو۔!"

"کیا مطلب....؟" ژول رومے نے آنکھیں نکالیں۔

"تم انہی لوگوں میں سے معلوم ہوتے ہو جنہوں نے ہمیں قیدی بنایا ہے۔!"

"یہ بکواس ہے....؟"

"ثابت کرو....!" عمران سر ہلا کر بولا۔

ژول رومے بغلیں جھانکنے لگا۔

اُدھر اب سر ٹامس اور کارلوف نے بھی اُسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھنا شروع کر دیا تھا۔

"یہ غلط ہے.... بالکل غلط.... میں تو تم لوگوں کے ساتھ۔!" ژول روے اُن کی نگاہوں کی تاب نہ لا کر ہکلایا۔

"ہم چاروں اس کمرے میں ایک دوسرے سے متعارف ہوئے تھے۔!" کارلوف نے دوسرے کمرے کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"اچھا تو پھر....!"

"ظاہر ہے کہ ہم پہلے بھی اسکے امکان پر بحث کر چکے ہیں کہ ہمی میں سے کوئی کالی بھیڑ ہے۔!"

"یہ.... یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔!"

"میں بھی تم سے یہی پوچھوں گا کہ تمہیں عورت کی کیوں سوجھی تھی۔!"

"ارے بھئی محض مذاق تھا۔ مسٹر فرینکلن سنجیدہ ہو گئے۔!"

"بہر حال ہم میں سے کوئی ایک ضرور اُن لوگوں سے تعلق رکھتا ہے۔!" سر ٹامس ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ اُس کی نظر عمران کے چہرے پر جمی ہوئی تھی۔

"تم دونوں یہاں کب سے ہو۔!" اُس نے اس سے سوال کیا۔

"شاید آج چوتھا دن ہے۔!" عمران نے رسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اُن میں سے نہیں ہو تو پھر تمہاری کیا اہمیت ہے۔!"

"اس کا یہ مطلب ہوا کہ تم لوگ اپنی کسی اہمیت کی بناء پر دھرے گئے ہو۔!"

"یہی سمجھ لو....!"

"میں ایک آوارہ گرد ہوں۔!" عمران نے کہا۔ "میری کوئی اہمیت نہیں ہے۔ یا پھر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب تک ہمارے میزبانوں کی اصلیت نہیں ظاہر ہوتی اپنی اہمیت خود پر کیسے منکشف ہو سکے گی۔!"

"سوال تو یہ ہے کہ....!" کارلوف کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اچانک اُسے کچھ یاد آ گیا ہو۔ سر ٹامس کا ہاتھ پکڑ کر وہ دوسرے گوشے میں لے گیا.... اور آہستہ سے بولا۔ "یہ آبدوز نہ میرے ملک کی ہو سکتی ہے اور نہ فرینکلن کے ملک کی۔!"

"تو پھر....!" سر ٹامس چونک کر اُسے بغور دیکھنے لگا۔

"ہر غیر معمولی آبدوز کا نقشہ ہمارے پاس موجود ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ہم اس سے لاعلم نہیں ہیں کہ اس وقت دنیا میں کتنے غیر معمولی آبدوز جہاز موجود ہیں۔ لیکن میں دعوے کے

ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ آبدوز اُن میں سے نہیں ہے۔!"

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔!"

"فی الحال اتنا ہی کہ اس بیوقوف آدمی کو ناراض نہ کیا جائے۔!"

"کیا بات ہوئی۔!"

"یہ یہاں ہم سے پہلے سے موجود ہے۔!"

"کھل کر کہو کہ اُس کی گرفتاری کی داستان جھوٹ کا پلندہ ہے۔!"

"یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا۔ آخر ہم بھی تو حیرت انگیز طور پر یہاں پہنچے ہیں۔!"

"پھر بھی نہ جانے کیوں....؟"

"جن ممالک سے ان دونوں کا تعلق ہو سکتا ہے وہ اتنے ترقی یافتہ نہیں ہیں کہ ایسی آبدوزیں بنا سکیں۔!"

"سیاہ فام آدمی فرینکلن کے ملک کا باشندہ بھی ہو سکتا ہے۔!" سر ٹامس نے کہا۔

"ممکن ہے لیکن اس صورت میں فرینکلن کا یہ حشر نہ ہوتا۔!"

"یہ بھی درست ہے لیکن ہمیں کیا کرنا چاہئے۔!"

"اس بیوقوف آدمی کو کسی طرح راہ پر لانے کی کوشش کرو۔!" کارلوف نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ بیوقوف نہیں ہے۔ صرف شکل احمقوں جیسی ہے۔!" سر ٹامس نے کہا پھر یک بیک چونک کر عمران کو گھورنے لگا۔

"خدا کی پناہ....!" وہ آہستہ سے بڑبڑایا۔ "یہی تو میں سوچ رہا تھا کہ آخر اسے پہلے کہاں اور کب دیکھا تھا۔ عمران.... عم....ران....!"

"کیا مطلب.... کیا تم اسے پہچانتے ہو۔!"

"شائد.... آؤ....!" وہ عمران کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

عمران نے اسے اس انداز میں اپنی طرف آتے دیکھا تو کسی قدر بوکھلاہٹ کا مظاہرہ کرتا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"اوہ... گھبراؤ نہیں... ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں۔!" سر ٹامس نے بیحد رسیلے لہجے میں کہا۔

"نن.... نہیں.... ایسی کوئی بات نہیں۔!" عمران نے سنبھالا لینے کی ایکٹنگ کی۔ "میرا خیال ہے کہ میں تمہیں پہلے بھی کہیں دیکھ چکا ہوں۔!" سر ٹامس نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔!"

"کیا یہ غلط ہے کہ تم نے آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی تھی۔!"

"قطعی غلط نہیں ہے۔۔۔۔!" عمران سر ہلا کر بولا۔

"اور شائد ہماری ملاقات ونڈلمیئر کیسل میں ہوئی تھی۔ ڈچز آف ونڈلمیئر یاد ہے نا تمہیں۔!"

"اُوہ۔۔۔۔ بالکل اچھی طرح۔۔۔۔!"

"کیا ڈچز آف ونڈلمیئر [1] نے ہمارا تعارف نہیں کرایا تھا۔!"

"غالباً کچھ کچھ یاد آرہا ہے۔!" عمران ہونقوں کی سی صورت بنا کر بولا۔

"تم میری والدہ لیڈی ڈگبی سے یوگا اور حبس دم کی مشقوں کی باتیں کرتے رہتے تھے۔!"

"اُوہ۔۔۔۔ میرے خدا۔۔۔۔!" عمران اظہار مسرت کرتا ہوا بولا۔ "تو تم سر ٹامس ڈگبی ہو۔ اُف فوہ میری یادداشت کو کیا ہو گیا ہے۔!"

دونوں نے بے حد گرم جوشی کا اظہار کرتے ہوئے مصافحہ کیا۔ کارلوف اور ژولروے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ سر ٹامس ان کی طرف مڑ کر بولا۔ "خوشی کی بات ہے کہ ہم پرانے شناسا نکلے۔!"

دونوں صرف سر ہلا کر رہ گئے۔

"اور اب میں تم دونوں کو بتا سکوں گا کہ مسٹر عمران کی اس سلسلے مین کیا اہمیت ہو سکتی ہے۔!"

"سر ٹامس۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ میری کوئی اہمیت نہیں۔ میں ایک ایسے ملک کا باشندہ ہوں جو دوسروں کی امداد پر انحصار کرتا ہے۔ بھلا میری کیا حیثیت یا اہمیت ہو سکتی ہے۔!"

"خیر۔۔۔۔ خیر۔۔۔۔!" سر ٹامس سر ہلا کر بولا۔ "لیکن میں انہیں یہ ضرور بتاؤں گا کہ تم اُن لوگوں میں سے نہیں ہو سکتے جنہوں نے ہمیں اس طرح محبوس کیا ہے۔!"

"سوال تو یہ ہے کہ اُن کا پتہ لگانے کی کیا صورت ہو گی۔!" ژول روے بولا۔

اس کا جواب کسی کے پاس بھی نہیں تھا۔

کارلوف نے دوسرے کمرے کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "ہم شائد اُسے بھولے جا رہے ہیں۔!"

"ہرگز نہیں۔۔۔۔ یہ سچویشن زندگی بھر یاد رہے گی۔!" عمران نے کہا۔

"آخر فرینکلن کے لئے ہم کیا کریں۔!" ژول روے بولا۔

عمران نے شانے سکوڑے اور جوزف کی طرف متوجہ ہو گیا اور بلند آواز میں بولا۔ "اب شائد

---

[1] ڈچز آف ونڈلمیئر کی کہانی "لاشوں کا بازار" میں ملاحظہ فرمائیے۔

ہمیں لنچ کرنا چاہئے۔!"

"آج بھی لنچ کرو گے باس....!" جوزف نے حیرت سے کہا۔

"کیوں.... آج کون سی مصیبت آگئی ہے۔!"

"مسٹر فرینکلن کا حشر دیکھ کر میری بھوک مر گئی ہے۔!"

"میری تو زندہ ہے۔ چلو دباؤ لنچ کا بٹن....!"

"تمہارے لئے دبائے دیتا ہوں۔ میں سچ مچ نہیں کھاؤں گا۔!"

"ذرا ہوشیاری سے کہیں عورت والا نہ دب جائے۔!"

"ژول روے، سر ٹامس اور کارلوف پھر سر جوڑ کر بیٹھ گئے۔ عمران لنچ طلب کر کے ایک گوشے میں چلا گیا اور جوزف سوئچ بورڈ کے قریب کھڑا اُن تینوں کو اشتباہ آمیز نظروں سے دیکھتا رہا۔

ژول روے سر ٹامس سے عمران کے بارے میں پوچھ رہا تھا اور سر ٹامس اُسے بتا رہا تھا کہ طالب علمی کے زمانے میں اُس نے کس طرح اُس گروہ کو توڑا تھا جو عرف عام میں مکلارنس کا گروہ کہلاتا تھا۔

"اور تم یہ کہہ رہے ہو کہ وہ اُن کا ساتھی نہیں ہو سکتا۔!" کارلوف بولا۔

"کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔!" سر ٹامس کے لہجے میں ناگواری تھی۔

"وہ ایک ایسے ملک سے تعلق رکھتا ہے جس نے فرینکلن کے ملک سے دفاعی معاہدے کر رکھے ہیں۔!"

"اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ اُس کا ایجنٹ ہو۔!" ژول روے بولا۔

"قیاسات کی بناء پر میں اُس شخص کے خلاف کچھ بھی سوچنے پر تیار نہیں ہوں۔!" سر ٹامس نے کہا۔

عمران لنچ کی ٹرے پر جھکا ہوا تھا اور جوزف نے کپ بورڈ سے ایک بوتل نکال لی تھی۔

ژول روے پش بٹن سوئچ بورڈ کے قریب آگیا اور مختلف بٹنوں کا جائزہ لینے لگا۔

"تم بھی کوئی حماقت نہ کر بیٹھنا....!" عمران نے ہانک لگائی۔

"بے فکر رہو.... میں صرف نصیحت سننا چاہتا ہوں۔!"

"کوئی مضائقہ نہیں ہے۔!"

ژول روے نے ایک پش بٹن پر انگلی رکھ دی۔ ہلکی سی گھر گھراہٹ کے بعد نسوانی آواز آئی۔

"ایک بج کر گیارہ منٹ اور ستائیس سیکنڈ ہوئے ہیں بسا اوقات ہم غلط سوچتے اور غلط فیصلے کرتے ہیں۔ لہٰذا کسی فیصلے پر عمل کرنے سے پہلے دوبارہ ٹھنڈے دل سے اُس مسئلے پر غور کرنا چاہئے۔!"

"تم ہماری آواز بھی سنو گی یا اپنی ہی سنائے جاؤ گے۔!" ژول روے بہت زور سے چیخا۔

"ضرور.. ضرور..!" کوئی مردانہ آواز کمرے کی محدود فضا میں گونجی۔ وہ سبھی چونک پڑے۔

ژول روے نے اونچی آواز میں کہا۔ "ہمیں اس طرح کیوں محبوس کیا گیا ہے۔!"

"تم بہت تھک گئے تھے.... اس لئے تھوڑی سی تفریح مہیا کی گئی ہے تمہارے لئے.... کیا یہ تبدیلی پسند نہیں آئی۔"

"آخر تم لوگ ہو کون....؟" کارلوف نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"ہم ایک کائناتی صداقت ہیں۔" آواز آئی۔

"جواب غیر واضح ہے۔" کارلوف نے کہا۔

"آہستہ آہستہ تم پر یہ جواب واضح ہو جائے گا۔ ویسے اگر تمہیں یہاں کوئی تکلیف ہو تو ضرور بتاؤ۔"

ژول روے نے چیخ چیخ کر فرینکلن کی کہانی شروع کر دی اور جب خاموش ہوا تو آواز آئی۔

"اس نے جو خواہش کی تھی پوری کی۔ ہمارے یہاں عورت کھلونا نہیں سمجھی جاتی۔ اب وہ زندگی بھر مسٹر فرینکلن کے ساتھ رہے گی۔"

"یہ سراسر زیادتی ہے۔!" ژول روے بولا۔

"تمہارے نکتۂ نظر سے زیادتی ہی ہو گی لیکن یہاں ہمارا قانون چلے گا۔ اگر مسٹر فرینکلن پیچھے ہٹنے کی کوشش کریں گے تو وہ انہیں قتل بھی کر سکتی ہے۔"

"یہ زیادتی ہو گی۔!"

"قانون قانون ہے۔" آواز آئی۔

"ہم فوری طور پر جاننا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس طرح بے بس کر دینے کا کیا مقصد ہے۔" سر ٹامس نے کہا۔

"ہم تمہیں اپنا دوست بنانا چاہتے ہیں۔" آواز آئی۔ "اس کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں ہے۔"

"تمہیں اس کا بھی علم ہو گا کہ ہم مخالف کیمپوں سے تعلق رکھتے ہیں۔"

"ہمیں تمہارے اختلاف سے کوئی سروکار نہیں۔" آواز آئی۔

"پھر تم ہم سے کیا چاہتے ہو....!"

"محض اتنا ہی کہ ہمیں سمجھنے کی کوشش کرو۔" آواز آئی۔

"تم سمجھنے بھی تو دو....!" ژولروے جھنجھلا کر بولا۔ "کس طرح سمجھ سکتے ہیں جبکہ یہی نہیں معلوم کہ تم ہو کون....!"

"میں سمجھ گیا....!" دفعتاً عمران نے دونوں ہاتھ اٹھا کر نعرہ لگایا۔

"کیا سمجھ گئے....!" آواز آئی۔

"تم لوگ زہرہ یا مریخ کے باشندے ہو۔" عمران نے شدت سے اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا۔

وہ تینوں عجیب نظروں سے عمران کو دیکھے جا رہے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے اور بھی سوالات کئے تھے لیکن عمران کے آخری ریمارک کے بعد پھر وہ آواز نہیں آئی تھی۔

"یہ تم نے کیا کیا....؟" کارلوف نے قہر آلود لہجے میں عمران سے پوچھا۔

"میں نے کیا کیا ہے....؟" عمران نے حیرت سے کہا۔

"تم نے اسے خاموش کر دیا....!"

"اچھا....اچھا....!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "میں اسی طرح اُس کی بکواس بند کرادیتا ہوں۔"

"کیا مطلب....!"

"پتا نہیں کیوں مریخ یا زہرہ کے حوالے پر اُس کی گھگھی بندھ جاتی ہے۔"

"اگر یہ بات تھی تو تم نے بہت بُرا کیا....!" سر ٹامس نے کہا۔

"بور کرنے والی باتیں کرتا ہے۔!" عمران بُرا سا منہ بنا کر بولا۔

"بات میں نے شروع کی تھی۔ تم نے نہیں۔" ژول روے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سن تو میں بھی رہا تھا۔" عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

"پتا نہیں کس قسم کا آدمی ہے۔" ژول روے نے سر ٹامس کو مخاطب کیا۔

"تم لوگ جاؤ اپنے کمرے میں۔" جوزف ہاتھ ہلا کر بولا۔ "وہیں جو دل چاہے کرنا۔"

ژول روے کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ کیونکہ سر ٹامس نے ہاتھ اٹھا کر اُسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

اچانک انہیں اپنے عقب سے سرسراہٹ سنائی دی اور وہ چونک کر مڑے۔ دوسرے کمرے کا دروازہ کھل گیا تھا اور فرینکلن سیاہ فام لڑکی کے ساتھ اُسی کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔

"تم ٹھیک ہو نا....!" ژول روے نے تیزی سے آگے بڑھ کر پوچھا۔

"ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں.... مسز فرینکلن سے ملو۔"

اُسکے اس جواب پر وہ متحیر رہ گئے۔ فرینکلن کی آنکھوں سے بے پایاں مسرت کا اظہار ہو رہا تھا۔
"لل.... لیکن تم تو.....!" سر ٹامس جملہ پورا کئے بغیر خاموش ہو گیا۔
"میں بہت خوش ہوں! میڈیلینا بہت اچھی ہے۔ میں اس کے ساتھ ہمیشہ خوش رہوں گا۔" فرینکلن نے سیاہ فام لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے قریب کرتے ہوئے کہا۔
ژول روے اور کارلوف نے اس طرح ایک دوسرے سے نظروں کا تبادلہ کیا تھا جیسے فرینکلن کا دماغ چل گیا ہو۔
"تم بھی تو کچھ بولو.....!" عمران نے لڑکی کی طرف انگلی اٹھا کر کہا۔
"شٹ اپ.....!" فرینکلن آپے سے باہر ہوتا ہوا بولا۔ "بے تکلف ہونے کی کوشش کی تو سر توڑ دوں گا۔"
"کیوں بکواس کر رہا ہے۔" جوزف اٹھتا ہوا بولا۔ "زبان کو لگام دے ورنہ قیمہ کر کے رکھ دونگا۔"
"جوزف تم خاموش رہو۔" عمران نے ہنس کر کہا۔ "مسٹر فرینکلن ہنی مونر ہیں۔ اس لئے ان کی کسی بھی بات کا بُرا نہیں مان سکتا۔"
"مسٹر فرینکلن کیا تم نے اسے قبول کر لیا ہے۔" سر ٹامس نے حیرت سے پوچھا۔
"نہ قبول کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔" فرینکلن نے ہنس کر سوال کیا۔
"ایسی صورت میں جبکہ تمہاری ایک بیوی پہلے سے موجود ہے۔ تم اسے مسز فرینکلن کیسے کہہ سکتے ہو۔"
"وہ بیوی ہسپتال میں ہے زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہے گی۔"
عمران سر ٹامس کو آنکھ مار کر مسکرایا اور سر ٹامس نے فرینکلن سے سوال کیا۔ "اور اسے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے....؟"
"قطعی نہیں یہ تو کہتی ہے کہ اگر پہلے سے میری ایک ہزار بیویاں بھی موجود ہوں تو اُسے پرواہ نہ ہو گی۔"
"تم نے دیکھا۔" عمران جوزف کی طرف مڑ کر بولا۔ "یہ ایک ناممکن قسم کی بیوی ہے۔ اتنی ناممکن کہ قصے کہانیوں میں بھی نہیں ملے گی۔"
"تم پھر بولے۔" فرینکلن مکا تان کر دھاڑا۔
"باس:.... میں اس کا جبڑا توڑ دوں گا.....!" جوزف کہتا ہوا پھر آگے بڑھا۔

"نہیں....!" عمران نے اس کا بازو پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا۔

سیاہ فام لڑکی یک بیک آپے سے باہر ہو گئی اور ایسا معلوم ہونے لگا جیسے جوزف کو کچا ہی چبا جائیگی۔

"تم تو اپنی کھال ہی میں رہو لڑکی!" جوزف غرایا۔ "اپنی نسل پر ایک بد نما داغ بن کر رہ گئی ہو۔"

"سفید داغ....!" عمران سر ہلا کر بولا۔

"تمہاری شامت ہی آ گئی ہے۔" فرینکلن پھر اُس کی طرف جھپٹا۔ لیکن اس بار ژول رومے نے اُس کی کمر تھام کر پیچھے کھینچ لیا۔

"میں کہتا ہوں اپنے اسی کمرے میں واپس جاؤ تم لوگ....!" جوزف دانت پیس کر بولا۔ "ورنہ ایک ایک کو قتل کر دوں گا۔"

"نہیں.... نہیں.... اس کی ضرورت نہیں۔" عمران نے کہا۔ "یہ آدمیوں کا معاملہ ہے جو آپس میں لڑتے بھی ہیں اور پھر بغل گیر بھی ہو جاتے ہیں۔ کتوں کا جھنڈ نہیں ہے کہ ہمیشہ کے لئے اپنے درمیان ایک ناقابل عبور حد قائم کر لیں۔"

"بڑی مناسب بات کہی ہے تم نے....!" سر ٹامس نے کہا۔

"میں کچھ نہیں جانتا باس....!" جوزف بڑبڑایا۔ "تم پر جو ہاتھ اٹھے گا اسے میں توڑ دوں گا۔"

"پھر وہی ہاتھ سلام کے لئے بھی اٹھ سکتا ہے۔"

"تم ولیوں کی سی باتیں بھی کر سکتے ہو۔" سر ٹامس نے حیرت سے کہا۔

عمران کچھ نہ بولا۔ لڑکی فرینکلن کو پھر دوسرے کمرے کی طرف کھینچے لئے جا رہی تھی۔ وہ سب اُن کی طرف متوجہ ہو گئے۔

اس بار کمرے کا دروازہ بند نہیں ہوا تھا۔

"یہ تبدیلی حیرت انگیز ہے۔" کارلوف نے سر ٹامس سے کہا۔

"یہ قوم پٹری بدلنے کی ماہر ہے۔" ژول رومے بولا۔

"تمہارا کیا خیال ہے....!" سر ٹامس نے عمران سے پوچھا۔

"عورت بہر حال عورت ہے خواہ کالی مٹی ہی کی کیوں نہ بنی ہو۔"

"نہیں کسی طرح فرینکلن کا دماغ الٹ دیا گیا ہے۔" سر ٹامس بولا۔ "ورنہ اتنی جلدی اس قسم کی تبدیلی ممکن نہیں۔"

"مجھے ایسے معاملات کا کوئی تجربہ نہیں اس لئے اپنی رائے محفوظ رکھتا ہوں۔" عمران بولا۔

"کیا اسے ناتجربہ کاری کہیں گے کہ خود تم نے اُس بٹن کو استعمال نہیں کیا۔"

"اسے تم کسی خطرے کے مقابل چھٹی حس کہہ سکتے ہو۔"

"پس ثابت ہوا کہ تم جیسے نظر آتے ہو حقیقتاً ویسے نہیں ہو۔"

"میں کیسا نظر آتا ہوں۔!" عمران نے گھبرا کر پوچھا۔

"بالکل فرشتے۔" ژول روے کا لہجہ طنزیہ تھا۔

"مجھے تو اب بھوک لگ رہی ہے۔" سر ٹامس بولا۔

"دباؤ لنچ کا بٹن۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "میری پلیٹوں میں تلی ہوئی چھپکلیاں یا اُبلے ہوئے چوہے نہیں تھے۔"

سر ٹامس نے آگے بڑھ کر مذکورہ بٹن دبایا اور اس کے لئے لنچ کی ٹرے حاضر ہو گئی۔ پھر کارلوف اور ژول روے نے بھی اُس کی تقلید کی تھی۔

لنچ سے فارغ ہو کر وہ پھر سر جوڑ کر بیٹھے اور موضوع گفتگو یہی تھا کہ اب کیا کیا جائے؟ اس حبس بیجا کا مقصد کیا ہے؟ اور دشمن کون ہے....؟"

"وہ آہستہ آہستہ کھل رہے ہیں۔" عمران بولا۔

"یعنی تم نے کوئی اندازہ لگایا ہے۔" سر ٹامس نے کہا۔

"اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن اس سے قطعی متفق نہیں ہوں کہ یہ کسی بڑی طاقت کا کھڑاگ ہے۔"

"پھر ایسی آبدوز کون بنا سکتا ہے....؟ نہیں مسٹر عمران.... میں تصور بھی نہیں کر سکتا کہ یہ کسی ترقی پذیر ملک کا کارنامہ ہو گا۔" کارلوف نے کہا۔ "کسی ترقی یافتہ ملک میں بھی اتنی سکت نہیں ہے البتہ بڑی طاقتیں اس قسم کی کوشش کر سکتی ہیں۔ ویسے میں ایک بار پھر یقین دلانے کی کوشش ضرور کروں گا کہ اس میں میرے ملک کا ہاتھ نہیں ہے۔"

"کیا یہ ٹی تھری بی.... والی تنظیم کا کارنامہ نہیں ہو سکتا۔" عمران نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ وہ گھٹیا قسم کے مجرموں کا ٹولہ ہے۔" کارلوف نے کہا۔

"وہ لوگ فی الحال ترقی یافتہ ممالک میں کام نہیں کر رہے اس لئے تم اُن کی قوت کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔"

کچھ دیر کے لئے خاموشی چھا گئی۔ پھر سر ٹامس کھنکار کر بولا۔ ”اگر اسے صحیح تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر انہیں ہم سے کیا سروکار۔ انہوں نے ہمیں کیوں محبوس کیا ہے۔“

”ہو سکتا ہے تمہاری برین واشنگ کر کے تمہیں واپس کر دیا جائے تاکہ تم اپنے ملک میں اُن کے ایجنٹ کی حیثیت سے بھی کام کر سکو۔“

”ہاں اُن کی تکنیک یہی ہے۔“ کارلوف نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور چند لمحے خاموش رہ کر سوال کیا۔ ”کیا تم اُن کے کسی راز سے واقف ہو گئے ہو۔“

”اس سوال کا مطلب....؟“

”یہاں تمہاری موجودگی کی بناء پر یہ سوال پیدا ہوا ہے۔“

”اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ تھریسیا ایک بے حد حسین عورت بھی ہے۔“

”باتوں میں اڑانے کی کوشش کر رہے ہو۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تم نے ڈچز آف ونڈلمیر کو کس خوبصورتی سے بے نقاب کیا تھا۔“ سر ٹامس بولا۔

”وہ کم عمری کی ایک طفلانہ حرکت تھی۔ آج تک پچھتا رہا ہوں اس پر....!“

”تمہارا وہ کیس اسکاٹ لینڈ کی ٹیکسٹ بک میں شامل کیا گیا ہے۔“

”تم نے بہت اچھا کیا بتا دیا.... اب میں اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں سے اس کی رائلٹی وصول کرنے کی کوشش کروں گا۔“

”فی الحال اس کی تصدیق کرنے کی کوشش کرو جو کچھ تم نے کہا ہے۔“

”میرے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں جس سے تصدیق کی جا سکے۔ لیکن یہاں کچھ عجیب و غریب فلمیں اور ایک پروجیکٹر بھی موجود ہے۔“

”اُوہو.... تو تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا۔“ کارلوف مضطربانہ انداز میں بولا۔

عمران کچھ کہنے ہی والا تھا کہ فرینکلن پھر آ دھمکا۔ اس بار اُسکے ساتھ سیاہ فام لڑکی نہیں تھی۔

وہ خاموش ہو گئے اور فرینکلن قریب ہی کھڑا انہیں گھورتا رہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد بولا۔ ”تم لوگ میری بیوی کے معاملات میں حد سے تجاوز کرنے کی کوشش ہرگز نہ کرنا۔“

”کیا تمہاری بیوی کے کچھ معاملات ہم سے بھی ہو سکتے ہیں۔“ عمران نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

”میں کہتا ہوں تم مت بولا کرو....!“

”کیا میں شیر کی طرح دھاڑتا ہوں کہ تم نروس ہو جاتے ہو۔“

"میں تمہیں اس قابل نہیں سمجھتا۔"

"جب تمہارا دل چاہتا ہے خوب سمجھتے ہو۔"

"سر ٹامس اسے سمجھاؤ.....!"

"میں کیسے سمجھاؤں اس کا آزادی رائے کا حق سلب نہیں کیا جاسکتا۔"

"تم بھی کالی بھیڑ ہو.....!"

"مسٹر فرینکلن اپنی زبان کو لگام دو.....!" سر ٹامس کا لہجہ بے حد تنفر آمیز تھا۔

"خدا کے لئے تم اُسی کمرے میں واپس جاؤ.... آخر اُس نے تمہیں تنہا کیوں چھوڑ دیا۔" ژولروے بولا۔

"تم اپنے کام سے کام رکھو.....!"

ژول روے کے کانوں کی لویں سرخ ہو گئیں اور کارلوف معنی خیز انداز میں مسکرانے لگا۔

"ہاں ہاں تم بھی کہہ ڈالو جو کچھ کہنا ہے۔" فرینکلن اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا اور کارلوف نے دوسری جانب منہ پھیر لیا۔

"اب میں سمجھا سر ٹامس.... بالکل سمجھ گیا۔" فرینکلن نے چند لمحے خاموش رہ کر کہا۔

"کیا سمجھ گئے۔"

"اس سازش میں تمہارا ہاتھ ہے۔"

"وہ کس طرح.....!"

"یہ میں نہیں جانتا.... تمہاری قوم صدیوں سے سازش کرتی آرہی ہے۔"

"اُف فوہ.... آخر ہم کب تک ایک دوسرے کے خلاف شبہے کا اظہار کرتے رہیں گے۔" کارلوف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "مجھے تو مسٹر عمران کی رائے میں خاصا وزن نظر آرہا ہے۔"

"کیا مطلب.... کیا یہ بھی کوئی رائے رکھتا ہے۔" فرینکلن نے مضحکہ اڑانے کے سے انداز میں کہا۔

کارلوف پھر عمران کی طرف مڑا اور اُسے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔ "تم ابھی کسی پروجیکٹر کی بات کر رہے تھے۔"

"ہاں.... لیکن پہلے مسٹر فرینکلن کو اس کمرے میں بھیج دو.....!" عمران نے مسمسی صورت بنا کر کہا۔

"تم میری بات نہ کرو.... سمجھے۔" فرینکلن نے پھر آنکھیں نکالیں۔

"تم وہیں چلے جاؤ اپنی بیوی کے پاس....!" عمران پہلے ہی کے سے انداز میں بولا۔

فرینکلن نے جوزف کی طرف دیکھا جو پھر اُسے خوں خوار نظروں سے گھورنے لگا تھا۔

"جہنم میں جاؤ۔!" کہہ کر فرینکلن دوسرے کمرے کی طرف مڑ گیا۔

اُس کے داخل ہوتے ہی دروازہ پھر بند ہو گیا۔

عمران نے چاروں طرف نظر دوڑائی اور اونچی آواز میں بولا۔ "اچھا تو مسٹر کارلوف اب ہمیں فلم دیکھنی چاہئے۔"

"ضرور.... ضرور....!"

عمران اُسی سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا جسے اب تک مختلف نتائج کے حصول کے لئے استعمال کیا جاتا رہا تھا۔ اس کا ایک بٹن دباتے ہی کمرے میں اندھیرا ہو گیا اور ایک جانب دیوار پر ایک روشن اسکرین نمودار ہوا اور پھر اُس اسکرین پر کئی رنگ بکھر کر تیزی سے گردش کرنے لگے اور اسی گردش کے دوران میں وہ ایک دوسرے میں مدغم ہوتے چلے گئے۔

پھر ایک آواز ابھری۔ "ہم مریخ سیارے کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ لیکن لفظ سفر جس تصور کا حامل ہے اُس کے لئے صدیاں درکار ہوں گی۔ لہٰذا ہمیں کھل کر بات کرنی چاہئے۔ ہم سفر نہیں کر رہے بلکہ مریخ کے لئے ٹرانس مٹ ہو رہے ہیں۔ یعنی ہمارے اجسام ذرات میں تبدیل ہو کر برقی رو کے ذریعے بہت قلیل عرصے میں مریخ تک جا پہنچیں گے۔ واضح رہے کہ ہم کوئی سائنس فکشن نہیں پیش کر رہے بلکہ یہ ایک جیتی جاگتی حقیقت ہے۔ جیسا کہ ابھی آپ دیکھیں گے۔"

اسکرین پر مختلف رنگوں کے انضمام نے عجیب سا پیٹرن بنا دیا تھا پھر ایک دھماکا ہوا اور سارے رنگ بکھر کر ذرات میں تبدیل ہو گئے۔ اب اسکرین پر کئی رنگوں کا غبار چکرا رہا تھا۔

آواز پھر آئی۔ "لیجئے اب آپ مریخ پر ہمارے مہمان ہو رہے ہیں۔ یہ ہمارا اسٹیشن ہے۔"

اسٹیشن کے نام پر جو چیز بھی دکھائی گئی تھی لانگ شاٹ میں انڈے کی شکل کی کوئی شے معلوم ہوتی تھی۔ پھر آہستہ آہستہ کیمرہ اس سے قریب ہوتا گیا۔ سچ مچ بیضاوی شکل کی ایک عمارت ہی تھی جس میں لاتعداد روشن دان نظر آ رہے تھے اور پھر اندر کے مناظر ایسے ہی تھے جیسے سائنس فکشن پر مبنی فلموں میں پائے جاتے ہیں۔ بھانت بھانت کی مشینیں جگہ جگہ نصب تھیں۔ کیمرے نے پوری عمارت کا چکر لگایا تھا۔ پھر وہ ایک بہت بڑی مشین پر رک گیا اور آواز آئی۔ "لاکھوں

سال سے مریخ آباد ہے۔ صدہا تہذیبوں نے یہاں جنم لیا اور فنا ہو گئیں۔ یہاں کی اعلیٰ ترین مخلوق جو کلام بھی کر سکتی ہے بے حد ذہین ہے لیکن وہ ہم انسانوں سے مختلف ہے۔ ابھی ہم آپ کو اس کے درمیان لے چلیں گے۔"

اسکرین پر پھر کئی رنگوں کی دھند چھا گئی اور اسی دھند سے پہاڑوں کی چوٹیاں ابھرنے لگی۔ یہ ایک سرسبز وادی تھی جس پر سبز ہی رنگ کی دھند چھائی ہوئی تھی۔ کیمرہ ایک پہاڑی راستے سے گذرتا ہوا وادی میں اُترنے لگا۔ بڑی حسین وادی تھی۔ پھر کیمرہ ایک جگہ رک گیا۔ کچھ متحرک اجسام کا لانگ شارٹ تھا۔ آہستہ آہستہ کیمرہ اُن سے قریب ہونے لگا اور پھر وہ سبھی حیرت زدہ سی آواز میں چیخ پڑے تھے۔ کیونکہ وہ بہت بڑی بڑی مکڑیاں تھیں جن کے درمیانی حصوں پر انسانی سر موجود تھے۔ پھر ایک مکڑی کا کلوز اپ نظر آیا مکمل انسانی چہرہ رکھنے والی مکڑی تھی۔ اُس کے ہونٹ اسی انداز میں ہل رہے تھے جیسے کچھ کہہ رہی ہو۔ دفعتاً جوزف کے حلق سے ڈری ڈری سی آوازیں نکلنے لگیں اور عمران نے اُس کا شانہ دبوچ کر کہا۔ "ابے کیوں مرا جا رہا ہے۔ کیا پہلے تو نے یہ فلم نہیں دیکھی تھی۔"

"اس وقت مجھے وہ بدروحیں یاد آ رہی ہیں باس جنھوں نے ایک بار میرے گھرانے کا جینا حرام کر دیا تھا۔"

"خاموش بیٹھ....!"

"یہ کیا تماشہ ہے....!" سر ٹامس بڑبڑایا۔

ژول روے اور کارلوف خاموش رہے۔ فلم چلتی رہی۔ کئی مکڑیوں کے کلوز اپ دکھائے گئے۔ ان میں نر اور مادہ کی پہچان چہروں سے ہو سکتی تھی۔ نروں کے چہروں پر ڈاڑھی اور مونچھیں پائی جاتی تھیں اور ماداؤں کے چہرے نرم و نازک خطوط کے حامل تھے۔

مبصر کی آواز پھر سنائی دی۔ وہ کہہ رہا تھا۔ "یہ مریخ کی اعلیٰ ترین مخلوق ہے بالکل اُسی طرح جیسے زمین پر آدمی وہاں کی اعلیٰ ترین مخلوق ہے۔ جس طرح زمین کی آبادی۔ ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ قوموں پر مشتمل ہے اسی لئے مریخ کی یہ اعلیٰ ترین مخلوق بھی ترقی یافتہ یا غیر ترقی یافتہ ہے۔ مریخ کے یہ باشندے جنھیں آپ اس وقت دیکھ رہے ہیں غیر ترقی یافتہ قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان پر آپ زمین کے خانہ بدوشوں کا قیاس کر سکتے ہیں۔ اس صحرائی مخلوق کی زندگی کا انحصار شکار پر ہے۔ یا پھر یہ جنگلی پھلوں پر گزارہ کرتی ہے اور آدمیوں ہی کی طرح آپس میں لڑتی جھگڑتی رہتی

ہے۔اب ہم آپ کو ایک ایسے خطے میں لئے چلتے ہیں جہاں ترقی یافتہ مخلوق آباد ہے۔" کیمرے کے سامنے پھر دھند سی چھا گئی اور ایسا محسوس ہونے لگا جیسے کیمرہ فضائی سفر کر رہا ہو۔ دفعتاً اسکرین پر ایک شعلہ سا لپکا اور پھر وہ بالکل تاریک ہو گیا اور چند لمحوں کے بعد کمرے میں بھی روشنی ہو گئی۔ ساتھ ہی آواز آئی۔ "ہم معزز مہمانوں سے معذرت خواہ ہیں کہ اچانک پروجیکٹر میں خرابی واقع ہو جانے کی بناء پر ہم فی الحال انہیں یہ فلم نہیں دکھا سکیں گے۔"

ژول روے نے قہقہہ لگایا اور بولا۔ "اس سے بڑی بکواس تو میں نے آج تک سنی ہی نہیں۔ کیا ہماری اپنی سائنس فکشن پر مبنی فلمیں کم ہیں کہ انہوں نے مزید بور کرنے کا سامان کیا تھا۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" سر ٹامس نے سرد لہجے میں کہا۔ "ہمیں مرعوب کرنے کے لئے بے حد گھٹیا طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں۔"

"میں اس سے قبل پوری فلم دیکھ چکا ہوں۔" عمران بولا۔

"اچھا تو پھر....؟" ژول روے نے تیز لہجے میں سوال کیا۔

"خاصی دلچسپی پیدا ہو گئی تھی آگے چل کر۔ ترقی یافتہ مخلوق ہم سے بھی زیادہ ترقی یافتہ نظر آئی تھی۔"

"سوال تو یہ ہے کہ وہ ہم پر کیا واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کیا جتانا چاہتے ہیں۔!" کارلوف نے کہا۔

"اپنی ترقی کا رعب ڈالنے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں جتانا چاہتے۔ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ان کی رسائی مریخ تک ہو گئی ہے جبکہ بڑی طاقتیں چاند سے آگے نہیں بڑھ سکیں۔" عمران بولا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔" کارلوف انگلی اٹھا کر بولا۔ "اور تمہارا یہ خیال بھی مجھے درست معلوم ہوتا ہے کہ ہم ٹی تھری بی کے قیدی ہیں۔"

"کسی کے بھی قیدی ہوں۔" ژول روے بولا۔ "اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سوال تو یہ ہے کہ ہماری رہائی کیونکر ہو گی۔"

اس کا جواب کسی کے پاس بھی نہیں تھا۔ دفعتاً انہوں نے جوزف کی چیخ سنی اور یہ بھی دیکھا کہ وہ چھلانگ مار کر عمران سے لپٹ گیا ہے۔ پھر اُس سمت بھی نظر ڈالی جدھر اس کا ہاتھ خوف زدہ انداز میں اشارہ کر رہا تھا۔

ویسی ہی ایک مخلوق دیوار میں پیدا ہو جانے والے خلاء سے آہستہ آہستہ برآمد ہو رہی تھی جیسی وہ فلم میں دیکھ چکے تھے۔ چار چار فٹ لمبی ٹانگوں والی مکڑی جس کا وسطی حصہ انسانی چہرے پر

مشتمل تھا۔ وہ ہنس رہی تھی۔ بے حد حسین چہرہ تھا۔ بڑی بڑی مخمور آنکھوں اور ستواں ناک والا چہرہ۔ موتیوں کی طرح آبدار دانتوں والا دہانہ تھا اور اس کھنکتی ہوئی سی ہنسی کا کیا پوچھنا کانوں میں گھنٹیاں سی بج اٹھی تھیں۔

"گڈ مارننگ یور لیڈی شپ....!" عمران نے بڑے ادب سے سلام کیا۔

"مارننگ....!" مکڑی نے سریلی آواز میں کہا۔ "ہاؤڈو یوڈو۔!"

"تھینکس.... آئی ایم فائن....!"

"تم اپنی زبان میں بھی مجھ سے گفتگو کر سکتے ہو۔!" مکڑی نے کہا۔

"لیکن میرے ساتھی میری زبان نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے انگلش ہی مناسب رہے گی۔"

"میں تمہیں کیسی لگی ہوں....؟"

"بے حد حسین.... اتنا دلآویز چہرہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔"

"شکریہ.... تم بھی بہت دلکش ہو.... لیکن کیا تمہارے ساتھی گونگے ہیں۔"

"وہ تعارف کے بغیر گفتگو کرنا خلاف تہذیب سمجھتے ہیں۔"

"میں کروچی ہوں.... فرینی کروچی.... فرینی سمجھتے ہو۔"

"نہیں....!" عمران نے سر کو مایوسانہ انداز میں منفی جنبش دی۔

"تمہاری زبان میں شہزادی... میں تراچا کے فران کی بیٹی ہوں۔ ان لوگوں نے مجھے قیدی بنالیا ہے۔"

"تو گویا تم مریخ سے آئی ہو۔"

"ہاں.... شائد تم ہمارے سیارے کو مریخ کہتے ہو۔ ہم اُسے گابان کہتے ہیں اور اپنے سیارے کو زمین کہتے ہو۔ جبکہ ہم اسے ڈمفس کہتے ہیں۔"

"لیکن شہزادی صاحبہ آپ ہمارے سیارے کی ایک زبان بڑے فراٹے سے بول رہی ہیں۔"

ہم بہت جلد سیکھ جاتے ہیں۔ بہت تھوڑے عرصے میں کئی زبانیں سیکھ لی ہیں۔"

"لیکن میری زبان کس سے سیکھ لی آپ نے....؟"

"تمہاری زبان اس وقت سیکھی تھی جب تم یہاں آئے تھے۔ مجھے دکھائے گئے تھے اس وقت جب بے ہوش پڑے تھے اور مجھ سے کہا گیا تھا کہ مجھے تمہاری زبان بھی سیکھنی پڑے گی۔"

"صرف مجھ پر ہی یہ عنایت کیوں ہوئی تھی....؟"

"میں نہیں جانتی....!"

"میں نے پوچھا تھا کہ تم کو میری زبان کس نے سکھائی۔"

"اُس مخلوق نے جسے تم شائد عورت کہتے ہو۔ وہ بہت حسین ہے۔ مجھے اچھی لگتی ہے۔ سارے لوگ اُس کا اسی طرح احترام کرتے ہیں جیسے وہ کوئی فرانہ ہو۔"

"فرانہ.... میں نہیں سمجھا....!"

"ہماری زبان کا لفظ ہے۔ ہم بادشاہ کو فران اور ملکہ کو فرانہ کہتے ہیں۔"

"سمجھ گیا.... کیا وہ عورت اس وقت بھی یہاں موجود ہے۔"

"میں نہیں جانتی۔"

"اب اپنی زبان بھی سنادو....!"

"تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی۔ لیکن اُس عورت نے میری زبان بہت جلد سیکھ لی ہے۔ ذہانت میں وہ ہماری ہی جیسی ہے۔"

"تمہاری زبان میں عورت اور مرد کو کیا کہتے ہیں۔"

"عورت کو فیلی اور مرد کو فولا....!"

"یہاں کی عورتیں ڈیم فول کہتی ہیں۔"

"میں نہیں سمجھی۔"

"کچھ دن اور یہاں رہیں تو سمجھ جاؤ گی۔" عمران نے کہا۔ صرف وہی بولے جارہا تھا دوسروں کے ہونٹ تو گویا سل سے گئے تھے اور جوزف اس طرح کانپ رہا تھا جیسے سردی لگ کر بخار چڑھ آیا ہو۔

دفعتاً مکڑی نے اُس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ "اس آدمی کو کیا ہو گیا ہے....؟"

"اظہارِ مسرت کر رہا ہے۔"

"تمہارے سیارے پر شائد کئی رنگوں کے آدمی پائے جاتے ہیں۔"

"ہاں یہی بات ہے۔"

"لیکن ہمارے سیارے گابان پر سب ایک جیسے ہیں۔"

"زندہ باد گابان....!" عمران ہاتھ اٹھا کر اونچی آواز میں بولا۔

ژول ردمے اُسے ایسی ہی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔ سرٹامس اور کارلوف تذبذب کے عالم میں تھے۔ اتنے میں عمران بولا۔ "اب اپنی زبان بھی سنادو۔"

"تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی۔" وہ ہنس کر بولی۔

''پھر بھی اندازہ تو ہو ہی جائے گا کہ وہ کتنی رسیلی ہے۔''

''اچھا تو سنو....!'' مکڑی نے کہا اور کسی غضب ناک بندریا کی طرح چچیانے لگی۔ قریباً دو منٹ تک کمرے کی فضا اس کی آواز سے گونجتی رہی۔ پھر اس نے انگلش میں کہا۔ ''اس نظم کا عنوان تھ پھولوں کی شاعرہ۔''

''بہت خوب....!''

''اب میں واپس جاؤں گی میرے حلق میں درد ہونے لگا ہے۔''

''بہت خوب....!'' عمران اچھل پڑا۔

''تمہیں اس سے خوشی ہوئی ہے کیا....؟'' مکڑی نے ناک بھوں چڑھا کر پوچھا۔

''یقیناً....!'' عمران نے بدستور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''گابان کی فیلی بے حد پسند آئی۔ ہماری عورتیں بحالت بیداری صرف بولتی رہتی ہیں لیکن اُن کے حلق میں درد نہیں ہوتا۔''

''ہم تو سرے سے بولتے ہی نہیں جب تک کہ ہمیں اس پر مجبور نہ کیا جائے۔'' مکڑی نے کہا اور عمران چھت کی طرف منہ اٹھا کر بولا۔

''خداوندا کیا میری شادی کا وقت قریب آگیا ہے۔''

''بب بس کرو باس....!'' جوزف نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مکڑی تیزی سے اُسی خلاء میں گھس کر نظروں سے اوجھل ہو گئی جس سے برآمد ہوئی تھی اور سلائیڈنگ ڈور نے سرک کر دیوار برابر کر دی۔

عمران دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر اکڑوں بیٹھ گیا۔ کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر کارلوف بولا۔ ''کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔''

''واقعی حیرت انگیز....!'' سر ٹامس نے طویل سانس لے کر کہا۔

''میں یا تو پاگل ہو گیا ہوں یا پھر خواب دیکھ رہا ہوں۔''

''میں مر جاؤں گا باس....!'' جوزف عمران کو جھنجھوڑ کر بولا۔

''میرا بھی یہی حشر ہو گا اگر وہ مجھے نہ ملی۔''

''کک.... کون باس....!''

''فرینی کروچی....!''

'خدا کے لئے باس....!'' جوزف پہلے سے بھی زیادہ خوف زدہ نظر آنے لگا۔

"یقین کرو.. میں اسکے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ مجھے ایسی ہی بیوی کی تلاش تھی جو بالکل چپٹی ہو۔"

"یہ تو واقعی پاگل ہو گیا ہے۔" ژول روے نے پر تشوش لہجے میں کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے! محبت کرنیوالے ہمیشہ پاگل سمجھے گئے ہیں۔" عمران بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"خدا کے لئے باس ہوش میں آؤ۔" جوزف نے روہانسی آواز میں کہا۔ "میں پہلے ہی کہتا تھا کہ ہم بدروحوں کے چکر میں پڑ گئے ہیں۔"

"خبردار جو اُسے بدروح کہا۔" عمران اٹھتا ہوا بولا اور جوزف سہم کر پیچھے ہٹ گیا۔ "کیا تیری آنکھیں نہیں ہیں....؟"

"ہیں کیوں نہیں باس....!"

"تو پھر کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اُس میں نہ کہیں زیورات پہننے کی جگہ ہے اور نہ کہیں بنارسی ساڑی لپیٹنے کی۔"

"ہاں.... یہ بات تو ہے باس....!"

"اب تو ہی بتا کہ اس سے بہتر بیوی اور کون ہو سکتی ہے۔"

جوزف خوف زدہ سی ہنسی کے ساتھ بولا۔ "بس بھی کرو باس۔"

"میں سنجیدہ ہوں۔ مگونڈا کے بیٹے۔ اگر اس سے میری شادی نہ ہوئی تو میں خودکشی کرلوں گا۔"

"ایسی باتیں مت کرو باس....!"

"پھر کسے حالِ دل سناؤں۔ وہ تو مجھے نظم سنا کر چلی گئی ہے۔"

"اب خاموش بھی رہو تاکہ ہم کچھ سوچ سکیں۔" کارلوف بولا۔

"تم کیا سوچو گے۔" عمران آنکھیں نکال کر غرایا۔ "میں کہہ چکا ہوں کہ وہ میری ہے اگر کوئی اور بھی اُس کا امیدوار بننا چاہتا ہے تو اُسے پہلے مجھ سے جنگ کرنی ہوگی۔"

"کوئی بھی تمہاری طرح بدحواس نہیں ہوا ہے۔" کارلوف نے خشک لہجے میں کہا۔

"پھر کیا سوچو گے۔"

"یہی کہ وہ حقیقتاً کیا بلا تھی۔"

"ہوش میں ہو یا نہیں.... تمہیں جرأت کیسے ہوئی کہ میری محبوبہ کو بلا کہو۔"

"مسٹر عمران پلیز....!" سر ٹامس ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم نے ڈچز کو دیوانہ بنا دیا تھا۔"

"اس مہ جبین کے مقابلے میں ڈچز کا کیا ذکر۔" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔

"باس کیا سچ مچ.... یعنی کہ تم....!" جوزف جملہ پورا نہ کر سکا۔ کیونکہ عمران نے اُس کا گریبان پکڑ کر جھٹکا دیا تھا۔

"اس کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں سن سکتا۔" عمران دانت پیس کر بولا۔

"خدا تم پر رحم کرے باس۔" جوزف پر رقت طاری ہوگئی اور وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔

صفدر نے اب مرسیانا کی نگرانی اپنے ذمے لے لی تھی۔ لیکن طریق کار یہ تھا کہ مرسیانا کی نظر اس پر نہ پڑنے پائے۔ کیونکہ وہ اُسے عمران کے ساتھی کی حیثیت سے جانتی تھی۔ اس کا قیام اب بھی موبار کے اُسی ہوٹل میں تھا۔ جس میں عمران کے فلیٹ سے فرار کے بعد ٹھہری تھی اور شائد اسے بھی یقین تھا کہ اس کا چھٹکارا اتنی آسانی سے نہیں ہو جائے گا۔ ہر وقت چوکنی رہتی تھی۔ اُدھر صفدر نے اس خیال کے تحت میک اپ کا سہارا نہیں لیا تھا کہ وان بروف کے آدمیوں سے ٹکرانا چاہتا تھا۔ کسی نہ کسی طرح اُس تک پہنچنا چاہتا تھا کہ عمران کا سراغ مل سکے۔ حالانکہ یہ ایک احمقانہ حرکت تھی۔ لیکن اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا۔ تو اس دیدہ و دانستہ قسم کی بے احتیاطی کا انجام یہی ہوا کہ آخر کار ایک جگہ مرسیانا کی نظر اس پر پڑ ہی گئی.... اور وہ تیر کی طرح اُس طرف آئی۔

"تت.... تم عمران کے ساتھی ہو شائد۔" اس نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

"شائد نہیں بلکہ حقیقتاً.... لیکن تم یہاں کیا کر رہی ہو....؟"

"مم.... میں وان بروف کی تلاش میں ہوں۔ تاکہ اُسے اطلاع دے سکوں کہ عمران جھوٹ نہیں بولتا۔ اس کے پاس حقیقتاً باؤل دے سوف کا نگیٹو نہیں ہے میں نے پورے فلیٹ کی تلاشی لی تھی۔"

"تو گویا تمہیں اعتراف ہے کہ تم سے یہ غیر قانونی حرکت سرزد ہوئی تھی۔"

"مجھے اعتراف ہے کہ اُس کے ملازموں کی لاعلمی میں تلاشی لی تھی میں نے۔"

"مجھے بے حد افسوس ہے کہ تم نے غیر قانونی طریقہ اختیار کیا۔"

"پھر کیا کرتی میں عمران کی جان بچانا چاہتی ہوں۔"

"سوال تو یہ ہے کہ وہ ہیں کہاں....!"

"میرا خیال ہے کہ وہ ایک بار پھر وان بروف کے ہتھے چڑھ گیا۔"

''اور تم نہیں جانتیں کہ وان بروف کہاں ہے۔''

''قطعی نہیں جانتی.... جہاں جہاں اُس سے ملاقات ہو سکتی تھی ان جگہوں کی تفصیل عمران کو پہلے ہی بتا چکی ہوں۔''

''وہ اُن جگہوں پر نہیں ملا۔''

''پھر بتاؤ.... میں کیا کروں۔''

''تمہارے لئے اس سے بہتر اور کوئی صورت نہ ہو گی کہ تمہیں حراست میں لے کر تمہارے ملک کے سفارت خانے کو مطلع کر دیا جائے۔ کیونکہ تم قطعی غیر قانونی طور پر ہمارے ملک میں داخل ہوئی ہو۔''

''لیکن عمران نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔''

''محض اس لئے کہ وہ تمہارے توسط سے وان بروف پر ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے۔''

''اس کے علاوہ اور کوئی حیثیت نہیں تھی میری۔''

''اور کیا حیثیت ہوتی....!'' صفدر نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

''میں اسے چاہتی ہوں۔ اس کے بغیر مجھے اپنی زندگی قطعی بے معنی معلوم ہو گی۔''

''دوسری طرف اس قسم کا کوئی تاثر نہ ہو گا۔''

''میں یقین نہیں کر سکتی۔''

موبار کے ایک چھوٹے سے پارک میں اُن کی مڈبھیڑ ہوئی تھی اور وہ باتیں کرتے ہوئے ایک بنچ پر جا بیٹھے تھے۔

''یقین نہ کرنے کی صورت میں تم اس وقت تک غلط فہمی میں مبتلا رہو گی جب تک کہ خود اُسی کی زبان سے وہی کچھ نہ سن لو جو میں کہہ رہا ہوں۔'' صفدر نے کہا۔

''اچھی بات ہے میں اس کا انتظار کروں گی۔''

''جیل میں۔'' صفدر نے سرد لہجے میں کہا۔

''جیل ہی میں سہی۔'' وہ جھلاہٹ میں پیر پٹخ کر بولی۔ ''کر لو مجھے گرفتار۔''

ٹھیک اُسی وقت ایک شکستہ حال بھکاری ہاتھ پھیلائے ہوئے اُن کے پاس آ کھڑا ہوا تھا۔ صفدر نے بے خیالی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور کچھ نکال کر اُس کی طرف بڑھا دیا۔ توجہ بدستور مرسیانا کی جانب تھی۔ مرسیانا بھی صرف پل بھر کے لئے فقیر کی طرف متوجہ ہوئی تھی اور پھر صفدر پہ نظر

مرکوز کردی تھی۔ فقیر نے سکہ اُس سے لیااور خود بھی کچھ اُس کی مٹھی میں تھما کر چل دیا۔ صفدر کا ہاتھ دوبارہ جیب میں گیا تھاانگلیوں سے اُس چیز کو ٹٹولا تو کاغذ کا ایک مڑا تڑا ٹکڑا ثابت ہوا۔

اس دوران میں صفدر نے یہ بھی سوچا تھا کہ کیوں نہ مرسیانا کواس کے حال پر چھوڑدے۔ آخر عمران نے بھی تواس کے خلاف باقاعدہ طور پر کوئی کارروائی نہیں کی تھی۔ پتا نہیں اُس کا نقطۂ نظر کیا رہا ہو۔

"تو پھر کیا سوچ رہے ہو نکالو ہتھکڑیاں۔" مرسیانا تلخ لہجے میں بولی۔ لیکن صفدر نے اُسے کوئی جواب دینے کی بجائے جیب سے کاغذ کا وہ ٹکڑا نکالا جو فقیر اُسے تھما گیا تھا۔ پہلی ہی نظر میں اُن چند الفاظ نے اس کی آنکھوں کو گرفت میں لے لیا جو اُس پر تحریر تھے۔ لکھنے والے نے اپنا نام بھی لکھا تھا۔ تحریر کے مطابق وان بروف اس وقت موبارہی کی ایک عمارت ناصر ہاؤز میں موجود تھااور یہ چند الفاظ بلاول کی طرف سے لکھے گئے تھے۔

تو کیا وہ بدہیئت فقیر خود بلاول ہی تھا۔ اگر وہی تھا تو صفدر کو اس کے میک اپ کرنے کی صلاحیت پر متحیر ہونا پڑا۔ اس نے کاغذ کا وہ ٹکڑا پھر جیب میں ڈال لیااور سوچنے لگا کہ عمران پر قابو پانے کے لئے بھی انہوں نے بلاول ہی کو استعمال کیا تھا؟ تو پھر اسے کیا کرنا چاہئے۔ اگر باضابطہ طور پر کوئی کارروائی کرتا تو اُس میں خاصا وقت صرف ہوتا۔

ناصر ہاؤز خاصی مشہور عمارت تھی۔ کیونکہ جزیرے کا واحد سینما ہال اُسی سے ملحق تھا وہ سوچتا رہااور پھر مرسیانا سے بولا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ وان بروف اس وقت ناصر ہاؤز میں موجود ہے۔"

"بس پھر چھاپہ مارو.....!" مرسیانا بیزاری سے بولی۔

"لیکن میں کچھ اور سوچ رہا ہوں۔"

"کیا سوچ رہے ہو.....؟" اُس نے براہِ راست اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"یہی کہ تمہیں بھی تو وان بروف کی تلاش تھی۔"

"اچھا تو پھر.....!"

"کیوں نہ تم ہی ہماری نگرانی میں ناصر ہاؤز جاؤ۔"

"نگرانی سے کیا مراد ہے۔"

"ہم دور سے تم پر نظر رکھیں گے۔"

"اور مجھے کیا کرنا ہوگا....؟"

"تم کسی طرح اُسے باہر لانا....!"

"میں کس طرح لاسکوں گی۔"

"نہایت آسانی سے لاسکو گی۔ اُس سے کہنا کہ تم نگیٹو تلاش کرنے میں کامیاب ہوگئی ہو اور وہ تمہارے ہوٹل والے کمرے میں رکھا ہوا ہے۔ لیکن تم اب اپنی ذمہ داری پر وہاں سے کہیں اور منتقل نہیں ہوسکتیں۔ اگر وہ چاہے تو اس کے حصول کے لئے خود تمہارے ساتھ ہوٹل تک چل سکتا ہے۔"

"اور اگر اُس نے خود جانے کی بجائے اپنے کسی آدمی کو ساتھ کردیا تو۔"

"جو کچھ بھی ہو تم اس کی تصدیق تو کرسکو گی کہ وہ ناصر ہاؤز میں موجود ہی ہے۔ پھر ہم خود ہی اُس سے نپٹ لیں گے۔"

"گویا مجھے چارے کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہو۔"

"یہی سمجھ لو....!"

"اچھی بات ہے.... میں یہ بھی کر گزروں گی۔"

"ٹھیک ہے تو پھر ناصر ہاؤز کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ ہم تم سے زیادہ دور نہ ہوں گے۔"

مرسیانا کی آنکھوں میں تذبذب کے آثار صاف پڑھے جاسکتے تھے لیکن صفدر انہیں نظر انداز کر کے بولا۔ "کوشش تو کرو.... اگر وان بروف ہمارے ہتھے چڑھ گیا تو ہم اُس سے مسٹر عمران کا موجودہ پتہ تو معلوم ہی کرسکیں گے۔"

"عمران کے لئے میں جان بھی دے سکتی ہوں۔"

"بس تو پھر چل پڑو....!"

مرسیانا اٹھ گئی لیکن صفدر وہیں بیٹھا رہا اور جب وہ پارک سے باہر نکل گئی تو وہ بھی اٹھا اور اُسی کی طرف چل پڑا۔

پارک سے نکل کر اس نے ایک مخصوص اشارہ کیا اور بدستور چلتا رہا لیکن وہ اس سمت نہیں جارہا تھا جدھر مرسیانا گئی تھی بلکہ دوسرے راستے سے ناصر ہاؤز تک پہنچنے کی کوشش کررہا تھا۔ اشارہ اپنے ساتھیوں کو کیا تھا وہ تینوں دور دور رہ کر ایک دوسرے کی نگرانی کرتے رہے تھے۔

ناصر ہاؤز کے قریب پہنچ کر صفدر نے مرسیانا کو گیٹ میں داخل ہوتے دیکھا اور جہاں تھا وہیں لیٹ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا ٹیلا تھا جس پر اونچی اونچی گھاس اُگی ہوئی تھی۔ اس کے تینوں ساتھیوں

نے بھی ایسی ہی جگہوں پر گھاتیں لگائی تھیں جہاں سے بہ آسانی دیکھے نہ جاسکتے۔ ان کی نگاہیں پھاٹک پر جمی ہوئی تھیں اور ہاتھ ریوالوروں کے دستوں پر تھے۔

خاصا وقت گذر گیا لیکن مرسیانا کی واپسی نہ ہوئی۔ سینما کی عمارت ناصر ہاؤز کے عقب میں تھی اور سینما کے سامنے والے حصے کو بازار کی حیثیت حاصل تھی۔ لیکن ناصر ہاؤز ویرانے کے رخ پر تھا۔ ادھر اس وقت بھی اتنا سناٹا تھا جیسے کبھی کوئی ادھر سے گذرتا تک نہ ہو۔ صفدر کو علم تھا کہ سیاحت کے سیزن کے علاوہ یہ عمارت خالی ہی رہتی ہے۔

دفعتاً صفدر کو وہی فقیر دکھائی دیا جس نے وان بروف کے سلسلے میں اس عمارت کی نشان دہی کی تھی۔ وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا عمارت کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو رہا تھا۔ صفدر طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اگر بلاول ہی فقیر کے میک اپ میں تھا تو پھر یہاں اس کا کیا کام... اگر وان بروف سے اس کا رابطہ ختم ہو گیا تھا تو اُسے ادھر کا رخ بھی نہیں کرنا چاہئے تھا۔

مزید پندرہ منٹ گذر گئے لیکن عمارت سے کوئی برآمد نہ ہوا۔ صفدر سوچ رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے۔ ٹھیک اسی وقت جیبی ٹرانس میٹر پر اشارہ موصول ہوا اور ریسیور کا سوئچ آن کرنے پر آواز آئی۔ "ہیلو.... ہیلو.... صفدر.... ہیلو....!"

اس نے نعمانی کی آواز پہچان لی۔

"ہیلو.... صفدر اسپیکنگ....!"

"ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔" نعمانی کی آواز آئی۔

"ڈسپرس ہو کر اسٹے پوائنٹ پر پہنچو۔" صفدر نے جواب دیا اور ٹرانس میٹر کو دوبارہ جیب میں ڈالتے ہوئے سوچا پولیس فورس کے اُس یونٹ کے انچارج کو فون کرنا چاہئے جو اس جزیرے میں وان بروف کو تلاش کر رہا ہے۔

ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ سینما کی طرف پہنچا اور یونٹ انچارج کو فون پر ناصر ہاؤز میں وان بروف کی موجودگی کی اطلاع دی۔

"یور آئیڈنٹٹی پلیز....!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"ایس.... ایس.... فائیو....!"

رابطہ منقطع کر کے وہ پھر اسی طرف دوڑ گیا جہاں سے ناصر ہاؤز کی نگرانی کر تا رہا تھا اور وہاں پہنچتے ہی ایک ایسی غلطی کا احساس ہوا کہ اپنے ہی گال پر تھپڑ رسید کر لینے کو دل چاہا۔ اُسے فون

کرنے کے لئے جگہ چھوڑنے سے پہلے ہی اپنے ساتھیوں کو رخصت نہ کر دینا چاہئے تھا۔ اس دوران میں پتا نہیں کیا ہوا ہو۔ دراصل اس جزیرے کی تیز اور مرطوب ہوا نے اُس کا سر گھما کر رکھ دیا تھا۔ اُسے ایسا لگتا تھا جیسے موبار میں قدم رکھتے ہی ذہانت رخصت ہو جاتی ہو۔ قوت فیصلہ دم توڑ دیتی ہو۔

بہر حال اب ہو ہی کیا سکتا تھا۔ غلطی تو ہو چکی تھی۔ اُسی جگہ ٹھہر کر اب اسے پولیس کے چھاپہ مار دستے کا انتظار کرنا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ چھاپہ مار دستہ بھی پہنچ گیا اور عمارت گھیر لی گئی اور پھر جو کچھ بھی ہوا اس کے لئے صفدر تیار نہیں تھا۔ اس عمارت میں دو لاشوں کے علاوہ اور کچھ بھی نہ ملا۔ ایک لاش مرسیانا کی تھی اور دوسری اُس فقیر کی جو بعد میں بلاول ہی ثابت ہوا۔ ان کی گردنیں کاٹ دی گئی تھیں۔

وہ پانچوں اب بھی اُسی کمرے میں تھے کبھی اونگھنے لگتے اور کبھی پھر انکے درمیان نوک جھونک کی ٹھہر جاتی۔ عمران اور جوزف زیادہ تر تینوں کی باتیں سنتے رہتے تھے۔ لیکن اس وقت عمران نے چونک کر اچانک دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پیٹنا شروع کر دیا۔

"باس... باس...!" جوزف بوکھلا کر اُس کے ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتا ہوا گھگھیانے لگا۔ "خدا کے لئے ہوش میں آؤ ورنہ میرا دم نکل جائے گا۔"

"ہٹ جا... دور ہٹ جا... مجھے اس کا نام کیوں نہیں یاد آرہا۔ میں اپنا سر توڑ کر رکھ دوں گا۔"

"کس کا نام باس....!"

"اُس چاند کی ٹکڑی کا.... ہائے۔"

"اُس کا نام... اُس کا نام تو مجھے بھی یاد نہیں.... خدا کے لئے باس اُس بدروح کو بھول جاؤ۔"

"نہیں ہرگز نہیں.... اگر تین منٹ کے اندر اندر مجھے اُس کا نام یاد نہ آیا تو اپنی کھال اُدھیڑ کر رکھ دوں گا۔"

"اچھا ٹھہرو.... باس میں ان شریف آدمیوں سے پوچھتا ہوں۔ شائد انہیں یاد ہو۔"

وہ تینوں بھی عمران کی اس حرکت پر متحیر نظر آنے لگے تھے۔

جوزف کے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی سرٹامس نے کہا۔ "مجھے بھی نہیں یاد کہ اُس نے اپنا کیا نام بتایا تھا لیکن آخر تمہارا باس اس معاملے میں اتنا سنجیدہ کیوں ہو گیا ہے؟"

"بدروحوں کا چکر ہے مسٹر....!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

ڑول روے اُسے بہت غور سے دیکھے جارہا تھا۔ اچانک بولا۔ "لیکن آخر تم کیوں اتنے سنجیدہ ہو گئے ہو۔"

"کیا مطلب....!" جوزف اُسے گھورتا ہوا بولا۔

"کیا تم اپنے باس کو کوئی صحیح الدماغ آدمی سمجھتے ہو۔"

"کیوں نہیں.... مجھے تو اُن کے مقابلے میں ساری دنیا پاگل نظر آتی ہے۔"

"تم دونوں ہی ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آسکے۔"

عمران نے پھر اپنے سر پر دوہتھڑ چلایا اور جوزف نے روہانسی آواز میں کہا۔ "باس خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو.... میں اُس کا نام معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

پھر اس نے سر ٹامس سے کہا۔ "کیا خیال ہے مسٹر.... وہ عورت جو مسٹر فرینکلن کے پاس ہے اُس سے کیوں نہ پوچھا جائے.... وہ تو یہیں رہتی ہے۔"

سر ٹامس نے دوسرے کمرے کے بند دروازے پر نظر ڈال کر سر کو مایوسانہ جنبش دی۔

"میں کوشش کرتا ہوں۔" جوزف نے کہا اور دروازہ کے قریب پہنچ کر اُسے زور سے پیٹنے لگا۔

دروازہ اپنی جگہ سے سرک گیا اور فرینکلن کی دہاڑ سنائی دی۔ "کیا بات ہے۔"

"مسٹر فرینکلن مجھے اپنے رویے پر افسوس ہے۔" جوزف نے لجاجت سے کہا۔

"مسز فرینکلن سے بھی معافی چاہتا ہوں اور انہیں تھوڑی سی تکلیف دینا چاہتا ہوں۔"

"کہو کیا بات ہے....!"

"ٹھہرو.... ہم وہیں آرہے ہیں۔" عورت کی آواز آئی اور جوزف پیچھے ہٹ گیا۔ وہ دونوں کمرے سے برآمد ہوئے۔

"مسز فرینکلن!" جوزف نے نہایت ادب سے کہا۔ "یہاں شائد مریخ کی کوئی شہزادی ہے۔"

"اوہ.... تم کیا جانو....!" میڈیلینا نے حیرت سے پوچھا۔

"وہ کچھ دیر پہلے یہیں تھی اور اُس نے اپنا نام بھی بتایا تھا۔ جواب میرے باس کو یاد نہیں آرہا۔"

"نام یاد نہیں آرہا تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے۔"

"میں نہیں جانتا.... لیکن میرا باس اُس کا نام یاد نہ آنے کی بناء پر خودکشی کر لینے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔"

"بڑی عجیب بات ہے.... آخر کیوں....؟"

"میرا باس اُس پر عاشق ہو گیا ہے۔" جوزف نے بے حد شرما کر کہا۔

میڈیلینا زور سے ہنس پڑی اور عمران کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ "بہت خوب! انوکھا خیال ہے۔"

"پلیز مسز فرینکلن اگر تمہیں اُس کا نام معلوم ہو تو بتا دو....!" جوزف گھگھیایا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن اس سلسلے میں تمہارے باس سے بات کرنا چاہتی ہوں۔"

"کیوں اس سے کیا بات کرو گی۔" فرینکلن نے گڑبڑا کر پوچھا۔

"میرے معاملات میں دخل اندازی مت کرو۔" میڈیلینا نے تیز لہجے میں کہا اور اس نے سہم کر سر ہلا دیا۔ میڈیلینا آہستہ آہستہ چلتی ہوئی عمران کے قریب پہنچی اور وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ گیا۔

"حیرت ہے کہ تم اُس آدھ مکڑی پر عاشق ہو گئے ہو۔" میڈیلینا مسکرا کر بولی۔

"محترمہ اس کے لئے یہ نامناسب لفظ ہے۔" عمران نے کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ ناگوار لہجے میں کہا۔

"خدا کی پناہ تو کیا تم سچ مچ سنجیدہ ہو۔"

"میں سنجیدہ ہوں۔ جب ایک بٹن دبانے سے شادی ہو سکتی ہے تو میں اس پر عاشق بھی ہو سکتا ہوں۔"

"وہ تو ہمارا ایک ضابطہ ہے۔"

"اور یہ دل کی واردات ہے۔ تم اسے نہیں سمجھ سکتیں کیونکہ تم تو بٹن کی پابند ہو۔"

"اچھا یہی بتا دو کہ تم اُس کا کرو گے کیا....!"

"وہ میرا کچھ کرے گی.... اور باقاعدہ مسز عمران کہلائے گی۔"

"تم مذاق کر رہے ہو۔"

"میں کہتا ہوں تمہیں میری کیا پڑی ہے۔ اپنے معاملات کو میں ہی بہتر طور پر سمجھ سکتا ہوں۔ اگر تمہیں اس کا نام معلوم ہو تو بتا دو.... خواہ مخواہ میرا وقت نہ برباد کرو۔"

"اس کا نام کروچی ہے۔ فرینی کروچی... فرینی بمعنی شہزادی مرّیخ کے ملک تراجا کی شہزادی ہے۔"

"کروچی.... ہائے.... اس میں کتنی نغمگی ہے۔" عمران خوش ہو کر بولا۔ پھر اچانک اس کی تیوریاں چڑھ گئیں اور اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "وہ کہہ رہی تھی کہ تم لوگوں نے اُسے قید کر رکھا ہے۔"

"ہاں.... یہ حقیقت ہے۔ وہ ہمارے پاس یرغمال کے طور پر ہے۔"

"خدا کی پناہ.... تم لوگ مریخ پر بھی اغواء کی وارداتیں کر رہے ہو۔"

"کیوں نہ کریں۔ ہم مریخ کے ملک تراجا میں اپنا ایک اسٹیشن قائم کرنا چاہتے ہیں لیکن کروچی کا باپ اس پر آمادہ نہیں ہے۔ لہٰذا ہم نے یہ قدم اٹھایا۔ جب تک اجازت نہیں دے گا کروچی اسے نہیں ملے گی۔"

"اب میں دیکھ لوں گا تم لوگوں کو....!" عمران پیر پٹخ کر دہاڑا۔

"بھلا کس طرح دیکھ لو گے....!" وہ ہنس کر بولی۔

"جس طرح بھی ممکن ہو گا....!"

"ناممکن ہے مسٹر عمران....!" دفعتاً وہی آواز کمرے میں گونجی جو پہلے بھی سن چکے تھے۔ وہ سب اسی آواز کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"کیا ناممکن ہے....؟" عمران نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"ہمارا تم کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

"اگر تم نے کروچی کو میرے حوالے نہ کیا تو دیکھ ہی لو گے کہ میں تمہارا کیا بگاڑ سکتا ہوں۔"

"کروچی کا تم کیا کرو گے....؟"

"محبوبہ کا کیا ہوتا ہے....؟" عمران نے سوال کیا۔

"اس کا جواب محبوبہ کی نوعیت پر منحصر ہے۔"

"نوعیت سے تم اچھی طرح واقف ہو اس لئے میرا مضحکہ اڑانے کی کوشش نہ کرو۔"

"ہم تمہاری زبان سے سننا چاہتے ہیں۔"

"میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

"اپنی بات سے پھرنا مت....!"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"اس کے لئے تمہیں مریخ کا سفر کرنا پڑے گا۔"

"کیوں؟ کیا شادی زمین پر نہیں ہو سکتی۔"

"ہو سکتی ہے لیکن یہ ہماری شرط ہے۔"

"یعنی تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں اس شادی کے لئے مریخ پر بارات لے جاؤں۔"

"بالکل اور ولیمہ زمین پر واپس آکر کر سکتے ہو۔"

"اس کی کیا صورت ہو گی۔"

"ولیمے کے اخراجات بھی ہم ہی برداشت کریں گے۔"

"اچھی بات ہے.... مریخ کے سفر سے قبل میں مراقبہ کرنا چاہتا ہوں۔"

"بھاگنے کی کوشش کر رہے ہو۔"

"ارے جاؤ.... بھاگنے والے اور ہوتے ہیں۔" عمران ہاتھ جھٹک کر بولا۔

"اچھی بات ہے.... جلد ہی تم سے اس سلسلے میں بات ہو گی۔"

اُس نامعلوم آدمی کا سلسلہ کلام ٹوٹتے ہی میڈیلینا زوردار قہقہہ لگا کر بولی۔ "پھنس گئے۔"

"کیا مطلب....!" عمران نے الوؤں کی طرح دیدے نچائے۔

"ہم تو چاہتے ہی تھے کہ کوئی اُس سے شادی کر لے۔"

"چلو تو ٹھیک ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "میں سمجھا تھا کہ شائد اس میں کوئی دشواری ہو گی۔"

"لیکن ہماری شرط بھی برقرار رہے گی۔ یعنی تم مریخ پر جاؤ گے اور ہمارا ایک کام کرو گے۔"

"تمہارا کون سا کام....؟" عمران آنکھیں نکال کر بولا۔

"کروچی کے باپ سے تراچا میں ہمارا اسٹیشن قائم کرنے کی بات کرو گے۔"

"بھلا میں ایسا کیوں کرنے لگا۔"

"تو پھر ہم تمہاری شادی اُس سے کیوں کرنے لگے۔"

"اچھا اچھا میں سمجھ گیا۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "کروچی کا باپ داماد کی بات نہیں ٹال سکے گا۔"

"تم ٹھیک سمجھے۔"

"خدا غارت کرے۔" عمران بُرا سا منہ بنا کر بولا۔

"کیا مطلب....!"

"ارے مریخ پر بھی سسرالی تکلفات پائے جاتے ہیں۔"

"سسرال ایک کائناتی حقیقت ہے۔"

"تب پھر نہیں کرتا شادی وادی۔"

"پھر گئے نا اپنی بات سے۔"

"میں نے صرف بیوی کی بات کی تھی سسرال کی نہیں۔ وہ مریخ والی بھی مائیکہ رکھتی ہے۔

ایسی کی تیسی.... میں تو سمجھا تھا کہ کپڑوں اور زیورات کے ساتھ ہی سسرال سے بھی بچوں گا۔ نہیں چلے گی.... ٹاٹا....!"

"تم اب کسی طرح بھی جان نہیں بچا سکو گے۔ تم نے شادی کی بات ہی کیوں زبان سے نکالی تھی۔" میڈیلینا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ عمران کچھ نہ بولا۔ میڈیلینا کہتی رہی۔ "ہمارے ضوابط کے تحت تو تمہاری شادی ہو بھی چکی۔ جس طرح میں بٹن دبانے پر فرینکلن کی بیوی بن گئی تھی اُسی طرح شادی کا نام لیتے ہی وہ تمہاری بیوی بن چکی ہے۔"

"یہ زیادتی ہے۔" جوزف بولا۔

"خاموش رہو۔ اس نے خود ہی شادی کے لئے کہا تھا۔ ہماری تجویز نہیں تھی۔"

"ہاں ہاں.... تم چپ رہو۔" عمران نے جوزف سے کہا اور میڈیلینا فرینکلن کو ساتھ لئے بغیر کمرے میں چلی گئی اور دروازہ بھی بند ہو گیا۔ اب کمرے پر قبرستان کا سا سناٹا طاری ہو گیا تھا۔ فرینکلن اپنے تینوں ساتھیوں کے قریب ہی کھڑا تھا۔ اس نے آہستہ سے کہا: "خدا کرے اب یہ دروازہ کبھی نہ کھلے۔ بڑی آئی بیوی کہیں کی۔"

"کیا مطلب....!" ژول روے چونک کر بولا۔

"سب بکواس ہے۔" فرینکلن بُرا سا منہ بنا کر بولا۔ "ابھی تک نہیں بنی بیوی.... مارتی ہے۔ اٹھا کر پٹخ دیتی ہے۔ جوڈو اور کراٹے کی ماہر ہے۔"

"آخر یہ سب ہے کیا....!" کارلوف پر تشویش لہجے میں بولا۔ "اور اب یہ مکڑی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ یقیناً ہم کچھ پاگلوں کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔"

عمران بھی آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا اُن کے قریب پہنچ گیا تھا۔ اس نے کہا۔ "میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں۔ لیکن یہ سسرال والی بات۔"

"تم بالکل خبطیوں کی سی باتیں کر رہے ہو۔" کارلوف بولا۔

"دفعتاً وہی آواز پھر آئی۔ "فیصلہ ہو چکا ہے۔ تم سبھوں کو مریخ پر جانا پڑے گا۔"

"ہم سبھوں کو کیوں....؟" سر ٹامس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مسٹر عمران نے کہا تھا کہ مریخ پر بارات لے جائیں گے۔"

"ہم نہیں جانتے بارات کیا ہے۔"

"ہونے والے شوہر کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی لڑکی والوں کے گھر جاتے ہیں اور یہ اسمان

بارات کہلاتا ہے۔"

"ہم عمران کو کیا جانیں.... ہمیں اُس سے کیا سروکار....!"

"نہیں سر ٹامس اس سے کام نہیں چلے گا۔ تم اعتراف کر چکے ہو کہ تمہاری اس سے پرانی شناسائی ہے۔"

"اس کے باوجود بھی ہم اس کے ساتھ کہیں نہیں جانا چاہتے۔"

"تم بے بس ہو سر ٹامس.... ہم تمہیں زبردستی مریخ پر لے جائیں گے۔"

"تمہارا بہت بہت شکریہ۔" عمران بولا۔ "ورنہ بغیر بارات والا دولہا مریخ پر نہ جانے کیا کہلاتا ہو۔"

"تم تو خاموش ہی رہو۔" ژول روے عمران کو گھونسہ دکھا کر بولا۔

"میڈیلینا بھی تمہارے ساتھ ہوگی۔" آواز آئی۔ "تاکہ مریخ پر تمہاری رہنمائی کر سکے۔"

"یہ اور بھی اچھی بات ہے۔" عمران پہلے سے بھی زیادہ خوشی ظاہر کرتا ہوا بولا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ چاروں اُسے پھاڑ کھائیں گے۔

"بس اب تم لوگ ٹرانسمٹ ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔" آواز آئی۔

"کس طرح تیار ہو جائیں۔" عمران نے کہا۔ "پہلے کبھی ٹرانسمٹ ہونے کا اتفاق نہیں ہوا۔"

"بس چپ چاپ کھڑے رہو۔ تمہیں خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح ٹرانسمٹ ہو گے۔"

"تم اپنی بکواس سے باز نہیں آؤ گے۔" ژول روے پھر عمران کو گھونسہ دکھا کر بولا۔

"ارے بھائی بولنے والے یہ بات تم سے نہیں کہی گئی۔ بُرا نہ ماننا موسیو ژول روے نے مجھے للکارا ہے۔" عمران نے معذرت طلب کی۔

"ہم کسی کا بُرا نہیں مانتے مسٹر عمران....!" آواز آئی۔

اتنے میں دوسرے کمرے کا دروازہ پھر کھلا اور میڈیلینا اس کے قریب آ کھڑی ہوئی۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔" سر ٹامس نے اس سے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ تم سب کچھ سن چکے ہو۔ ہم مریخ کا سفر کرنے جا رہے ہیں۔"

"تم لوگ ہمیں بیوقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہو۔" کارلوف نے کہا۔

"اس جملے کی وضاحت کرو۔" میڈیلینا نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہم ٹرانسمٹ کیسے ہوں گے۔"

"ذرات میں تبدیل ہو کر.... برقی لہریں اُن ذرات کو مریخ تک پہنچائیں گی اور وہاں پہنچ کر

وہ ذرات پھر مجتمع ہوں گے اور تمہارا پیکر دوبارہ تیار ہو جائے گا۔"

"اگر ناک کے ذرات کہیں راستے ہی میں رہ گئے تو وہاں پہنچ کر چہرے کا کیا حال ہوگا؟" عمران نے سوال کیا۔

"ایسا آج تک نہیں ہوا۔ ہم تو مریخ پر اسی طرح آتے جاتے ہیں جیسے ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں چلے جائیں۔"

دفعتاً عمران کو ایسا محسوس ہوا جیسے سارے جسم میں جھنجھناہٹ سی شروع ہو گئی ہو۔ لیکن کیوں؟ کس بناء پر؟ اس کی سمجھ میں نہ آسکا۔ وہ سبھی خاموش تھے اور عمران سوچ رہا تھا کیا وہ بھی اسی قسم کی کسی کیفیت سے دوچار ہیں۔ پھر اُس نے دیکھا کہ جوزف کے پیروں کے نیچے سے غبار اٹھ رہا ہے۔ چمکیلا غبار اور یہی کیفیت دوسروں کے ساتھ بھی نظر آئی۔ بوکھلا کر اپنے پیروں پر نگاہ ڈالی اور اچھل کر پیچھے ہٹ جانا چاہا لیکن ممکن نہ ہوا۔ جسم میں پیدا ہونے والی جھنجھناہٹ اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ اپنی جگہ سے جنبش کرنا بھی محال معلوم ہوتا تھا اُس کے بعد تو ہر قسم کا احساس ہی فنا ہو گیا تھا۔ تاریکی مکمل تاریکی۔

پھر ہوش آیا تو عجیب سی خوشبو کا احساس ہوا۔ فوری طور پر آنکھیں کھل گئی تھیں اور اُس نے خود کو اُسی پوزیشن میں کھڑا پایا جس میں ہر قسم کے احساس سے عاری ہو گیا تھا.... اور وہ تنہا نہیں تھا۔ وہ سبھی پہلے ہی کی طرح کھڑے ٹکر ٹکر ایک دوسرے کی صورت تک رہے تھے۔ لیکن منظر بدل گیا تھا۔ وہ کسی سرسبز پہاڑی مقام پر کھڑے تھے اور اُن کے سروں پر سبز ہی رنگ کی دھند چھائی ہوئی تھی۔ عمران نے پھر آنکھیں پھاڑیں۔ اس بار کروچی بھی نظر آئی جو اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اُس کی طرف نگراں تھی۔ نظریں ملتے ہی مسکرائی اور بولی۔ "تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔"

"ہاں.... اسی لئے تو آیا ہوں تمہارے گابان پر....!"

"لیکن اگر میں تمہیں قبول نہ کروں تو....!"

"یہ ٹیڑھا سوال ہے....؟" عمران نے مایوسی سے کہا۔

"سنو.... میں تم سے ضرور شادی کروں گی۔ کیونکہ تم مجھ سے مختلف ہو اور تمہارے سیارے پر مجھے تمہارے علاوہ اور کوئی پسند نہیں آیا۔"

"اگر تمہارے والدین نے یہ رشتہ منظور نہ کیا تو کیا ہوگا....؟"

"میرا باپ صرف فران ہی نہیں بلکہ اس کا شمار گابان کے بڑے بڑے سائنس دانوں میں

ہوتا ہے۔ یہ تجربہ اُس کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔"

"یہ کیا بکواس ہو رہی ہے۔!" دفعتاً ژول روے حلق پھاڑ کر چیخا۔ "ہم کہاں ہیں۔"

"گابان میں.... جسے تم مریخ کہتے ہو۔" کروچی نے بھی چیخ کر کہا۔

"یہ غلط ہے.... جھوٹ ہے.... بکواس ہے۔"

کروچی قہقہہ لگا کر عمران سے بولی۔ "تم نے دیکھا.... ایسے احمق بھی تمہارے سیارے میں پائے جاتے ہیں کہ انہیں اپنی آنکھوں پر بھی یقین نہیں ہے۔"

"وہ تو ٹھیک ہے....!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "لیکن کیا ہم یہیں کھڑے رہیں گے۔"

"نہیں.... کچھ دیر بعد ہمیں یہاں سے لے جایا جائے گا۔"

"کہاں لے جایا جائے گا۔"

"جہاں میں رہتی ہوں.... میرا خاندان رہتا ہے۔"

"بس اب زیادہ باتیں نہ کرو۔" میڈیلینا نے عمران سے کہا۔ "ورنہ فرینی کروچی کے حلق میں درد ہونے لگے گا۔"

"تمہارا شکریہ....!" کروچی نے میڈیلینا کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا ہم سچ مچ مریخ میں ہیں۔" فرینکلن نے میڈیلینا سے پوچھا۔

"بالکل یہی بات ہے اور اچھی طرح اطمینان کر لو کہ تم میں کوئی چیز کم نہیں ہوئی۔ حالانکہ ذرات میں تبدیل ہو کر یہاں تک پہنچے ہو اور ذرات دوبارہ یک جا ہو کر تمہارا سراپا بن گئے ہیں۔"

"یہ جھوٹ ہے سراسر جھوٹ ہے۔" ژول روے پھر چیخا اور میڈیلینا بُرا سا منہ بنا کر رہ گئی۔ سر ٹامس، کارلوف اور جوزف بالکل خاموش تھے۔

کارلوف بار بار اوپر چھائی ہوئی سبز رنگ کی دھند کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگتا تھا۔ آخر اس نے آہستہ سے کہا۔ "کچھ سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ کس قسم کا کھیل ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔"

سر ٹامس صرف اُس کی طرف دیکھ کر رہ گیا کچھ بولا نہیں۔

میڈیلینا نے عمران کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا اور جب وہ کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ اُس کے پاس پہنچا تو وہ آہستہ سے بولی۔ "تمہیں سب کچھ یاد ہے نا....!"

"م.... میں.... کیا یاد ہے....؟" عمران ہکلایا۔

"یہی کہ شادی کے بعد تم کروچی کے باپ سے یہاں اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت چاہو گے۔"

"مجھے اس سے کیا فائدہ ہوگا۔"

"کیا یہ فائدہ کم ہے کہ کروچی سے تمہاری شادی ہو جائے گی۔"

"وہ تو ہر حال میں ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ بھی مجھ پر عاشق ہو گئی ہے۔"

"اس وہم میں نہ رہنا بڑی مشکل سے اُسے یقین دلایا جاسکا ہے کہ تم سے شادی کرنے کے نتیجے میں وہ تیس انڈے سالانہ دیا کرے گی۔"

"کک.... کیا مطلب....!"

"مریخ میں ہر شادی شدہ فیلی یعنی یہاں کی عورت سال میں صرف تین انڈے دیتی ہے۔"

"اور میری فیلی تیس انڈے دے گی۔"

"یقیناً....!" میڈیلینا سر ہلا کر بولی۔

"اس کا یہ مطلب ہوا کہ سال میں تیس بچے۔"

"اگر کچھ انڈے گندے نہ نکل گئے تو یہی سمجھو....!"

"تب تو لعنت ہے ایسی بیوی پر سال میں تیس بچے.... یہ شادی ہرگز نہیں ہو سکتی۔"

"خاموش رہو....!" وہ آنکھیں نکال کر بولی۔ "اگر یہاں پہنچ کر تم نے شادی سے انکار کیا تو ہم سب جان سے مار دیئے جائیں گے۔"

"دس بار مار دیئے جائیں میری بلا سے۔"

"تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ خود بچ جاؤ گے۔"

"میں بھی دس بار مار دیا جاؤں تو مجھے ذرہ برابر بھی پرواہ نہ ہوگی۔ لیکن تیس بچے سالانہ ارے باپ رے۔" عمران پیٹ پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

"سنو! میری بات سنو.... اسے اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ اُسے تم سے عشق نہیں ہوا ہے۔ وہ تو مریخ کی تاریخ کی عظیم ترین فیلی بننا چاہتی ہے؟"

"سال میں تیس انڈے دے کر....!" عمران نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں.... آج تک کوئی فیلی سال میں چوتھا انڈا نہیں دے سکی۔"

"اُس کا نر کیا کہلاتا ہے....!"

"فولا....!" میڈیلینا طویل سانس لے کر بولی۔

"اور تیس انڈے دینے والی کا فیلولا کہلائے گا۔" عمران اپنے سر پر دوہتھڑ مار کر بولا۔ "ہائے

کس لالچ میں مارا گیا۔"

"لالچ....!" میڈیلینا نے حیرت سے دہرایا۔

"اور کیا.... میں نے سوچا تھا کہ اس سے شادی کر کے کپڑوں اور زیورات کے چکر سے بچ جاؤں گا۔ لیکن یہاں تیس انڈے گلے پڑ گئے۔"

"آہستہ بولو.... اُس کا باپ یہی سن کر تو اس شادی کی اجازت دے گا۔ ورنہ تمہارے کون سی دم اُگی ہوئی ہے۔"

"خدایا.... مجھ پر رحم کر.... پتا نہیں کس جال میں پھنس گیا ہوں۔"

"تم خود ہی پھنسے ہو.... کسی نے تمہیں اس پر مجبور تو نہیں کیا تھا۔"

"ارے میں تو ایسا ہی شامت کا مارا ہوں۔"

"بہر حال اب کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ شادی تمہیں کرنی ہی پڑے گی۔ ورنہ پھر ہم سب کو مرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔"

"ضرور تیار رہو مرنے کے لئے۔ میں تو اب شادی ہر گز نہیں کر سکتا۔"

"بچوں کی سی باتیں نہ کرو.... تھوڑی عقل استعمال کرنے میں کیا حرج ہے۔"

"اچھا چلو عقل کی ترکیب استعمال ہی بتا دو....!"

"کوئی ایسی ترکیب کرنا کہ وہ سرے سے انڈے ہی نہ دے سکے۔"

"واقعی میں نرا گھامڑ ہی ہوں۔!" عمران خوش ہو کر بولا۔

"لہٰذا اب اس سلسلے میں خاموش رہو۔ کروچی خود ہی اپنے باپ کو بتائے گی کہ اس نے تمہیں اپنے لئے منتخب کر لیا ہے۔"

"یہ مشکل بھی آسان ہوئی۔ کیونکہ شادی کی درخواست کرنے کی پریکٹس نہیں ہے۔"

"وہ سب کچھ ہو جائے گا۔ بس تم خاموشی سے شادی کر لینا۔"

دفعتاً عجیب طرح کا شور سنائی دیا۔ وہ بوکھلا کر اوپر دیکھنے لگے کیونکہ آوازیں اوپر ہی سے آئی تھیں۔

اچانک سبز رنگ کی دھند سے ایک بہت بڑا پرندہ بر آمد ہوا اور اپنے ڈینوں کو آہستہ آہستہ حرکت دیتا ہوا نیچے اترنے لگا۔ یہ اسی پرندے کا شور تھا کچھ اور قریب آنے پر اس کی اصلیت اُن پر واضح ہو گئی۔ یہ پرندے کی شکل کا ایک ہوائی جہاز تھا جس کے پر کسی پرندے کے پروں کی شکل میں متحرک رہتے تھے۔

نیچے اترتے ہی اس کے پر ساکت ہو گئے اور اس کی پیدا کردہ آوازیں بھی تھم گئیں۔

"یہ مریخ کے باشندوں کا کارنامہ ہے۔" میڈیلینا نے آہستہ سے کہا اور پھر اُن سبھوں کو اپنی طرف متوجہ کر کے اونچی آواز میں بولی۔ "تمہیں اس ایروپلین میں بیٹھنا ہے۔ اگر کسی نے بھی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا تو وہ دشواریوں میں پڑ جائے گا۔"

"ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے کسی طرح بھی مناسب نہیں۔" سر ٹامس نے احتجاج کیا!

"مناسب اور نامناسب بعد میں دیکھنا فی الحال وہی کرو جو میں کہہ رہی ہوں۔" میڈیلینا بولی۔

وہ طوعاً و کرہاً اس طیارے میں بیٹھ گئے۔ کروچی بھی ساتھ تھی لیکن وہ طیارے کے پائلٹ کو نہ دیکھ سکے۔

طیارہ سیدھا اوپر اٹھتا چلا گیا اور خاصی بلندی پر پہنچ جانیکے بعد اُس کی افقی پرواز شروع ہوئی۔

ابھی تک کروچی کی سی نوعیت والی کوئی دوسری مخلوق انہیں نظر نہیں آئی تھی۔

"میں کہتا ہوں.... ہمارے ساتھ فراڈ ہو رہا ہے۔" فرینکلن بولا۔

"تم بالکل نہ بولو ڈیئر....!" میڈیلینا اُس کا شانہ تھپک کر بڑے پیار سے بولی۔ "کچھ دیر بعد تمہیں مکڑیاں ہی مکڑیاں نظر آئیں گی اور تمہارا یہ شبہ رفع ہو جائے گا کہ ہم کسی قسم کا فراڈ کر رہے ہیں۔"

"وہ شادی کرنا چاہتا تھا تو صرف اُسے ہی یہاں لایا جاسکتا تھا۔ آخر ہمارا قصور کیا ہے۔"

"کیا تمہیں یہ سب کچھ دلچسپ نہیں لگ رہا۔"

"کھیل کود کی عمر سے تجاوز کر چکا ہوں۔" فرینکلن نے غصیلے لہجے میں کہا اور میڈیلینا اُسے قہر آلود نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"اگر اب تم نے بکواس کی تو اٹھا کر نیچے پھینک دوں گی۔"

فرینکلن نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے کہہ رہا ہو۔ "خدا تمہیں غارت کرے۔"

کروچی عمران سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھی اور کبھی کبھی مسکرا کر اُس کی طرف دیکھنے لگتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد پھر ایسا محسوس ہوا جیسے طیارہ نیچے اتر رہا ہو۔ عمودی اٹھان والے طیاروں کے لئے رن وے یا کسی بہت کشادہ جگہ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

"تو کیا یہ لوگ اتنے ترقی یافتہ ہیں کہ ایسے طیارے بنا سکیں۔" عمران نے میڈیلینا سے پوچھا۔

"تم کیا سمجھتے ہو۔ بعض معاملات میں یہ ہم سے بھی آگے ہیں۔ لیکن ابھی یہ خلائی سفر کے قابل نہیں ہو سکے۔ جس طیارے میں تم بیٹھے ہوئے ہو اسے یہاں کا ہیلی کوپٹر سمجھ لو۔ لمبے سفر

کے طیارے آواز سے کئی گنا تیز رفتار ہیں۔"

"یقین نہیں آتا کہ یہ مکڑیاں۔" عمران جملہ پورا کئے بغیر خاموش ہو گیا۔

"سب بکواس ہے۔" ژول روے پھر چیخ پڑا۔ "یہ لوگ ہمیں مرعوب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کی کسی بات پر بھی یقین نہیں کر سکتا۔"

"کیا اس طیارے پر بھی یقین نہیں کر سکتے۔" میڈیلینا غصیلے لہجے میں بولی۔ "ذرا اپنے چٹکی لے کر دیکھو کہیں خواب نہ دیکھ رہے ہو۔"

ژول روے پھر کچھ نہ بولا۔ فرینکلن اس بات سے خاصا مطمئن نظر آرہا تھا کہ اب میڈیلینا کی زیادہ تر توجہ عمران ہی پر تھی۔ وہ سر ٹامس سے سرگوشیاں کر رہا تھا۔

جہاز کسی جگہ ٹک گیا۔ وہ نیچے اُترے یہ جگہ بھی خاصی پُر فضا تھی تھوڑے ہی فاصلے پر ویسی ہی ایک بڑی سی بیضوی عمارت دکھائی دی جیسی وہ مریخ سے متعلق فلم میں دیکھ چکے تھے۔

"ارے یہ تو ہم شائد اپنے اسٹیشن پر ہیں۔ ابھی تراچا نہیں پہنچے۔ پتا نہیں کیا بات ہے۔" میڈیلینا نے پُر تشویش لہجے میں کہا۔

کروچی بھی کچھ بچپا کر رہ گئی تھی۔ وہ پھر مڑ کر طیارے کی طرف دیکھنے لگی۔ کاک پٹ سے ایک سفید آدمی اُتر آیا تھا۔ قریب آکر اُس نے میڈیلینا سے کہا۔ "ہمیں اطلاع ملی تھی کہ تم لوگ ٹرانسمٹ ہو رہے ہو۔ لہٰذا میں اُس پوائنٹ پر پہنچ کر تمہیں ادھر لے آیا کیونکہ تراچا میں بغاوت ہو گئی ہے۔ حالات بہت خراب ہیں۔"

"بغاوت.... کیسی بغاوت....!" کروچی اپنی آٹھوں ٹانگیں سمیٹ کر اوپر اُٹھتی ہوئی بولی۔

"آپ کے والد کے بھائی نے بغاوت کر دی ہے یور ہائی نس اور ملکہ معظمہ کے انڈے توڑ دیئے ہیں۔" پائلٹ نے کہا۔

"نہیں.... ایسا نہیں ہو سکتا۔"

"تراچا کی آدھی سے زیادہ فوج آپ کے چچا کی موافقت میں ہے۔" پائلٹ بولا۔

"اب کیا ہو گا.... اب کیا ہو گا....!" وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"اوہ.... چپ رہو.... صبر کرو.... ضروری نہیں ہے کہ بغاوت کامیاب ہی ہو جائے۔" عمران نے از راہ ہمدردی کہا۔

"ہائے مادرِ محترمہ کے انڈے توڑ دیئے گئے۔" وہ ہچکیاں لیتی ہوئی بولی۔ "اس کا یہ مطلب ہوا

کہ تراچا کا فران میرا باپ مار ڈالا گیا۔"

"تم نے یہ مطلب کیسے نکال لیا۔"

"تم نہیں سمجھ سکتے.... کسی فولا کی زندگی میں یہ ناممکن ہے کہ اُس کی فیلی کے انڈے توڑ دیئے جائیں۔"

"تب تو مجھے افسوس ہے.... میری طرف سے تعزیت کے جذبات....!"

انہیں اُسی بیضوی عمارت میں پہنچا دیا گیا۔ لیکن کروچی کو ان کے ساتھ نہیں ٹھہرایا گیا تھا۔ میڈیلینا اُسے کہیں اور لے گئی تھی۔

کارلوف عمران کے قریب آکر بولا۔ "آخر ان حماقتوں کی کوئی انتہا بھی ہے۔

"مائی ڈیئر مسٹر کارلوف ہم کر ہی کیا سکتے ہیں۔ جو کچھ دکھایا جارہا ہے دیکھ رہے ہیں۔"

"لیکن اس مکڑی سے شادی....!"

"پلیز مسٹر کارلوف.... یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے۔"

"تو تم واقعی سنجیدہ ہو۔"

"اگر میں سنجیدہ نہ ہوتا تب بھی ہمیں یہاں ضرور آنا پڑتا۔ کیونکہ وہ یہی چاہتے تھے۔"

"آخر یہ ہیں کون....؟"

"کیا تمہیں ابھی تک یقین نہیں آیا کہ ہم زیرولینڈ والی تنظیم کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔"

"کبھی تمہارا خیال درست معلوم ہوتا ہے اور کبھی نہیں معلوم ہوتا۔"

"کیا تم تھریسیا کو پہچان سکتے ہو۔"

"نہیں میرے لئے وہ صرف ایک نام ہے۔ اسکی کوئی تصویر ہمارے ریکارڈ میں موجود نہیں ہے۔"

"اپنے ساتھیوں سے پوچھ کر بتاؤ۔ شائد اُن میں سے کوئی تھریسیا کو پہچان لینے کا دعویٰ رکھتا ہو۔"

کارلوف وہاں سے ہٹ کر اُن تینوں کے پاس جا بیٹھا اور عمران جوزف کو آنکھ مار کر مسکرانے لگا۔

"باس یہ سب کیا ہو رہا ہے۔" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "تم نے یہاں آنے پر آمادگی کیوں ظاہر کر دی تھی۔ پتا نہیں یہاں ملے گی یا نہیں۔"

"یہ بات تو ہے... میں کروچی سے پوچھنا ہی بھول گیا کہ مریخ پر بھی نشہ پانی ہوتا ہے یا نہیں۔"

"کیا واقعی باس یہ مریخ ہی ہے۔"

"زمین پر تو کہیں کوئی ایسی جگہ نہیں پائی جاتی جہاں سبز رنگ کی دھند چھائی رہتی ہو۔"

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔"

اتنے میں وہ چاروں بھی عمران کے قریب ہی آبیٹھے اور کارلوف سے کہا۔

"ہم میں سے کوئی بھی تھریسیا کو نہیں پہچان سکتا لیکن تم نے کچھ ایسے لہجے میں یہ سوال کیا تھا جیسے خود اُسے پہچانتے ہو۔"

"وہ سوال میں نے یونہی کیا تھا۔ اس سے کیا فرق پڑے گا کہ ہم اُسے پہچان سکتے ہیں یا نہیں؟"

"پھر کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کہ ہمیں فی نفسہ ٹرانسمٹ ہونے کا بھی تجربہ ہو گیا۔"

سر ٹامس بے اعتباری سے ہنسا اور پھر سنجیدہ ہو گیا۔ وہ سب اُس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"اس طرح نہ دیکھو.....!" وہ کھنکار کر بولا۔ "ہم اپنے ذرات کا انتشار خود نہیں دیکھ سکے تھے۔ خدا جانے کیسی کیفیت ہم پر طاری ہوئی تھی۔"

دفعتاً بائیں جانب سے آواز آئی۔ "تم لوگ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو۔ چلو میرے ساتھ میں تمہیں دکھاؤں کہ کس طرح ذرات منتشر ہوتے ہیں۔"

یہ میڈیلینا تھی جو ایک دروازے سے داخل ہو رہی تھی۔

"کروچی کہاں ہے۔" عمران نے بہت زیادہ بے تابی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔

"فی الحال اسے بھول جاؤ..... اگر تراچاپر اس کے چچا کا قبضہ ہو گیا ہے تو اب اُس کی کوئی حیثیت نہ رہے گی۔"

"میں تراچا کا شہزادہ بننے کے خواب نہیں دیکھ رہا تھا۔" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "وہ اگر بھکارن بھی ہو جائے تو میری محبت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔"

"ہمیں اب اس سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ لہٰذا اب ہم اُسے تراچا واپس کر رہے ہیں۔ ٹرانسمٹ کریں گے چلو..... تم لوگ بھی دیکھ لو کہ کس طرح ذرات منتشر ہو کر برقی لہروں پر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتے ہیں۔"

"یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔"

"کیا مطلب.....!"

"وہ تراچا نہیں جائے گی۔ اُسے میرے حوالے کر دو۔"

"سنو.....! فی الحال ہمارا مشن کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ تازہ ترین اطلاع کے مطابق تراچا

پر کروچی کے چچا کا قبضہ ہو گیا ہے۔ ہم پھر زمین پر واپس جائیں گے۔"

"میں شادی کئے بغیر واپس نہیں جاؤں گا۔"

"اب وہ خود ہی شادی پر رضا مند نہیں ہو گی۔ تم اس سے اس سلسلے میں بات کر سکتے ہو۔ ٹھہرو میں اُسے بلاتی ہوں۔"

میڈیلینا چلی گئی اور فرینکلن عمران کی طرف جھک کر آہستہ سے بولا۔ "کیا تم اس سے کسی طرح میرا پیچھا چھڑوا سکتے ہو۔"

"کیوں....؟ تم بھی تو اس پر جان چھڑکتے رہے ہو۔"

"محض دکھاوے کو....!"

"اس سے نپٹنا میرے بس سے باہر ہو گا۔" عمران نے مایوسانہ انداز میں کہا۔ "تم خود ہی کہہ رہے تھے کہ وہ جوڈو اور کراٹے کی بھی ماہر ہے۔"

"خیر....!" فرینکلن ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "اب میں خود ہی کوئی تدبیر کروں گا۔"

عمران سر ہلا کر رہ گیا۔ اس کی آنکھوں سے گہری تشویش کا اظہار ہو رہا تھا۔ سچ مچ ایسا ہی معلوم ہوتا تھا جیسے کروچی سے شادی کے معاملے میں اس کا رویہ سنجیدگی پر مبنی رہا ہو۔

"باس تم نے اُس سے اس کے بارے میں نہیں پوچھا۔" جوزف نے آہستہ سے کہا۔

"تجھے اپنی بوتل کی پڑی ہے۔ یہاں ایک بار پھر مستقبل تاریک ہو گیا اگر کروچی نے شادی سے انکار کر دیا تو کیا ہو گا۔"

"تم تو خود ہی انڈوں کی وجہ سے....!"

"بس.... بس....!" عمران ہاتھ اٹھا کر غصیلے لہجے میں بولا۔ "وہ وقتی بات تھی۔ روزانہ ڈیڑھ ہزار انڈے دے گی تب بھی مجھے پرواہ نہ ہو گی۔"

"اپنی باتیں خود ہی جانو باس....!"

میڈیلینا پھر واپس آگئی.... اور عمران سے بولی۔ "صرف تم چلو اور اس سے بات کر لو۔"

"چلو....!" عمران اٹھتا ہوا بولا۔

"ٹھہرو باس....!" جوزف بھی اٹھتا ہوا بولا۔ "میں تمہیں تنہا نہیں جانے دوں گا۔"

"بیٹھا رہ.... چپ چاپ....!" عمران ہاتھ ہلا کر بولا اور میڈیلینا کے ساتھ چل پڑا۔ وہ اُسے ایک ایسے کمرے میں لائی جسے ایک جالی دار پارٹیشن کے ذریعے دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔

دوسری طرف کروچی دکھائی دی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ عمران جالی تھام کر اُسے بغور دیکھنے لگا۔

میڈیلینا نے کروچی کو آواز دی۔ اُس نے آنکھیں کھول کر اُن کی طرف دیکھا اور پلکیں جھکالیں۔

''کروچی....! یہ تمہارا جواب سننا چاہتا ہے۔''

''میں شادی نہیں کروں گی۔'' کروچی نے کہا اور پھر آنکھیں بند کرلیں۔

''میں تمہیں انڈے دینے سے نہیں روکونگا۔ سال میں تین سو بھی دے سکتی ہو۔'' عمران گھگھیایا۔

''میں شادی نہیں کروں گی۔'' وہ آنکھیں کھولے بغیر بولی اور پھر اچانک ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں تحلیل ہو گئی۔

''یہ کیا ہوا....؟'' عمران اچھل پڑا۔

''ٹرانسمٹ ہو گئی۔!'' میڈیلینا بولی۔

''مجھے بھی ٹرانسمٹ کر کے اس کے تعاقب میں روانہ کردو۔''

''تم تراچا نہیں جا سکتے۔''

''تراچا ہے کہاں کہ میں چلا جاؤں گا۔'' عمران بائیں آنکھ دبا کر بولا۔

''کیا مطلب....؟''

''مطلب صرف اُسی کو بتاؤں گا جس نے یہ چکر چلایا ہے۔''

''کس نے یہ چکر چلایا ہے....؟''

''تمہارا دل رکھنے کو میں نے یہ بات کہی ہے ورنہ تم اچھی طرح جانتی ہو۔''

''میرے پاس فضول باتوں کے لئے وقت نہیں ہے۔'' اُس نے کہا اور اُس دروازے کی طرف بڑھ گئی جس سے داخل ہوئی تھی۔ اس نے عمران سے چلنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ عمران وہیں کھڑا پُر تفکر نظروں سے اُس جگہ کو دیکھتا رہا جہاں کروچی غبار بن کر فضا میں تحلیل ہو گئی تھی۔

اچانک وہ قدموں کی چاپ سن کر چونکا اور آواز کی سمت مڑ گیا۔ پھر اس کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا تھا اور جسے دیکھ کر وہ چونکا تھا شاید وہ بھی ایسے ہی ذہنی جھٹکے سے دوچار ہوا تھا۔

''آپ.... یعنی کہ.... آپ....!'' نووارد ہکلایا۔

''تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم زندہ ہو۔'' عمران طویل سانس لے کر بولا۔

''لل.... لیکن مریخ پر آپ کا کیا کام....؟''

"تیل لینے آیا ہوں....!"

"سوال تو یہ ہے کہ میں آپ سے معانقہ کروں یا....؟"

"یار یہاں تو اتنی خوفناک اردو نہ بولو....!"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں خوشی کے مارے کیا کر ڈالوں.... کیا آپ تنہا ہیں....؟"

"نہیں.... جوزف بھی ہے۔"

"گڈ.... کم از کم اس سے تو بے ساختہ لپٹ ہی جاؤں گا۔"

"اور.... وہ بھوت بھوت چلاتا ہوا بھاگ کھڑا ہوگا۔ کیونکہ تمہارے بارے میں یہ تصور کر لیا گیا تھا کہ تم افریقہ والی مہم میں کام آ گئے ہو۔"

"میں.... اب بھی ایک یونٹ کا گورنر ہوں جناب....!"

"تب پھر مجھے جناب کہہ کر شرمندہ مت کیجئے، یور ایکسی لینسی۔" عمران نے بڑے ادب سے کہا۔

"بہت بہتر، یور میجسٹی....!"

"کیا تمہیں مریخ کا بھی گورنر بنا دیا گیا ہے....؟"

"میں بڑی دشواری میں پڑ گیا ہوں۔ مجھے یہاں اس لئے بھیجا گیا ہے کہ میں مریخ کی ایک لڑکی سے عشق کروں۔"

"الحمد للہ.... اب کس منزل میں ہے آپ کا عشق....؟"

"مجھ سے پوچھئے کہ میں دیوانگی کی کس منزل میں ہوں۔ وہ لڑکی نہیں بلکہ ایک مکڑی ہے۔"

"سمجھ گیا.... دھڑ مکڑی کا اور سر لڑکی کا.... واہ کیا مکڑی بنائی ہے۔"

"وہ ایک ملک کی شہزادی ہے اور اُن کے قبضے میں آ گئی ہے۔"

"کروچی کا ذکر تو نہیں کر رہے ہو....؟"

"وہی.... وہی....!" نووارد اچھل پڑا۔

"وہ تو گئی.... تراجا ٹرانسمٹ کر دی گئی۔ وہیں کی شہزادی تھی نا....؟"

"خدا کی پناہ.... آپ تو بہت کچھ جانتے ہیں۔"

"چلو....!" عمران اس کا بازو پکڑ کر بولا۔ "جوزف سے بھی مل لو۔"

وہ دونوں اسی کمرے میں آئے جہاں جوزف دوسرے ہم سفروں کے ساتھ عمران کا منتظر تھا۔ جیسے ہی جوزف کی نظر نووارد پر پڑی بھونچکا رہ گیا۔ پھر اس طرح آنکھیں مل کر دیکھنے لگا جیسے

کسی خواب کے حقیقت ہونے کی تصدیق کر رہا ہو۔ پھر بھائی جیمسن کہتا ہوا جھپٹا اور اس سے بغل گیر ہو گیا۔ دونوں ایک دوسرے کو بھینچ بھینچ کر حلق سے بے ہنگم آوازیں نکالتے رہے۔

"بس....!" عمران غرایا۔ "میری پسلیاں دکھنے لگی ہیں۔"

دونوں دانت نکالے ہوئے ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔

"آپ تو کہہ رہے تھے کہ مجھے دیکھ کر بھوت بھوت چلاتا ہوا بھاگ کھڑا ہو گا۔" جیمسن نے کہا۔

"یہاں شراب نہیں ملی.... اس لئے سنکا ہوا ہے۔"

"یہ کون ہے....؟" فرینکلن نے پوچھا۔

"زیرو لینڈ کے ایک یونٹ کا گورنر.... جیمو شرمپ....!"

"آپ لوگ کون ہیں.... یور میجسٹی....!" جیمسن نے پوچھا۔

عمران نے چاروں کا تعارف کرایا۔

"اس نے تمہیں یور میجسٹی کہا تھا۔" سر ٹامس نے آہستہ سے کہا۔

"لہٰذا تم مجھے زیرو لینڈ کا بادشاہ سمجھ سکتے ہو۔" عمران اکڑ کر بولا۔

"مذاق مت کرو.... بتاؤ کیا بات ہے....؟"

"یہ میرا ساتھی ہے۔ بہت عرصے سے ان لوگوں کے چنگل میں پھنسا ہوا ہے۔ ہم سمجھتے تھے شاید مارا گیا۔ انہوں نے اس کو اپنے ایک یونٹ کا گورنر بنا دیا ہے۔"

"یہ یونٹ کہاں ہے....؟" کارلوف نے سوال کیا۔

"جمیکا میں.... زمین پر....!" جیمسن نے جواب دیا۔

دفعتاً میڈیلینا پھر دکھائی دی اور جیمسن پر نظر پڑتے ہی ٹھٹھک گئی۔

"تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہے ہو....؟" وہ بالآخر بولی۔

"جمیکا یونٹ کا گورنر ہوں....!"

"میں معافی چاہتی ہوں.... یور ایکسی لینسی.... کیا آپ ابھی آئے ہیں....؟"

"میں کئی ہفتوں سے یہاں مقیم ہوں۔"

"لیکن یہاں کیا کر رہے ہیں....؟"

"ہماری پرانی شناسائی ہے۔" اس نے جوزف اور عمران کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"تو پھر انہیں اپنی قیام گاہ پر لے جایئے۔"

جیمسن نے ان چاروں کی طرف دیکھا اور میڈیلینا جلدی سے بولی۔ "صرف وہی آپ کے ساتھ جا سکیں گے جنہیں آپ ذاتی طور پر جانتے ہیں۔"

عمران نے لاپرواہی ظاہر کرنے کے لئے شانوں کو جنبش دی اور جوزف سے بولا۔ "یہ محترمہ مریخ پر پہنچ کر شوہر کو تو بھول ہی گئی ہیں۔"

"تم سے مطلب....!" وہ بھنا کر بولی۔

"کیا تم....اس بیچارے کو معاف نہیں کر سکتیں....؟"

"تمہیں....اس سے ہمدردی ہے۔"

"مجھے ہر اُس شخص سے ہمدردی ہے جس کی بیوی جوڈو اور کراٹے کی بھی ماہر ہو۔" وہ ہنس پڑی اور پھر بولی۔ "میں اُسے معاف کر سکتی ہوں بشرطیکہ تم میری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ۔"

"ہاتھ ضرور بڑھا سکتا ہوں لیکن اس کی ضمانت نہیں دے سکتا کہ وہ دوستی ہی کا ہو گا۔"

"بہتر ہے یور ایکسی لینسی....!" وہ جیمسن کی طرف دیکھ کر بولا۔ "آپ اپنے شناساؤں کو یہاں سے لے جا سکتے ہیں۔"

کئی راہداریوں سے گزرتے ہوئے وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے اور جوزف نے مضطربانہ انداز میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے جیمسن سے پوچھا۔ "کیا یہاں ملتی ہے....؟"

"وہ کہاں نہیں ملتی اور مریخ میں تو ایسی ملتی ہے کہ تم ناچ کر رہ جاؤ گے۔"

"کب ملے گی....؟" جوزف نے بے تابی سے پوچھا اور ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگا۔

"وہ سامنے جو سوئچ بورڈ ہے اس پر زرد رنگ کا بٹن دباؤ....حاصل ہو جائے گی۔"

جوزف تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ عمران نے کہا۔ "ابے ذرا سنبھل کر کہیں عورت نہ نکل پڑے۔"

جوزف رک گیا لیکن جیمسن سر ہلا کر بولا۔ "بے فکری سے دباؤ" جوزف نے تعمیل کی تھی لیکن دوسرے ہی لمحے میں اچھل پڑا۔ کیونکہ دیوار سے برآمد ہونے والے بورڈ پر سیب کی شکل کا ایک بڑا سا پھل رکھا ہوا تھا۔

"یہ....یہ کیا ہے....؟" وہ ہکلایا۔

"تمہاری مطلوبہ شے....یہاں اس شکل میں ملتی ہے یہی یہاں کی بوتل ہے۔ اس میں کسی چیز سے سوراخ کرو اور پی جاؤ۔"

"کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گی۔" جوزف نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

لیکن جوزف کے اٹھانے سے پہلے عمران نے اُسے اٹھا کر ہاتھوں میں تولا تھا۔ یقیناً اس میں کوئی سیال شے بھری ہوئی تھی۔ پھر اُسے جوزف کو تھما کر جیمسن کی طرف مڑا اور آہستہ سے پوچھا۔ "تو ہم مریخ پر ہیں۔"

"یس یور میجسٹی! اور یہاں پہنچ کر یہ راز کھلا کہ زمین سے یہ سیارہ رنگ بدلتا ہوا سا کیوں محسوس ہوتا ہے۔ یہاں اس علاقے پر سبز رنگ کی دھند چھائی ہوئی ہے اسی طرح اس کے مختلف حصوں پر مختلف رنگوں کی دھند چھائی رہتی ہے۔"

"کیا تم نے اس کے علاوہ مریخ کا کوئی اور حصہ بھی دیکھا ہے....؟"

"نہیں.... لیکن یہ لوگ دیکھ چکے ہیں۔"

"بہر حال.... تم مجھے سنی سنائی ہوئی باتیں بتاؤ گے۔"

"ظاہر ہے.... اس عمارت کے آس پاس ہی رہا ہوں۔"

"کروچی کے علاوہ اسی قسم کی کوئی اور مخلوق بھی نظر سے گزری ہے یا نہیں....!"

"جی نہیں.... ابھی تک صرف اسی سے سابقہ پڑا ہے۔"

"بہر حال.... تمہیں یقین ہے کہ تم مریخ پر ہو....؟"

"حالات کے تحت میں ایسا سمجھنے پر مجبور ہوں۔" جیمسن نے کہا۔ "مجھ سے کہا گیا تھا کہ اگر کروچی نے تمہیں قبول کر لیا تو تم ہمارے لئے تراجا میں جگہ حاصل کر سکو گے۔"

"جہنم میں جھونکو.... تراجا اور کروچی.... یہ بتاؤ کہ تھریسیا کہاں ہے....؟"

"خدا جانے.... کوئی بھی نہیں جانتا۔"

"تو اب کیا ارادہ ہے۔ یہاں گورنری کرو گے یا گھر چل کر خاک پھانکو گے۔"

"یہاں بھی مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے۔" جیمسن نے لاپرواہی سے کہا۔ "اور آپ لوگ تو مجھے مردہ سمجھ ہی چکے تھے۔ ویسے میں آپ کے لئے بھی یہی بہتر سمجھوں گا کہ آپ واپس نہ جایئے۔"

"مجھے تو جانا ہی پڑے گا کیونکہ میں سلیمان کو تین مرغیوں کے دام دے آیا تھا۔ اکیلے ہی چٹ کر جائیگا۔"

"آپ شاید سنجیدہ نہیں ہیں.... یور میجسٹی۔"

"میں بالکل سنجیدہ ہوں.... یور ایکسی لینسی....!"

"مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ ایک دن اپنا مقصد حاصل کر لیں گے۔ بڑی طاقتوں کے نمائندے

ابھی تک چاند سے آگے نہیں بڑھ سکے ہیں لیکن ان لوگوں کی پہنچ مریخ تک ہو گئی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم جب چاہیں پوری دنیا پر قابض ہو سکتے ہیں لیکن اس طرح زمین کی دو تہائی آبادی موت سے ہمکنار ہو جائے گی۔ لہٰذا اب صرف اس بات پر زور دیا جارہا ہے کہ بڑی طاقتوں کو مرعوب کر کے کام نکالا جائے۔"

"تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا....؟"

"میں ایک یونٹ کا فرمانروا ہوں....!"

"میں بچپن میں فرمانروا کو فرما.... نروا.... پڑھا کرتا تھا۔" عمران جھونک میں بولا۔

"گویا آپ میری باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے ہیں۔"

"سنو.... جیمو جھینگے.... ہماری برین واشنگ زمین پر بھی ہو سکتی تھی اس لئے مریخ پر کیوں بھیجے گئے ہیں۔"

"وہی لوگ جانیں.... میں کیا عرض کر سکتا ہوں۔"

"اچھا تو کیا تم اُس مکڑی سے شادی کر لیتے۔"

"انسانیت کی فلاح کے لئے میں بکری سے بھی شادی کر سکتا ہوں۔"

"پکا کر دیا ہے مردودوں نے....!"

"جی میں نہیں سمجھا....؟"

"بھلا تراجا میں قائم ہونے والے اسٹیشن سے انسانیت کی فلاح کا کیا تعلق انسانیت زمین پر پائی جاتی ہے اور اسٹیشن مریخ پر تعمیر ہو رہا ہے۔"

"یہیں بیٹھ کر تو بڑی طاقتوں کو مرعوب کیا جاسکے گا۔"

"فرض کرو.... وہ مرعوب ہو گئیں.... پھر....؟"

"ظاہر ہے کہ مرعوب ہونے کے بعد انہیں ہم سے متفق ہونا پڑے گا۔"

"کس بات پر....؟"

"اسی پر کہ ساری دنیا میں صرف ایک نظام حیات رائج کیا جائے۔ اگر ایسا ہوا تو دنیا جنت بن جائے گی۔ سارے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔"

"سارے جھگڑے تو آدھی تولہ افیون بھی ختم کر سکتی ہے۔ مریخ پر دوڑ آنے کی کیا ضرورت تھی۔"

"آپ میرا نکتۂ نظر سمجھ نہیں رہے۔"

"بہت پکا کر دیا ہے۔" عمران مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر بولا۔ اتنے میں جوزف کی آواز سنائی دی۔

"میں تو اب واپس نہیں جاؤں گا۔ ہائے کیا چیز ہے.... پپ پورے پچیس سال بعد نشہ ہوا ہے۔"

اُس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ دونوں ہاتھ پھیلائے آہستہ آہستہ ناچ رہا تھا۔

"یہ کیا پلوا دیا.... تم نے؟" عمران آنکھیں نکال کر غرایا۔

"میں نے خود آج تک چکھی بھی نہیں۔"

"اب اگر یہ مریخ ہی پر رہ گیا تو میں.... تم سے سمجھ لوں گا۔" عمران اُسے گھونسہ دکھا کر بولا۔

عمران موضوع بحث تھا اور چاروں ایک دوسرے پر غرا رہے تھے۔ کارلوف کہہ رہا تھا کہ "میں نے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ وہ انہیں میں سے ہے۔ ورنہ یہاں اچانک کسی شناسا کا مل جانا کیا معنی رکھتا ہے۔ ہمیں تو ہمارا کوئی شناسا نہیں ملا۔"

"سوال تو یہ ہے کہ اس سے ہمارا کیا بگڑا ہے....؟" سر ٹامس بولا۔

"ظاہر ہے....!" ژول روے نے اُس کی ہمنوائی کی۔

"بہت کچھ بگڑا ہے۔" فرینکلن بولا۔ "میں ثابت کر سکتا ہوں۔ اُس نے ہمیں اپنی باتوں میں الجھا کر ذہنی طور پر معطل کر دیا تھا۔ میں عورت والے بٹن کے بارے میں کیا جانتا، اگر اُسی نے مجھے نہ بتایا ہوتا۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو.... مسٹر فرینکلن....!"

"تم نے دیکھا!" ژول روے سر ٹامس سے بولا۔ "دونوں مخالف کیمپ کسطرح متفق ہوئے ہیں۔"

"ہو سکتا ہے دونوں نے کوئی خفیہ معاہدہ بھی کر رکھا ہو۔" سر ٹامس نے سر ہلا کر کہا۔

"بعض معاملات میں اس کا امکان ہے۔" ژول روے ہنس کر بولا۔ "مثلاً اسرائیل کا معاملہ۔"

"اگر کسی نے اسرائیل کا نام لیا تو میں اُس کا سر توڑ دوں گا۔" فرینکلن اٹھتا ہوا بولا۔

"یہ کیا شور مچا رکھا ہے تم نے؟" دفعتاً میڈیلینا کی گرج سنائی دی اور فرینکلن سہم کر بیٹھ گیا۔

"پھر تم ہی بتاؤ کہ یہ سب کیا ہے....؟" ژول روے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا معلوم کرنا چاہتے ہو....؟"

"ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے....؟"

"مرعوب کرنے کے لئے....!"

"کک.... کیا.... مطلب....؟" کارلوف اُسے گھورتا ہوا بولا۔

"غالباً تم اچھی طرح سمجھ گئے ہو گے کہ کن لوگوں سے تمہارا سابقہ پڑا ہے....؟"

"ہم نہیں جانتے....!"

"بس تو صاف صاف سنو کہ تم زیرو لینڈ کے مہمان ہو....!"

"لیکن کیوں....؟"

"تاکہ ہماری طاقت کا صحیح اندازہ لگا سکو....!"

"سوال تو یہ ہے کہ اس سے کیا ہو گا....؟"

"اس سے یہ ہو گا کہ تم اپنی اپنی حکومتوں کو بتا سکو گے کہ ہم کتنے طاقتور ہیں۔"

"اچھا تو پھر....؟"

"تو پھر یہ کہ ہم ساری دنیا پر اپنا کنٹرول چاہتے ہیں اور تم سبھوں کو اس پر متفق ہونا ہی پڑے گا۔ ہم یہاں مریخ پر بیٹھ کر تمہیں سبق دے سکتے ہیں۔"

"بھلا وہ کس طرح....؟" سرنامس نے پوچھا۔

"نہایت آسانی سے.... ہم یہاں سے زمین کے موسموں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ مثلاً مسٹر فرینکلن کیا کیپ کینیڈی پر برف باری ممکن ہے....؟"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ تاریخ اور جغرافیائی حالات شاہد ہیں کہ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ ہو ہی نہیں سکتا۔"

"عنقریب کیپ کینیڈی پر اتنی شدید برف باری ہو گی کہ تم لوگ خلا بازی بھول جاؤ گے۔ جب کوئی راکٹ وہاں سے اڑانا چاہو گے تمہیں شدید برف باری کا سامنا کرنا پڑے گا اور ساری دنیا ایک ٹھنڈے سورج کی کہانی سنے گی۔"

"اور سائبیریا کے برفستان کو ریت کا صحرا بنا دو گے....؟" کارلوف نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"فی الحال ایسا کوئی پروجیکٹ زیرِ غور نہیں ہے۔" میڈیلینا سنجیدگی سے بولی۔ "لیکن یہ ممکن ہے کہ قطب شمالی کی برف پگھل پگھل کر تمہارے ملک کے بیشتر حصے کو سمندر بنا دے۔"

کارلوف نے مضحکہ اڑانے کے سے انداز میں قہقہہ لگایا تھا۔

"اچھی بات ہے تم بھی دیکھ لو گے....!" میڈیلینا نے اُسے قہر آلود نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ٹی تھری بی ہو....؟" سر ٹامس نے پوچھا۔

"میں....!" میڈیلینا کے لہجے میں حیرت تھی۔ "میں کیا حیثیت رکھتی ہوں۔ ٹی تھری بی تم جیسے تو کیا تمہارے سربراہوں سے بھی ہم کلام ہونا پسند نہیں کرتی۔ تم کیا سمجھتے ہو....؟ میں اس کی ایک ادنیٰ خادمہ ہوں۔"

"ہم صرف اسی سے بات کریں گے۔" کارلوف نے کہا۔

"تم کیا کرو گے؟ بات ہمیں کرنی ہے۔ مگر نہیں، بات بھی نہیں کرنی۔ تم اپنی آنکھوں سے ہماری قوت دیکھو گے اور خود فیصلہ کرو گے کہ تمہیں واپس جا کر کیا کرنا ہے۔"

"اور مم.... میرا کیا ہوگا....؟" فرینکلن ہکلایا اور میڈیلینا ہنس پڑی۔ پھر سنجیدگی اختیار کر کے بولی۔ "وہ تو محض مذاق تھا۔ تمہیں زندہ دل قوم ہونے کا دعویٰ ہے میں نے سوچا تھوڑی سی دلچسپی ہی سہی۔"

"تو یہ عمران بھی تمہارا ہی آدمی ہے....؟" کارلوف نے پوچھا۔

"ہرگز نہیں.... اُسے ایک دوسرے سلسلے میں گھیرا گیا ہے۔"

"تو پھر یہاں.... اُس کے کسی شناسا کی موجودگی کا کیا مطلب ہو سکتا ہے....؟"

"وہ شخص پہلے کبھی عمران کے لئے کام کرتا تھا۔ اب ہمارے لئے کام کرتا ہے۔ ہم خون بہت کم بہاتے ہیں۔ ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ دشمن کو اپنا ہم خیال بنالیں۔"

"ہمارے متعلق کیا خیال ہے....؟" ژول رومے نے سوال کیا۔

"ہم تمہیں کسی بات پر مجبور نہیں کریں گے۔ بس ہماری قوت کا اندازہ لگاؤ اور اپنی اپنی حکومتوں کو اپنے خیال سے آگاہ کردو....!"

"تو ہم واپس بھیج دیئے جائیں گے....؟"

"ہاں تمہارے ساتھ یہی ہوگا۔"

"تم نے اچھی خبر سنائی....!"

"تم ہمیں اپنا دشمن نہیں پاؤ گے۔"

"لیکن یقین کرو کہ ابھی تک یہاں ہماری موجودگی کا مقصد واضح نہیں ہوا ہے۔" کارلوف نے اُسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہم تمہیں اپنا ہم خیال بنائیں۔"

"کس معاملے میں....؟"

"واحد عالمی نظام قائم کرنے کے سلسلے میں....!"

"ہماری بھی یہی کوشش ہے کہ ساری دنیا سرخ ہو جائے۔ ہمارا بھی یہی مقصد ہے لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ چند افراد ساری دنیا کے وسائل حیات پر قابض ہو جائیں۔"

میڈیلینا نے فرینکلن کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "لیکن وہ.... تم سے متفق نہیں ہو سکتا۔"

"ہم کوئی بندھا ٹکا نظام سرے سے چاہتے ہی نہیں۔" فرینکلن بولا۔ "ہر ایک کو اپنے حالات کے مطابق زندگی گزارنے کا حق ملنا چاہئے۔"

"لیکن ہم دنیا کو ایک ایسا نظام دینا چاہتے ہیں جس پر سب متفق ہو جائیں۔" میڈیلینا بولی۔

"یہ خواہش دیوانے کے خواب سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔" فرینکلن بولا۔

"ہم اس خواب کو حقیقت بنائیں گے۔" میڈیلینا نے سخت لہجے میں کہا۔

"تمہارا مقصد صرف بڑی طاقتوں کو بلیک میل کرنا ہے۔" سر ٹامس نے کہا۔ "اور اس کے لئے تم سب کچھ کر گزرتے ہو۔"

"کبھی کبھی اس کی ضرورت بھی پیش آتی ہے لیکن ہمیشہ نہیں....!"

"بہر حال جتنی جلد ہماری واپسی ہو سکے.... ہو جانی چاہئے.... ورنہ ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی اہمیت ہی کھو بیٹھیں....!" کارلوف بولا۔

"مریخ کا موسم.... ٹرانسمیشن کے لئے جیسے ہی سازگار ہو گا تم واپس بھیج دیئے جاؤ گے۔" میڈیلینا نے کہا۔ "کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ مسٹر فرینکلن، کیپ کینیڈی کی برفباری اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔"

پھر میڈیلینا وہاں نہیں رکی تھی۔ اُس کے بعد وہ عمارت کے اُس حصے میں پہنچی تھی جہاں جیمسن مقیم تھا۔

دروازے پر دستک دی! سلائیڈنگ ڈور اپنی جگہ سے کھسک گیا اور وہ کمرے میں داخل ہوئی۔

جوزف ایک طرف پڑا خراٹے لے رہا تھا۔ عمران اور جیمسن بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

"تم ہمارے لئے بہت دنوں سے دردِ سر بنے ہوئے ہو۔" میڈیلینا نے عمران کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"تم لوگ اگر میرے ملک کا رخ نہ کرو تو شاید میری کان پر جوں بھی نہ رینگے۔"

"میں صرف یہ کہنا چاہتی تھی کہ تم اس کے باوجود بھی زندہ ہو۔"

"تو اب مار ڈالو.....!" عمران بائیں آنکھ دبا کر بولا۔ "لیکن اس کے لئے تمہیں اپنے پورے جسم کی سیاہی صاف کرنی پڑے گی۔"

"کیا مطلب.....؟"

"میرا خیال ہے کہ جتنا میں تمہیں پہچانتا ہوں اور کوئی نہیں پہچان سکتا۔"

"اس لئے اب یہی مناسب ہوگا کہ تمہارا کام تمام کر دیا جائے۔" میڈیلینا نے کہا اور واپسی کے لئے مڑ گئی۔

"ٹھہرو.....!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "میں کئی بار تمہارے آدمیوں کو یقین دلا چکا ہوں کہ باؤل دے سوف کا نیگٹیو ضائع ہو چکا ہے۔"

"میں اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔"

"لیکن مجھے وان بروف کی تلاش ہے اور میں اُسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

"تم اب اس کی ہوا کو بھی نہیں پہنچ سکتے کیونکہ اس کا تبادلہ دوسرے یونٹ میں کر دیا گیا ہے اور اُس کی جگہ کسی اور نے لے لی ہے۔" اس کے بعد میڈیلینا نکلی چلی گئی تھی اور سلائیڈنگ ڈور پھر سرک کر اپنی جگہ پر آگیا تھا۔

"کیا وہ ٹی تھری بی تھی.....؟" جیمسن نے مضطربانہ انداز میں پوچھا۔

"تم اپنی گورنری سے سروکار رکھو... تمہیں ان معاملات میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"او کے.....یور میجسٹی.....!"

"گورنری سے ریٹائرمنٹ لینے کے بعد پھر میرے پاس آجانا.....! اُس وقت تک میں کئی پولٹری فارم کھول چکا ہوں گا۔ یہاں سے دو چار فیلیاں اور فولے پکڑ لے جاؤں گا۔"

"میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ مریخ پر بھی سنجیدہ نہیں ہو سکے۔"

"مجھے اس مردود کی فکر ستا رہی ہے....." عمران جوزف کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "کبھی اس طرح بے حال نہیں ہوا۔"

"میں نے خود کبھی اسے نشے میں نہیں دیکھا۔ اگر مریخ کی شراب ایسی ہی ہوتی ہے تو یہ مکڑیاں پی کر خوب ناچتی ہوں گی۔"

"تم نے نہیں چکھی.....؟"

"آپ سے جو عہد کیا تھا اس پر اب تک قائم ہوں....!"

"خوشی ہوئی لیکن اب تم میرے کس کام کے....؟"

"میں ایک قیدی ہوں.... یور میجسٹی ایک سرکاری کام کے سلسلے میں اس حال کو پہنچا تھا اس لئے میری نوکری برقرار ہونی چاہئے۔"

"تم گورنر ہو اور میں جوتیاں سٹکاتا پھر رہا ہوں۔"

"میں گورنر ہوں۔" وہ طویل سانس لے کر بولا۔ "لیکن اُن حدود سے نہیں نکل سکتا جو میرے لئے قائم کردی گئی ہیں۔"

"ہر جگہ کا یہی دستور ہے۔ ہمارے یہاں کا گورنر بھی سڑک کے کنارے کسی ٹھیلے کے قریب کھڑا ہو کر آلو چھولے نہیں کھا سکتا۔"

"یہ بات نہیں ہے....!"

"پھر کیا بات ہے....؟"

"الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے لیکن قیدی ہونے کا احساس ہر حال میں برقرار رہتا ہے۔"

"میں چند الفاظ میں تمہارے احساسات کی ترجمانی کر سکتا ہوں۔ تم یہی کہنا چاہتے ہو نا کہ فطری تقاضوں کے مطابق زندگی بسر نہیں کر سکتے۔"

"اوہ.... بالکل بالکل.... یہی احساس ذہن سے چمٹا ہوا ہے۔"

"اور اس احساس کی وجہ وہ جبر ہے جسکے ذریعے تمہیں زندگی کے کسی خاص ڈھرے پر ڈالا گیا ہے۔"

"یہی.... بالکل یہی بات ہے۔"

"اس لئے کسی خاص عالمی نظام کی بات محض تصوری ہے۔ اس کے خواب صدیوں سے دیکھے جا رہے ہیں لیکن ایسا کبھی نہیں ہو سکا۔"

"ختم بھی کیجئے.... وہ آپ کو دھمکی دے کر گئی ہے۔"

"تو پھر....؟"

"کچھ سوچئے.... آپ اس بار پوری طرح ان لوگوں کے قبضے میں ہیں۔"

"میں جانتا ہوں....!"

"اور اتنے مطمئن نظر آ رہے ہیں۔"

"کیا بے اطمینانی اس سلسلے میں میری کوئی مدد کر سکے گی....؟"

"بڑا عجیب سوال ہے....!"

"بس ہمیشہ سامنے نظر رکھا کرو.... کیا ہوگا.... یہ کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ بھی ہوگا اُس سے بچ نکلوں گا یا نہ بچ سکوں گا۔ ان کے علاوہ کوئی تیسری صورت نہیں ہے۔ اس لئے تشویش یا اضطراب میں پڑنے سے کیا فائدہ....!"

"آپ کا بھی جواب نہیں ہے۔"

"آدمیوں کے اس جنگل میں ایسا ہی رویہ رکھنے والے بہتر زندگی گزار سکتے ہیں۔ ورنہ پھر وہ زندگی نہیں ہوتی بلکہ خدشات کا ایک ڈھیر ہوتی ہے۔"

دروازے پر پھر کسی نے دستک دی اور جیمسن نے ریموٹ کنٹرول سے دروازہ کھول دیا۔ میڈیلینا دروازے کے سامنے کھڑی نظر آئی۔ وہ عمران کو کمرے سے باہر آنے کا اشارہ کر رہی تھی۔ عمران اٹھ گیا۔

"ہوشیار.... یور میجسٹی....!" جیمسن آہستہ سے بولا.... اور عمران نے اس طرح ہاتھ ہلایا جیسے کان پر بیٹھی ہوئی مکھی اڑائی ہو۔

"فرمایئے....؟" میڈیلینا کے قریب پہنچ کر بولا۔

"میں تم سے تنہائی میں گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔"

"اس کے لئے تمہیں یہ میک اپ اتارنا پڑے گا۔ عرصے سے تمہاری اصلی شکل دیکھنے کو ترس رہا ہوں۔"

"میرا خیال ہے کہ اب تمہیں زندگی بھر میری یہی شکل دیکھنی پڑے گی۔" میڈیلینا نے سرد لہجے میں کہا۔

"کچھ بھی ہو.... تمہیں یہ میک اپ اتارنا پڑے گا۔"

"فی الحال میں ایسا نہیں کر سکتی.... چلو میرے ساتھ....!"

"چلنے کو میں تیار ہوں.... لیکن کوفت میں مبتلا رہوں گا۔"

"میرے لئے....؟"

"کیا حرج ہے....!"

"مکاری کی باتیں نہ کرو.... تمہارے سینے میں شاید پلاسٹک کا دل ہے۔"

"ہے ہی نہیں.... سرے سے۔" عمران اس کے ساتھ چلتا ہوا بولا۔

ایک طویل راہداری طے کر کے وہ عمارت سے باہر نکل آئے تھے۔ فضا پر مسلط سبز دھند کچھ اور گہری ہو گئی تھی۔

"کیا یہ دھند ہمیشہ اسی طرح چھائی رہتی ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"نہیں رات میں غائب ہو جاتی ہے اور تاروں بھرا آسمان صاف نظر آتا ہے۔"

"اس مریخ کی تیاری میں کتنا عرصہ لگا تھا۔"

"ہم مریخ پر پہنچ چکے ہیں عمران! اسے مذاق نہ سمجھو....!"

"تم مریخ پر پہنچی ہو یا نہ پہنچی ہو۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں لیکن تمہاری وہ آبدوز یقیناً ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے۔"

"ہم جس وقت بھی چاہیں بڑی طاقتوں کو چیلنج کر سکتے ہیں لیکن میں خون خرابہ نہیں چاہتی۔ اس کا اندازہ تم اس سے لگا سکتے ہو کہ جیمسن بھی زندہ ہے اور تم بھی زندہ ہو.... حالانکہ تم نے زیرولینڈ کو بہت بڑے بڑے نقصان پہنچائے ہیں۔ بہرحال میں پُرامید ہوں کہ کبھی نہ کبھی تم بھی ہمارے ساتھ ہو گے۔ ہمارا کاز ایسا ہی ہے۔"

"اگر تم میرے ملک کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنانا چھوڑ دو تو میں کبھی آنکھ اٹھا کر بھی تمہاری طرف نہ دیکھوں۔!"

"یہ ناممکن ہے. ہم ساری دنیا کو اپنا وطن سمجھتے ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی ملک ایسا نہیں ہے جس میں ہمارا ایک بھی یونٹ قائم نہ ہو۔"

"کیا کارلوف کے ملک میں بھی....!"

"یقیناً.... ورنہ کارلوف پر ہاتھ ڈالنا اتنا آسان نہ ہوتا۔"

"تم بڑی طاقتوں سے کیا چاہتی ہو....؟"

"فی الحال.... اتنا ہی کہ اُن کے بجٹ میں ہمارا بھی حصہ ہونا چاہئے۔"

"خدا کی پناہ.... اب چوری سے ڈکیتی پر اتر آئے ہو تم لوگ....!"

"اتنے گھٹیا الفاظ استعمال مت کرو.... یہ ہمارا حق ہے۔"

"کس بناء پر....؟"

"ہم بھی زمین ہی پر پیدا ہوئے ہیں۔ آسمان سے نہیں ٹپکے۔"

"پھر بھی مریخ کا اسکینڈل سمجھ میں نہیں آیا۔"

"تمہیں یقین کیوں نہیں آتا....؟"

"جو لوگ مریخ پر پہنچ سکتے ہیں.... انہیں باؤل دے سوف جیسی حقیر چیزوں کی کیا فکر ہو سکتی ہے۔" میڈیلینا کچھ نہ بولی.... اور عمران نے شرارت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"تھریس ڈارلنگ.... میں آسانی سے اُلو نہیں بن سکتا۔ محض تمہارا دل رکھنے کو میں نے مکڑی والے مذاق میں دل کھول کر حصہ لیا تھا۔"

"تم اسے مذاق سمجھتے ہو....؟"

"اب میں تمہیں اُن مکڑیوں کی پوری پوری بستیاں دکھاؤں گی۔"

"اگر دکھا سکیں تو ضرور یقین کرلوں گا۔ ورنہ کروچی صرف ایک روبوٹ تھی جسے لاسلکی نظام سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔"

"بہت زیادہ چالاک بننے کی کوشش نہ کرو۔"

"وہ چاروں بھی احمق نہیں ہیں۔ اچھی طرح سمجھتے ہیں لیکن تم پر ظاہر نہیں کرنا چاہتے کہ وہ سمجھ گئے ہیں۔"

"کیوں نہیں ظاہر کرنا چاہتے....؟"

"اس طرح اُن کی واپسی خطرے میں پڑجائے گی۔ وہ تو اپنی مرعوبیت کے اظہار کی انتہا کردیں گے تاکہ بخیر وخوبی اپنے ٹھکانوں پر پہنچ جائیں۔"

"لیکن.... تم....؟"

"ارے میں تو قلندر ہوں.... جب تک زندہ ہوں دھمال جاری رہے گا۔ جب مرنا ہوگا خاموشی سے مر جاؤں گا۔"

"سنو.... اب میں جو کچھ بھی کہہ رہی ہوں اُسے سنجیدگی سے سنو.... ہماری سپریم کونسل تمہیں سزائے موت دے چکی ہے اور میں اس لئے میک اپ کا سہارا لیتی پھر رہی ہوں کہ کہیں سپریم کونسل کی پہنچ مجھ تک نہ ہو جائے۔ اگر میں نے اس سزا کی توثیق کردی تو تمہیں دنیا کے کسی بھی گوشے سے تلاش کر کے سزائے موت دے دی جائے گی۔"

"میرا قصور....؟"

"افریقہ والا یونٹ بے حد اہم تھا.... وہ محض تمہاری وجہ سے ٹوٹ گیا....!"

"تم سنگ ہی کو کیوں بھول گئیں....؟"

"تم اس کے مددگار تھے....!"

"وہ ہاتھ لگا تھا یا نہیں....؟"

"یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا۔"

"سوال تو یہ ہے کہ جب تم مجھے سزائے موت سے بچائے رکھنا چاہتی ہو تو پھر یہاں میری موجودگی کی کیا وجہ ہو سکتی ہے....؟"

"بہت دنوں سے تمہیں دیکھا نہیں تھا....!" وہ ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔

"اور خود سیاہ فام ہو کر میرے سامنے آئی ہو۔"

"تم کبھی آدمی بھی بن سکو گے یا نہیں....؟"

"آدمی بننے سے دکھوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے مجھے جانور ہی رہنے دو۔"

"دوسری بات بھی ہے.... میں تم سے براہِ راست باؤل دے سوف کے سلسلے میں گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔"

"ضرور کرو....!"

"کیا تم اُس کی تہہ تک پہنچ چکے ہو....؟"

"صرف برازیل کی حد تک... گدھی کے بچے میں جو کچھ بھی پوشیدہ تھا مجھ پر واضح نہیں ہو سکا۔"

"میں پھر کہتی ہوں کہ اگر نگیٹو تمہاری تحویل میں ہے تو اُسے ضائع کر دو....!"

"کیا میں سر کے بل کھڑا ہو کر تمہیں یقین دلاؤں کہ وہ ضائع ہو چکا ہے۔"

"میں یقین کئے لیتی ہوں....!"

"ویسے مجھے اس پر حیرت ہے کہ مریخ پر پہنچ جانے کے بعد بھی تم برازیل کے چکر میں پڑی ہوئی ہو۔"

"تو تمہیں اس پر یقین آ گیا ہے کہ تم مریخ پر ہو۔"

"میں اس پر یقین کر سکتا ہوں.... لیکن کروچی روبوٹ تھی۔"

وہ کچھ نہ بولی۔ مڑ کر عمارت کے اُس دروازے کی طرف دیکھنے لگی جس سے وہ برآمد ہوئے تھے۔ اس کی آنکھوں میں تشویش کے آثار بھی تھے اور عمران اُسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اچانک بولا "میرا خیال ہے تم سب آپس میں بے اعتمادی کی زندگی گزار رہے ہو....؟"

"کوئی اور بات کرو۔!" وہ آہستہ سے بولی۔ "مریخ ہی کی بات کرتے رہو.... تو زیادہ بہتر

ہے۔ مجھ سے شناسائی کا اظہار بھی نہ ہونے دینا۔"

عمران نے متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں اور سر ہلا کر بولا۔ "کیا پورے مریخ پر اسی طرح کی سبز دھند چھائی رہتی ہے....؟"

"نہیں.... مختلف حصوں پر مختلف رنگوں کی دھند چھائی رہتی ہے۔ اسی لئے زمین سے یہ سیارہ رنگ بدلتا ہوا سا دکھائی دیتا ہے۔"

"سخت مایوسی ہوئی۔"

"کیوں....؟ مایوسی کیوں....؟"

"زمین سے رنگ بدلنے والے نظارے سے میں نے اندازہ لگایا تھا کہ یہ کرہ اسی طرح عالم وجود میں آیا ہوگا جس طرح ہیرے تشکیل پاتے ہیں۔"

"میں نے سنا ہے کہ تم.... ایسی ہی اوٹ پٹانگ باتیں سوچتے اور کرتے رہتے ہو....؟"

عمران سوچ رہا تھا کہ آخر یک بیک اُس کا رویہ کیوں بدل گیا ہے اور اس نئی کروٹ کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ تھریسیا بولی۔ "مریخ اتنی آسانی سے تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گا۔"

اور پھر وہ عمارت کی طرف واپسی کے لئے مڑی تھی۔ عمران اُس کے ساتھ چلتا رہا۔ عمارت کے اندر پہنچ کر وہ بولی۔ "تنہا عمارت سے نکلنے کی کوشش مت کرنا۔"

"عمارت سے نکل کر جاؤں گا.... کہاں....؟"

"مطلب یہ کہ ہم میں سے کوئی ساتھ نہ ہوا تو صحیح و سلامت واپس نہ آسکو گے۔"

"میں مریخ کی رات بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔" عمران نے کہا۔

"میں دکھادوں گی....!"

وہ چاروں مریخ پر سوئے تھے لیکن آنکھ کھلی زمین پر.... اس کا اندازہ یوں ہوا تھا کہ وہ کمرہ اُس کمرے سے مختلف تھا جس میں وہ سوئے تھے اور بستروں پر سوئے تھے لیکن آنکھ فرش پر کھلی تھی اور اُن کے سروں کے نیچے تکیوں کے بجائے اٹیچی کیس رکھے ہوئے تھے۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے۔ چاروں پورے ملبوسات میں تھے۔ حالانکہ سوئے تھے، کپڑے اتار کر.... بہرحال کھڑکی کی طرف جھپٹے باہر دھوپ پھیلی ہوئی تھی اور اُن ہی جیسے آدمی سڑک پر چلتے پھرتے نظر آرہے

تھے۔ کاریں اور دوسری گاڑیاں آجا رہی تھیں۔

"ہمارا خواب طویل ہوتا جا رہا ہے۔" فرینکلن بڑبڑایا۔

"آخر اب ہم کہاں ہیں....؟" سر ٹامس نے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا۔

"باہر نکلنے پر معلوم ہوگا اگر نکل سکے۔" ژولرومے نے کہا۔

"اور یہ اٹیچی کیس....؟" کارلوف نے توجہ دلائی۔

جلدی جلدی اٹیچی کیس کھولے گئے۔ ہر اٹیچی کیس میں اوپر ہی ایک ایک لفافہ موجود تھا۔ ہر لفافے سے ایک ہی مضمون کی تحریر برآمد ہوئی۔

"زمین پر واپسی مبارک ہو.... تم برازیل کے شہر کیتو میں ہو اور تمہارے اٹیچی کیس ہی میں تمہارا پاسپورٹ موجود ہے جس پر تصویر تمہاری ہے لیکن نام فرضی ہے۔ تمہارے اٹیچی میں اتنی رقم بھی موجود ہے کہ تم اپنے ملک واپس جا سکو.... جاؤ لیکن اپنی حکومت تک ہمارا پیغام ضرور پہنچا دینا اور ہماری آئندہ ہدایات کے منتظر رہنا۔"

تحریر پڑھ کر فرینکلن کے منہ سے ایک گندی سی گالی نکلی اور وہ اپنے ساتھیوں کی شکلیں دیکھنے لگا۔

"لیکن وہ دونوں کہاں ہیں....؟" سر ٹامس بولا۔ "عمران اور جوزف....!"

فرینکلن نے عمران اور جوزف کو بھی نواز کر رکھ دیا۔ لیکن سر ٹامس اُسے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔ "اگر سچ مچ برف باری ہوگئی کیپ کینیڈی میں تو کیا ہوگا....؟"

فرینکلن نے زیرو لینڈ کی ایک ماں بھی پیدا کی اور اُسے ناگفتہ بہ حالات سے گزارتا ہوا بولا۔ "ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ سب بکواس تھی۔ بدمعاشوں کے اس گروہ کو اب فنا ہی کرنا پڑے گا۔"

"کئی سال سے کوششیں ہو رہی ہیں لیکن وہ آگے ہی بڑھتا جا رہا ہے۔" کارلوف بولا۔

"اب میں اسے دیکھوں گا....!" فرینکلن پیر پٹخ کر بولا۔

"اگر کوئی کالی عورت راہ میں حائل نہ ہوگئی تو۔" ژول رومے سر ٹامس کو آنکھ مار کر بولا اور فرینکلن صابن کے جھاگ کی طرح بیٹھتا چلا گیا۔

پھر اسی دن وہ کوشش کر کے کیتو سے نکل لئے۔ ہر ایک اپنے مقام پر پہنچنے کے لئے بے چین تھا۔

فرینکلن اپنے آفس تک دو دن سے پہلے نہ پہنچ سکا۔ اس کے اوپر والے اور ماتحت اس کی طویل غیر حاضری کا سبب سن کر خوب ہنسے تھے اور ان کی متفقہ رائے تھی کہ شاید وہ اب بھی نشے میں ہے۔

"کہیں کسی ڈسٹلری نے اپنی وہسکی کا نام مریخ تو نہیں رکھ دیا ہے....؟" کسی طرف سے آواز

آئی اور فرینکلن اُسے پھاڑ کھانے کو دوڑا۔ آخر اسی کے برابر کے آفیسر نے اس کا شانہ تھپک کر کہا۔ "تم بہت تھک گئے ہو.... کچھ دن آرام کرلو....!"

لیکن دوسرے ہی دن کیپ کینیڈی پر ہونے والی برف باری نے دنیا بھر کے سائنسدانوں کو متحیر کر دیا۔ پورے علاقے پر پہلے سفید بادلوں کی یلغار ہوئی تھی.... اور پھر ان بادلوں کے پیچھے ایک اور سورج چمکنے لگا اور یہ سورج تیزی سے حرکت بھی کر رہا تھا۔ وہ ان بادلوں کی پشت پر چکرا تارہا اور برف باری ہوتی رہی۔

پھر تو فرینکلن کی بن آئی تھی.... مریخ کا یہ مسافر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا جانے لگا تھا۔ اس کے بعد کسی نامعلوم ریڈیو اسٹیشن سے اُس کے ملک کے لئے وارننگ نشر ہوئی اور ساتھ ہی رد جر فرینکلن کا بھی حوالہ دیا گیا۔ وارننگ کے مطابق اگر ملک کے سالانہ بجٹ کے دسویں حصے کے برابر رقم زیرولینڈ کو ادانہ کی گئی تو ہر اس جگہ کو ناکارہ بنادیا جائے گا جو دفاعی اور خلائی مقاصد کے حصول کے لئے مخصوص تھی۔ وہاں برف باری ہوگی طوفان آئیں گے اور زلزلوں سے تباہی پھیلے گی۔

بارہ گھنٹے کے اندر اندر ساری دنیا میں ان حیرت انگیز وقوعوں کی بنا پر سنسنی پھیل گئی۔

فرینکلن کو تو کیپ کینیڈی میں برف باری کے بعد ہی ایسی جگہ پہنچا دیا گیا تھا جہاں بہت ہی خاص افراد کی رسائی ممکن تھی اور وہ اپنی زندگی سے بیزار ہو گیا تھا۔ اب وہ کسی بڑے اور ذمے دار آفیسر کی بجائے صرف گالیاں اگلنے کی مشین معلوم ہوتا تھا۔ لہٰذا اُسے ایک ایسے ہسپتال میں پہنچا دیا گیا تھا جہاں صرف دیوانگی کا علاج کیا جاتا تھا۔

بحری بری اور فضائی افواج کو چوکس رہنے کا حکم دے دیا گیا تھا لیکن اس برف باری کے علاوہ اور کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔

مریخ کے بقیہ تین مسافر اُس وقت تک خاموش رہے تھے جب تک کیپ کینیڈی میں برف باری نہیں ہوئی تھی۔ اس کے بعد انہیں بھی زبانیں کھولنی پڑی تھیں کیونکہ فرینکلن نے اپنے بیان میں اُن کے حوالے بھی دیئے تھے۔ پھر چاروں ممالک یکجا ہو گئے۔ اُن کے خلائی ماہرین کی ایک مشترکہ کانفرنس طلب کر لی گئی۔

تھریسیا کا رویہ عجیب تھا۔ عمران الجھن میں پڑ گیا۔ اس نے باؤل دے سوف کے نگیٹو سے متعلق نہ صرف اس کے بیان کو صحیح تسلیم کر لیا تھا بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اُس کی مدد کرنا چاہتی ہو۔

لیکن مدد.... کیسی مدد....؟ ایسے حالات میں اس کے علاوہ اور کیا مدد ہو سکتی تھی کہ وہ اس کے فرار کے لئے آسانیاں پیدا کرتی۔ مگر کیوں؟ تو کیا وہ نہیں چاہتی کہ اُسے کسی قسم کی سزا دی جائے؟ تو پھر اُسے گرفتار ہی کیوں کیا گیا تھا....؟ وہ سوچتا رہا۔

جوزف اور جیمسن تاش کھیل رہے تھے۔ پینے پلانے سے متعلق اب جوزف احتیاط برتنے لگا تھا۔ شدید طلب محسوس ہونے پر بس اتنی ہی پیتا تھا کہ دماغ کسی قدر گرم ہو جائے۔

دفعتاً عمران اٹھ کر اُن کے قریب آبیٹھا اور جیمسن کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔ ''ابھی تک مریخ کی کوئی دوسری مکڑی بھی نظر آئی....؟''

''خدا کرے.... کبھی نہ نظر آئے باس....!'' جوزف تاش کے پتوں سے نظر ہٹائے بغیر بولا۔

''تم واقعی عجیب ہو باس.... دنیا کی کیسی کیسی حسیناؤں کو ٹھکرا کر مکڑیوں کے پیچھے دوڑ رہے ہو۔''

''ایسا بھی ہوتا ہے....!'' عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

''میں نے تو نہ کبھی دیکھا نہ سنا....!''

''کروچی کا چہرہ مجھے بھی پسند تھا۔'' جیمسن نے کہا۔ ''پتہ نہیں تراچا پہنچنے پر اُس کا کیا حشر ہوا ہو؟''

''باغیوں نے اس کی والدہ کے انڈے توڑ دیئے تھے۔'' جوزف نے کہا اور اچانک اُس پر ہنسی کا دورہ پڑ گیا۔ پتے ہاتھ سے رکھ دیئے اور پیٹ دبائے ہنستا چلا گیا۔ عمران نے پہلی بار اُسے اس طرح ہنستے دیکھا تھا۔ وہ حیرت سے پلکیں جھپکاتا رہا۔

''سیدھا ہوتا ہے یا جماؤں ایک دھول....!'' بالآخر عمران بولا اور وہ دونوں ہاتھوں سے پیٹ دبائے ہوئے سیدھا ہو بیٹھا اور ہنسی اندر ہی اندر گھٹتی چلی گئی۔ بڑا مضحکہ خیز حلیہ ہو گیا تھا۔

''اُس کی والدہ کے انڈوں نے تجھے زندگی میں پہلی بار اتنی مسرت بخشی ہے۔'' عمران نے پھر آنکھیں نکالیں۔

''ب.... باس.... میں سوچ رہا تھا کہ تم انڈوں کی دیکھ بھال کیسے کرتے....؟''

''مریخ کی آب و ہوا شاید تجھے راس نہیں آئی۔''

''نہیں باس! سوچنے کی بات ہے....!''

''یہ تیرا دردِ سر نہ ہوتا.... میرے سوچنے کی بات تھی۔ تیرا دم کیوں نکلنے لگا تھا۔''

''تمہارا دردِ سر... میرا دردِ سر ہے باس.... اگر تم انڈوں کو وقت نہ دے سکتے تو میں دیتا۔ سر ہتھیلی پر رکھ کر اُن کی حفاظت کرتا اور مائی لیڈی کروچی آرام سے اپنی خواب گاہ میں سویا کرتیں۔''

"ذرا دیکھنا....!" عمران نے جیمسن سے کہا۔ "یہ خبیث زندگی میں پہلی بار میرا مضحکہ اڑانے کی کوشش کر رہا ہے۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہو باس....؟ میرا سر تمہارے پیروں پر قربان۔ میں سنجیدگی سے اس مسئلے پر غور کرتا رہا ہوں۔"

"یہاں والی پینے کے بعد سے....؟" عمران نے سوال کیا۔

"یہی بات ہے.... باس.... اسی کے بعد میں ہر مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرنے لگا ہوں۔"

"خبردار.... اب اسے ایک قطرہ بھی نہ ملے۔" عمران نے جیمسن کو گھونسہ دکھا کر کہا۔

"میں اس پر بھی سنجیدگی سے غور کرنے کو تیار ہوں۔" جوزف بولا۔

"اپنے پتے اٹھاؤ اور کھیلو....!" جیمسن نے کہا۔

سچ مچ عمران جوزف کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے کبھی اُس سے اس طرح کا ٹھٹھول نہیں کیا تھا۔ یس ماسٹر قسم کا آدمی تھا۔

بہر حال وہ اُسے پر تشویش نظروں سے دیکھتا ہوا پھر اپنی جگہ پر جا بیٹھا۔ وہ دونوں پھر کھیل میں مصروف ہو گئے تھے۔ عمران کے ذہن پر کسی قدر کاہلی مسلط ہو چلی تھی۔ لہٰذا اس کیفیت سے پیچھا چھڑانے کے لئے اس نے سوچا کہ کیوں نہ شاور باتھ لے لیا جائے۔ لہٰذا اُس نے باتھ روم کا رخ کیا۔

کوٹ اتارتے وقت جیب میں کوئی ایسی چیز محسوس ہوئی جو پہلے نہیں تھی۔ ہاتھ ڈال کر اُسے ٹٹولا پھر جیب سے نکال لیا۔ یہ ایک لفافہ تھا جس پر اسی کا نام تحریر تھا۔

بڑی بے صبری سے اُس نے لفافہ چاک کر کے پرچہ نکالا اور تحریر پڑھنے لگا۔ پرچے کی تہوں کے درمیان زرد رنگ کی ایک چھوٹی سی ٹکیہ بھی رکھی ہوئی تھی جسے اس نے بڑی احتیاط سے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔ اس عمل کی محرک بھی وہ تحریر ہی ہوئی تھی۔ کسی نے لکھا تھا۔

"اس ٹکیہ کو احتیاط سے رکھو تاکہ بوقت ضرورت کام آسکے۔ جلد ہی تمہیں اس کمرے سے دوسری جگہ لے جایا جائے گا۔ جہاں تمہیں کنفیشن چیئر پر بٹھا کر کچھ اعترافات کرائے جائیں گے اور تم سچ بولنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ تمہیں پہلے بھی ہماری کنفیشن چیئر کا تجربہ ہو چکا ہے لیکن یہ زرد ٹکیہ تم پر برقی لہروں کو اثر انداز نہیں ہونے دے گی اور تم نہایت صفائی سے جھوٹ بولتے چلے جاؤ گے.... اور وہ اُسے سچ سمجھنے پر مجبور ہوں گے۔ اس کے بعد میں دیکھوں گی کہ تمہارے لئے کیا کر سکتی ہوں۔ جیسے ہی تمہیں اُس کمرے سے لے جایا جانے لگے تم یہ ٹکیہ کسی وسوسے کو راہ

دیئے بغیر نگل لینا۔ اگر اس کے خلاف کیا تو مارے جاؤ گے۔ اس خط کو پڑھتے ہی ضائع کر دینا۔"

عمران نے طویل سانس لی اور خط کو دوبارہ پڑھنے لگا۔ پھر اُس نے نہانے کا ارادہ ملتوی کر دیا اور خط اور لفافے کو پرزے پرزے کر کے فلش میں بہا دیا اور باتھ روم سے پھر کمرے میں آگیا۔ اب اُسے انتظار تھا کہ کب کون اُسے کہاں لے جاتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد میڈیلینا ہی کمرے میں داخل ہوئی اور جیمسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "آواز دیئے بغیر ہی چلی آئی ہو اس بار۔ کبھی اپنے طور پر دروازہ کھول لیتی ہو اور کبھی شائستہ لوگوں کی طرح اجازت طلب کرتی ہو۔"

"مجھے افسوس ہے یور ایکسی لینسی... کہیں تو باہر جا کر دوبارہ آؤں... اجازت طلب کر کے؟"

"آئندہ خیال رکھنا....!"

میڈیلینا نے عمران سے کہا۔ "تمہارا میڈیکل چیک اپ ہوگا۔"

"اچھا....!" عمران نے خوش ہو کر کہا۔ "مریخ پر پہنچتے ہی میرا ایک کان بند ہو گیا تھا اور چھینک آتے آتے رک جاتی ہے۔"

میڈیلینا خاموش رہی تھی۔ پھر کمرے سے نکلتے نکلتے زرد ٹکیہ عمران کے حلق سے اتر گئی تھی۔

"آخر میڈیکل چیک اپ کی ضرورت کیوں پیش آگئی....؟" عمران نے اس سے پوچھا۔

"تمہارے سسٹم پر مریخ کی آب و ہوا کے اثرات کا جائزہ لیا جائے گا۔"

"جوزف نے کیا قصور کیا ہے....؟"

"اسے چوبیس گھنٹے شراب سے الگ رکھنے کے بعد ہی چیک اپ ہو سکے گا۔" جواب ملا۔

"معقول بات ہے لیکن مریخ کی شراب بھی بے حد خوفناک ہے۔ جوزف جیسا بلانوش ناچنے لگا تھا۔"

"ایک بے حد تلخ اور رسیلے پھل سے تیار کی جاتی ہے۔"

وہ ایک ایسے کمرے میں داخل ہوئے جو کسی بڑے ہسپتال کے آپریشن تھیٹر کا منظر پیش کر رہا تھا۔ میڈیلینا اُسے وہیں چھوڑ کر چلی گئی.... دو افراد پہلے سے وہاں موجود تھے۔ جنہیں میڈیلینا نے بڑے ادب سے سلام کیا تھا۔ ایک نے عمران کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"میں یہاں ہلکا سا درد محسوس کر رہا ہوں۔" عمران اپنی بائیں پسلی کے نیچے ٹٹولتا ہوا بولا۔ "اور جب سے یہاں آیا ہوں کوئی چھینک نہیں آئی۔ حالانکہ ذہنی طور پر چاق و چوبند رہنے کے لئے چھینک بے حد ضروری ہے لیکن یہاں تو ناک میں بتی کرنے کے باوجود بھی نہیں آرہی۔"

"تم بیٹھو تو.... ہم ابھی سب کچھ دیکھے لیتے ہیں۔" ایک نے سرد لہجے میں کہا۔ عمران بیٹھ گیا کرسی کے ہتھے سے چمڑے کے تسمے بھی لٹک رہے تھے جن سے اس کے ہاتھوں کو کس دیا گیا۔ یہی برتاؤ پیروں کے ساتھ بھی ہوا۔ اب اُس کے چاروں ہاتھ پاؤں کرسی کے ہتھوں اور پایوں سے جکڑے ہوئے تھے۔ پھر قریب ہی کے ایک سوئچ بکس کا سوئچ آن کیا گیا اور عمران کے کانوں میں تیز سیٹیاں سی بجنے لگیں اور بے حد تیز روشنی سے آنکھوں کو دوچار ہونا پڑا۔ سر چکرا کر رہ گیا لیکن اس کے حواس خطا نہیں ہوئے تھے۔ اُس کا ذہن قابو میں تھا۔ پھر اچانک سناٹا چھا گیا.... تیز روشنی غائب ہو گئی اور آنکھوں میں اندھیرا سا گیا۔ اُسے کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔

دفعتاً اُس سے سوال کیا گیا۔ "تمہارا نام کیا ہے....؟"

"علی عمران....!"

"تم کس کے لئے کام کرتے ہو....؟"

"محکمہ خارجہ کی سیکرٹ سروس کے لئے....!"

"باؤل دے سوف والی پینٹنگ سے تم کس نتیجے پر پہنچے ہو....؟"

"برازیل سے متعلق کوئی دستاویز اس میں پوشیدہ ہے۔ گدھی کے شیڈ میں برازیل کا نقشہ موجود ہے۔ لیکن گدھی کے بچے میں بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہے۔"

"کچھ نہ کچھ سے کیا مراد ہے....؟"

"اس میں بھی کچھ پوشیدہ ہے۔ جو میری سمجھ میں نہیں آسکا۔ غالباً وہ بھی کہیں کا نقشہ ہی ہے۔"

"تم نے تصویر کا نگیٹو تیار کیا تھا.... وہ کہاں ہے....؟"

"سلائیڈ بناتے وقت ضائع ہو گیا تھا اور میں سلائیڈز کے ایک سیٹ کے علاوہ اور کوئی سیٹ تیار نہیں کر سکا تھا۔ کم از کم تین سیٹ بنانا چاہتا تھا۔ ایک اپنے محکمے کے لئے ایک انٹر سروسز انٹیلی جنس کے لئے اور ایک اپنے لئے۔"

"میڈیلینا کو کب سے جانتے ہو....؟"

"متحرک چٹانوں سے لڑھکنے کے بعد جس کمرے میں پہنچا تھا اس سے دوسرے کمرے میں منتقل ہونے کے بعد اُس سے ملاقات ہوئی تھی۔"

"شاید تم نے اُس پر ٹی تھری بی ہونے کا شبہ بھی کیا تھا....؟"

"جو قطعی غلط فہمی پر مبنی تھا۔ مجھے تمہاری تنظیم کی ہر عورت ٹی تھری بی معلوم ہوتی ہے۔"

"ایسا کیوں ہے.... مسٹر عمران....؟"

"کیوں کہ میں نے اُس کی اصلی شکل آج تک نہیں دیکھی۔ ہمارے ریکارڈ میں اُس کی کوئی تصویر نہیں ہے۔"

"کیا آواز سے بھی اُسے نہیں پہچان سکتے....؟"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ وہ آواز بدلنے کی بھی ماہر ہے۔"

"کیا میڈیلینا کی آواز میں تم نے اُس کی کسی بدلی ہوئی آواز کی جھلکیاں محسوس کی تھیں....؟"

"نہیں.... مجھے تو یاد نہیں پڑتا۔"

اس کے بعد اُس سے کوئی سوال نہیں کیا گیا تھا۔ آنکھوں سے اب بھی کچھ نہیں سجھائی دیتا تھا۔ وہ صرف سوال کرنے والے کی آواز سنتا رہا تھا۔

پھر اچانک اُس نے اپنے شانے میں چبھن محسوس کی۔ شاید کسی قسم کا انجکشن دیا گیا تھا۔ پھر سچ مچ اُس کا ذہن بھی تاریکی میں ڈوب گیا۔ پوری طرح بیہوش ہو گیا تھا۔

دوبارہ آنکھ کھلنے پر جوزف اور جیمسن کو اپنے اوپر جھکے ہوئے دیکھا۔ جوزف اُسے آواز دے رہا تھا۔ "باس خدا کے لئے آنکھیں کھولو.... یہ کیسا میڈیکل چیک اپ تھا....؟"

"سب ٹھیک ہے....!" عمران نے اٹھ بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں.... آپ کچھ دیر آرام کیجئے۔" جیمسن نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں باس.... ڈاکٹر کی یہی ہدایت ہے۔ لیکن یہ کیسا میڈیکل چیک اپ تھا؟ تم بالکل بے ہوش تھے اور تمہیں اسٹریچر پر یہاں لایا گیا تھا۔"

"مجھے بس اتنا یاد ہے کہ ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ ہاتھ پیر کس دیئے گئے تھے۔ روشنی ہوئی تھی اور سیٹیاں بجی تھیں پھر کچھ یاد نہیں کہ کیا ہوا تھا۔"

"روشنی اور سیٹیاں؟" جیمسن نے حیرت سے کہا۔

"ہاں اور کیا.... یہاں تک تو مجھے اچھی طرح یاد ہے۔"

"مجھے حیرت ہے....!"

"کس بات پر....؟"

"اسی میڈیکل چیک اپ پر....!"

"جوزف کا بھی ہوگا۔" عمران نے بے حد خوش ہو کر کہا۔ "لیکن پہلے شراب کا چوبیس گھنٹے کا

فاقہ کرایا جائے گا۔"

"خدا کی پناہ....!" جوزف جلدی سے بولا۔ "ضرورت ہی کیا ہے۔ میڈیکل چیک اپ کی۔"

"دیکھیں گے کہ مریخ پر پہنچ کر کہیں تو بھی تو انڈے نہیں دینے لگے گا۔ بعض حالات میں یہاں جنس بدل جاتی ہے۔"

"ابھی تک تو ٹھیک ہوں باس....!" وہ خوف زدہ لہجے میں بولا۔

"ہو سکتا ہے کہ تجھے پتہ ہی نہ ہو....؟"

"یہ کیسے ممکن ہے....؟"

"اندر سے بدل گئی ہو تو تجھے کیا پتا چلے گا....؟"

"نہیں.... نہیں باس.... ایسا نہیں ہو سکتا۔ جلدی سے میرا بھی چیک اپ کرادو۔"

"اسے الگ لے جا کر تسلیاں دو۔" عمران نے جیمسن سے کہا۔

"چل بھئی....!"

"نہیں.... باس....!" جوزف گڑگڑایا۔ "مجھے اپنے ہی پاس رہنے دو۔"

"جیمسن بھی بُرا آدمی نہیں ہے۔"

"یہ بات نہیں ہے.... باس....!" جوزف جھینپ کر بولا۔

"دفع ہو جاؤ.... مجھے آرام کرنے دو۔" عمران ہاتھ ہلا کر بولا اور وہ دونوں وہیں جا بیٹھے جہاں کچھ دیر پہلے تاش کھیل رہے تھے۔ عمران بستر پر پڑا سوچتا رہا۔ میڈیلینا بلاشبہ تھریسیا تھی لیکن اپنے ساتھ اُس کا یہ رویہ بڑا عجیب نظر آرہا تھا.... اور کنفیشن چیئر پر آخر تھریسیا کے متعلق.... اُس سے سوالات کیوں کئے گئے تھے۔ وہ لوگ اُس سے تھریسیا کے بارے میں کیا جاننا چاہتے ہیں؟ شاید یہ پوری عمارت بگڈ ہے اور جگہ جگہ ٹیلی ویژن کیمرے چھپے ہوئے ہیں۔ شاید اسی لئے وہ اُس سے گفتگو کرنے کے لئے عمارت سے باہر نکال لے گئی تھی۔

ایک بار پہلے بھی اُس نے اپنے مقصد کے لئے عمران کو استعمال کیا تھا اور عمران نے اُسے زیرولینڈ کے ایک باغی سے نجات دلائی تھی۔ کیا اس بار بھی کوئی ایسا ہی چکر ہے؟ اُس نے آنکھیں بند کرلیں۔ اس واقعے کے بعد میڈیلینا سے دوسری ملاقات کے لئے مضطرب ہونا فطری امر تھا۔

لیکن وہ نہ آئی.... حتیٰ کہ رات ہو گئی۔ جوزف اور جیمسن اپنی اپنی جگہوں پر اونگھ رہے تھے کیونکہ عمران ہی نے خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔ وہی بات بات پر کوئی نیا شوشہ چھوڑ کر اُن کے

ذہنوں کو جگائے رکھتا تھا۔

اچانک کسی نے دروازے پر دستک دی.... اور جیمسن نے چونک کر ریموٹ کنٹرول کے پش سوئچ پر انگلی رکھ دی۔ دروازہ کھل گیا لیکن آنے والی میڈیلینا کی بجائے کوئی سفید فام عورت تھی۔ اُس نے جوزف کی طرف انگلی اٹھا کر کہا۔ "تم چلو۔"

عمران بھی اٹھ بیٹھا تھا۔ جوزف احمقوں کی طرح منہ پھاڑے اُس عورت کو دیکھ رہا تھا۔ یہ ایک معمر اور خاصی توانا عورت تھی۔ جسمانی قوت کا اظہار آنکھوں سے ہوتا تھا۔

"میں کہاں چلوں....؟" جوزف بالآخر بولا۔

"کلینک میں....!"

"میں بالکل تندرست ہوں محترمہ.... مجھے کلینک میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔"

"تمہیں میڈیکل چیک اپ کے لئے تیار ہونا ہے۔ تمہارے ساتھی کا بھی ہوا تھا۔"

"یہ تیاری کیسے ہوگی....؟"

"وہیں بتادیا جائے گا۔"

"میں تنہا کہیں نہیں جاؤں گا۔"

"جاؤ....!" عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔

"بب.... باس....!"

"جاتا ہے یا اٹھوں....!"

جوزف مسمسی سی صورت بنا کر رہ گیا۔ لیکن عورت بولی۔ "تم چاہو تو اس کے ساتھ چل سکتے ہو۔ اس کا خوف فطری ہے۔"

"میں خائف نہیں ہوں۔" جوزف غرایا۔ "لیکن چوبیس گھنٹے شراب سے دور نہیں رہ سکتا۔"

"یہ ضروری ہے۔"

"لیکن میڈیکل چیک اپ تو ضروری نہیں۔"

"بالکل ضروری ہے۔" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "مریخ پر آنے والوں کے کبھی کبھی دم بھی نکل آتی ہے۔ اگر بروقت روک تھام نہ کرلیجائے۔ اسلئے میڈیکل چیک اپ ضروری ہوتا ہے۔"

عورت نے ایک بے ساختہ قسم کی مسکراہٹ کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی تھی۔

عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "اچھا میں چل رہا ہوں۔"

"نہیں مسٹر! میں نے یوں ہی کہہ دیا تھا۔ آپ ساتھ نہیں جا سکتے۔"

"دیکھا تو نے؟ آخر ذلیل کرا ہی دیا نا۔ خدا کرے.... اب سچ مچ تیری جنس بدل جائے۔"

"بد دعا نہ دو باس....!" جوزف ہاتھ جوڑ کر گڑگڑایا۔

"بس اب دفع ہو جا....!" عمران ہاتھ ہلا کر بیزاری سے بولا.... اور جوزف بسورتا ہوا اُس عورت کے پیچھے چل پڑا۔

اُن کے چلے جانے کے بعد جیمسن نے دروازہ بند کر دیا اور عمران سے بولا۔ "یہ ساری باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہیں۔"

"تم.... انہیں اس طرح سمجھنے کی کوشش کر رہے ہو جس طرح زمین پر سمجھا کرتے تھے مسٹر جمن....!"

"ارے.... ارے.... یہ کیا؟ آپ بے عزتی کرائیں گے۔ کسی نے سن لیا تو....!"

"تو کیا ہوگا....؟"

"وہ سب مجھے صرف جیمسن سمجھتے ہیں....!"

"اس سے کیا فرق پڑے گا....؟"

"اگر آج تک کوئی جمن گورنر ہو سکا ہو تو بتا دیجئے....؟"

"زیرو لینڈ میں سب چلتا ہے۔!"

"جی نہیں.... ہم بہت ایڈوانسڈ ہیں۔"

"اچھا تو سر کے بل کھڑے ہو کر دکھاؤ....؟"

"میں گورنر ہوں جناب.... کوئی سرکس بوائے نہیں ہوں۔"

"میں نے اپنا جمن واپس لیا.... ارے ہاں.... گورنر کی شادی بھی ہوئی یا نہیں....؟"

"شادی ہو گئی ہوتی تو یہاں کیوں بھیجا جاتا۔ وہ کروچی کے توسط سے تراچا میں مراعات حاصل کرنا چاہتے تھے۔"

"پھر وہی بکواس....!"

جیمسن کچھ کہنے ہی والا تھا کہ پھر دروازے پر دستک ہوئی۔ اُس نے بُرا سا منہ بنا کر ریموٹ کنٹرول کا بٹن دبایا۔ اس بار میڈیلینا سامنے کھڑی نظر آئی۔ اُس نے عمران کو مخاطب کر کے کہا۔

"میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ رات کو تاروں بھرا آسمان دکھاؤں گی۔"

"دن بھر مجھے تارے ہی نظر آتے رہے ہیں۔"

"تو کیا نہیں جانا چاہتے....؟"

"ضرور.... ضرور....!" عمران دروازے کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔ "اندر بڑی گھٹن ہے۔"

کھلی فضا میں پہنچ کر عمران نے آسمان کی طرف دیکھا۔ کوئی فرق نظر نہ آیا۔ وہی روزانہ والا بوڑھا تاروں بھرا آسمان تھا اور رات تاریک تھی۔ البتہ عجیب طرح کی خوشبو فضا میں پھیلی ہوئی تھی۔ جس سے بدلے ہوئے ماحول کا تصور قائم ہوتا تھا۔

"یہاں ہم بے فکری سے بات کر سکتے ہیں۔ یہ بتاؤ کہ تم سے کس قسم کے سوالات کئے گئے تھے....؟" میڈیلینا بولی۔

عمران کنفیشن چیئر والی روداد دہرانے لگا۔ وہ خاموشی سے سنتی رہی اور بات کے اختتام پر بولی۔ "تو میرا شبہ غلط نہیں تھا۔ بات خاصی بڑھ گئی ہے۔ وہ میری ٹوہ میں ہیں۔"

"شاید ساری عمارت بگڈ ہے اور ہر جگہ کیمرے نصب ہیں۔" عمران نے کہا۔

"یہی بات ہے لیکن وہ اُس جگہ کی گفتگو نہیں سن سکتے جہاں میں موجود ہوں۔ ایک مخصوص اپریٹس میں نے صرف اپنے لئے تیار کرایا ہے جو آوازوں کی لہروں پر اثر انداز ہو کر انہیں لایعنی سرسراہٹوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ ریسیونگ آپریٹس پر محض سرسراہٹیں سنی جا سکتی ہیں۔"

"تو پھر میں سمجھ گیا وہ میرے توسط سے تمہیں پہچاننا چاہتے ہیں۔"

"یہی بات ہے لیکن تم نے بہت مناسب جوابات دیئے تھے۔!"

"اس طرح تم نے ایک بار پھر مجھے استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔"

"اور میں ہی تمہیں زمین پر واپس لے جا سکتی ہوں۔"

"ختم کرو مریخ کا چکر.... ہمارا ٹرانسمیشن اسٹیج کرنے میں ایک خامی رہ گئی تھی۔"

"کیا مطلب؟ کیسی خامی....؟"

"ہو سکتا ہے تم آدمی کو ٹرانسمٹ کر سکتے ہو لیکن بیک وقت دو مختلف الاصل مادوں کو من و عن حالات میں ٹرانسمٹ کرنا ناممکن ہے۔"

"مادہ صرف ایک ہے اور اُس کی اصل بھی ایک ہے۔ دو کی بات کیوں کر رہے ہو....؟"

"میں نے تمہاری آسانی کے لئے روح کو بھی مادہ ہی کہہ دیا تھا۔ تم جسم کو ٹرانسمٹ کر سکتی ہو لیکن دوبارہ دونوں کو مربوط نہیں کر سکتیں۔ ٹرانسمٹ ہونے والا جسم روح سے خالی ہو گا۔"

"تمہیں تجربہ ہو چکا ہے۔"

"میں اپنے ذرات کا انتشار دیکھنے سے پہلے ہی بے ہوش ہو گیا تھا۔"

"تمہیں ایسا ہی محسوس ہونا چاہئے تم بالکل اُسی طرح غائب ہو گئے تھے جیسے کروچی ہوئی تھی۔"

"میں کہتا ہوں اصل معاملے کی طرف آؤ.... سائینس فکشن اب ختم کردو....!"

"تم پتہ نہیں کن ہواؤں میں ہو.... وہ چاروں واپس بھیج دیئے گئے ہیں۔ مسٹر فرینکلن نے اپنی آنکھوں سے کیپ کینیڈی کی برف باری دیکھی اور پاگل ہو گئے۔ ہمارا ٹھنڈا سورج تپتے ہوئے ریگزاروں میں بھی برف باری کر سکتا ہے۔"

"میں اسے تسلیم کرلوں گا لیکن اس کا مقصد....؟"

"اب ہم اپنے کاز کو آگے بڑھانے کے لئے اعلانیہ خراج وصول کریں گے۔ فرینکلن کے ملک کے سالانہ بجٹ کے دسویں حصے کے برابر رقم کا مطالبہ کردیا گیا ہے۔ اگر اسے پورا نہ کیا گیا تو اس کے خلائی پروگرام کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اسی طرح دوسری بڑی طاقت کو بھی ہم اپنی قوت کا نمونہ دکھائیں گے۔"

"تو یہ سب کچھ ہو چکا ہے....؟"

"زمین پر واپس جاکر خود ہی تحقیق کرلینا....!"

"خدا کے لئے مریخ پر میری موجودگی کا مقصد بھی بتادو۔ کیونکہ بڑی طاقتوں کے مقابلے میں، میں ایک بے وقعت سے ملک کا باشندہ ہوں۔"

"تم میرے لئے بے وقعت نہیں ہو۔" وہ ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔ "اور یقین کرو کہ اپنا مقصد حاصل کرچکی ہوں۔ تمہارے بغیر یہ ناممکن تھا۔ بہت دنوں سے ایک کانٹا میرے ذہن میں کھٹک رہا تھا۔ اچانک تمہارے یہاں باؤل دے سوف نامی پینٹنگ کا قصہ چھڑ گیا۔ وہ ہمارے لئے بے حد اہم تھی لہٰذا اُس کی طرف توجہ دینی پڑی۔ ورنہ ہم تو اُن چاروں ممالک کے ذمے دار افراد کو مریخ پر پہنچانے کے انتظامات میں لگے ہوئے تھے اور ہماری آبدوز کئی ماہ سے بحیرۂ عرب اور بحیرۂ روم کے چکر لگا رہی تھی۔ میں نے سوچا کہ لگے ہاتھوں تمہیں بھی بلوالیا جائے۔ اس کے لئے وان بروف کو خصوصی ہدایات دی گئی تھیں۔"

"باؤل دے سوف کی تمہارے نزدیک کیا اہمیت ہے۔"

"یہ نہیں بتاسکتی۔"

"اور اتنی نادر و نایاب پینٹنگ نذر آتش کر دی گئی۔"

"خدشہ تھا کہ وہ پھر کسی کے ہاتھ لگ جائے گی۔ ان ساری باتوں میں کیا رکھا ہے۔ اب جو کچھ کہہ رہی ہوں اُسے غور سے سنو....!"

"ہر بات غور سے سنتا رہا ہوں.... کہتی رہو....!"

"جو شخص.... میری تاک میں ہے وہ زیرو لینڈ کا غدار نہیں ہے۔ اس لئے میں اُسے اپنے ہاتھوں سے قتل نہیں کر سکتی۔"

"تمہاری تاک میں بھی ہے اور زیرو لینڈ سے غداری بھی نہیں کر رہا۔ بات سمجھ میں نہیں آئی۔!"

"مجھ سے ذاتی پرخاش رکھنے والے زیرو لینڈ کے غدار نہیں ہو سکتے۔"

"وہ تم سے کیا چاہتا ہے....؟"

"میرا خاتمہ.... تاکہ میری آڑ میں.... خود سب سے بڑا بن سکے۔ کیونکہ یہاں میرے احکام دوسروں تک وہی پہنچاتا ہے۔"

"لیکن تم.... اُس کے سر پر اس طرح مسلط رہتی ہو۔"

"بس طریق کار ہے۔ الفانسے کی غداری کے بعد سے میں نے یہی طریق کار اختیار کیا ہے کہ اُن میں شامل بھی رہوں اور انہیں نظر بھی نہ آؤں۔"

"کیا تمہارا وہ دشمن ان ہی دونوں میں سے کوئی تھا۔ جنہوں نے مجھے کنفیشن چیئر پر بٹھایا تھا۔"

"ہاں.... وہی جس کی مونچھوں کے اوپر دائیں جانب سرخ رنگ کا بڑا سا تل ہے۔"

"اچھا.... اچھا.... صورت سے تو ایک بے حد نرم دل ڈاکٹر معلوم ہو رہا تھا۔"

"انتہائی کینہ توز اور مکار آدمی ہے۔ ہولڈن نام ہے۔"

"تو تم یہ چاہتی ہو کہ میں اُسے قتل کر دوں....؟"

"ہاں.... میں یہی چاہتی ہوں....!"

"تو پھر اُسے اور مجھے زمین پر بھیج دو.... اور اُسی یونٹ کی سربراہی اُسے سونپ دو جو میرے ملک میں ہے۔ میں اُسے مار ڈالوں گا۔"

"اتنا لمبا راستہ کیوں اختیار کیا جائے؟ یہیں کیوں نہ ختم کر دو....؟"

"اصول کی بات ہے.... تم خود اُسے اس لئے نہیں مار سکتیں کہ تم نے زیرو لینڈ کے وفاداروں پر ہاتھ نہ اٹھانے کی قسم کھا رکھی ہے اور میں کسی ایسے آدمی پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا جس پر

ہاتھ اٹھانے کا جواز نہ ہو۔"

"جواز تو یہاں بھی پیدا کیا جا سکتا ہے۔"

"وہ کس طرح....؟"

"وہ تم پر قاتلانہ حملہ کرے اور تم اُسے مار ڈالو....!"

"اس کے بعد کیا ہوگا....؟"

"تمہیں دوسروں سے بچا کر زمین پر پہنچا دینا میرا کام ہوگا....!"

"مجھے اس مسئلے پر غور کرنے کے لئے کل شام تک کی مہلت دو اور ہاں جوزف کو کیوں پریشان کیا جا رہا ہے....؟"

"میں نے تم سے جو کچھ کہا تھا اس کے سلسلے میں ضرور کوئی قدم اٹھایا جائے گا۔ ویسے مطمئن رہو صرف میڈیکل چیک اپ اُسی طرح ہوگا جس طرح میں نے کہا تھا۔"

"خواہ مخواہ....!"

"مجبوری ہے...انہیں سنانے کے لئے جوزف کے بارے میں بھی اظہارِ خیال کرنا ہی پڑا تھا۔"

"اس میک اپ میں بحیثیت میڈیلینا تمہاری کیا پوزیشن ہے....؟"

"ہولڈن کے برابر کا درجہ رکھتی ہوں۔"

"کیا....اُسے علم نہ ہوگا کہ تم....مجھے باہر لے آئی ہو....؟"

"وہ جانتا ہے لیکن میرے معاملات میں مداخلت کرنے کا حق نہیں رکھتا۔"

"اگر اس وقت بھی چھپ کر تمہاری نگرانی کر رہا ہو تو....؟ کسی ذریعے سے ہماری گفتگو اُس تک بھی پہنچ رہی ہو تو کیا ہوگا....؟"

"ایک فرلانگ کے دائرے میں اگر ہمارے علاوہ کوئی بھی موجود ہوگا تو مجھے فوراً علم ہو جائے گا۔"

"مجسم ریسیور ہو رہی ہو....؟"

"مجھے ہر وقت جاگتے رہنا پڑتا ہے۔"

"خواہ مخواہ اپنی جان کو یہ روگ لگا رکھا ہے۔ گھر بساؤ اور خاندان بڑھاؤ۔"

"تم بھی یہی کیوں نہیں کرتے....؟"

"میں تو قلندر ہوں....!"

"تم صرف مسخرے ہو....!"

"مریخ پر مسخرا.... کسی ناول کا عنوان بن سکتا ہے.... ارے ہاں تم وہ اپنا ٹھنڈا سورج کہاں رکھتی ہو....؟"

"یہیں سے اُس کے ذرات ٹرانسمٹ کئے جاتے ہیں.... اور زمین تک پہنچتے پہنچتے وہ ایک چمکدار کرہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔"

"مجھے وہ جگہ دکھاؤ جہاں سے اُسے ٹرانسمٹ کیا جاتا ہے۔"

"پہلے تم میرا کام کرو.... اس کے بعد تمہاری ہر خواہش پوری کر دی جائے گی۔"

"میرے پاس کوئی حربہ نہیں ہے.... کم از کم ایک الیکٹروگس ہی فراہم کر دو....!"

"اس مسئلے پر بھی اب کل ہی بات ہو گی۔ تم نے کل شام تک کی مہلت مانگی ہے نا؟ چلو اب واپس چلیں۔"

وہ ٹہلتے ہوئے عمارت سے قریباً نصف میل دور نکل آئے تھے۔ میڈیلینا واپسی کے لئے مڑی۔

"ہاں.... یہ لو....!" اُس نے کوئی وزنی سی چیز عمران کے ہاتھ میں تھما دی۔

"یہ کیا ہے....؟" عمران نے پوچھا۔

"چاقو.... بٹن دبانے سے پھل باہر نکل آتا ہے۔"

"بس.... چاقو....!"

"مجھے علم ہے کہ تم اس میں اتنے طاق ہو کہ سنگ ہی جیسے ماہرین کے مقابل آ سکتے ہو۔"

"الکٹروگس کیوں نہیں....؟"

"ہم اپنا ایسا کوئی حربہ بخوشی کسی کو نہیں دے سکتے کیونکہ یہ بھی زیرولینڈ سے غداری کے مترادف ہو گا۔"

"اس خدشے کے تحت کہ کہیں وہ عام نہ ہو جائے۔"

"ہاں.... یہی بات ہے۔"

"زیرولینڈ کے نہ جانے کتنے راز میرے سینے میں دفن ہیں۔ ایک عدد الکٹروگس سمیت جو شوگر بینک پر میرے ہاتھ لگا تھا۔ مجھے تو صرف اس وقت تم لوگوں کی طرف توجہ دینی پڑتی ہے جب میرے ملک میں تمہاری سرگرمیاں منظر عام پر آنے لگتی ہیں۔"

"اس کے باوجود بھی ہماری سرگرمیاں تم لوگوں کے خلاف نہیں ہوتیں۔ ہم صرف اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔"

"تمہاری موجودگی تو غیر قانونی ہوتی ہے۔"

وہ گفتگو کرتے ہوئے آہستہ آہستہ عمارت کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دفعتاً میڈیلینا رک گئی۔

"کیا بات ہے....؟" عمران نے پوچھا۔

"ٹھہرو.... ایک سے زیادہ افراد....!"

"کیا مطلب....؟"

"پوائنٹر پر ایک سے زیادہ افراد کی موجودگی کا اشارہ موصول ہوا ہے اور وہ ہم سے بہت زیادہ دور نہیں ہیں۔"

مریخ کی مکڑیاں نہ ہوں....!"

"نہیں.... اُن کی موجودگی کا اشارہ اس سے مختلف ہوتا ہے۔ اسی لئے چلتے رہو۔ لیکن ہوشیار رہنا۔ ہولڈن کسی تیندوے کی طرح حملہ آور ہوتا ہے۔"

"میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ مریخ ہی پر رہ پڑوں۔"

وہ کچھ نہ بولی۔ دونوں آہستہ آہستہ عمارت کی طرف بڑھتے رہے۔

پھر اچانک تھریسیا وہ راستہ چھوڑ کر بائیں جانب مڑتی ہوئی آہستہ سے بولی۔ "تم سیدھے چلتے جاؤ....!" اور پھر قبل اس کے کہ عمران وجہ پوچھتا وہ اندھیرے میں مدغم ہوگئی۔ عمران چلتا رہا۔

"ٹھہر جاؤ....!" دفعتاً کسی قدر فاصلے سے آواز آئی۔ "ورنہ فائر کر دیا جائے گا۔!" عمران جہاں تھا وہیں رک گیا۔ دوسرے ہی لمحے اُس پر ٹارچ کی روشنی پڑی.... اور اُس نے دیکھا کہ یہ ٹارچ رائفل کی نال سے منسلک تھی۔

"تم باہر کیسے آئے....؟" اس سے سوال کیا گیا۔

"اندر گھٹن محسوس کر رہا تھا۔" عمران نے جواب دیا۔

"تمہارے ساتھ اور کون ہے....؟"

"میڈیلینا تھی.... مجھے یہیں رکنے کا کہہ کر ابھی کہیں چلی گئی ہے۔"

"لیکن تم رکے ہوئے تو نہیں تھے۔ چل رہے تھے۔"

"اچانک خوف محسوس ہوا اور میں عمارت کی طرف چل پڑا۔ پتہ نہیں وہ واپسی میں کتنی دیر لگا دے۔"

"اچھا تو چلو....!"

پھر ایک ٹارچ اور روشن ہوئی اور اندھیرے میں ادھر اُدھر چکرانے لگی۔ عمران عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لیکن اب وہ اندھیرے میں راستہ طے نہیں کر رہا تھا۔ عقب سے ٹارچ کی روشنی مسلسل رہنمائی کر رہی تھی۔ لیکن عمارت میں داخل ہو جانے کے بعد اُسے جیمسن والے کمرے میں جانے سے روکا گیا۔

"اُدھر.....!" اُس کے عقب میں چلنے والے نے دائیں جانب والی راہداری میں چلنے کو کہا۔

عمران خاموشی سے اُدھر مڑ گیا۔ کچھ دور چلنے کے بعد اُسے روکا گیا تھا۔

"کیا یہ کسی قسم کی ورزش ہے.....!" عمران بھنا کر بولا۔

"اس دروازے میں.....!" رائفل کی نال سے اشارہ کیا گیا۔

عمران دروازے سے گزرا ہی تھا کہ وہ بند ہو گیا۔ اور یہ کوئی کمرہ نہیں تھا بلکہ لفٹ تھی اور نیچے جا رہی تھی۔ اُسے یہاں تک پہنچانے والا باہر ہی رہ گیا تھا۔

کچھ دیر بعد لفٹ رکی اور دروازہ کھل گیا۔ یہاں بھی ایک آدمی موجود تھا جس نے اُسے باہر آنے کا اشارہ کیا۔

اس مرحلے سے گزر کر وہ ایک بہت بڑے ہال میں پہنچا جہاں ہولڈن شاید اُسی کا منتظر تھا۔ اس بار عمران نے اُس کا بغور جائزہ لیا۔ آنکھوں کی بناوٹ سے سفاک اور سرد مہر آدمی معلوم ہوتا تھا۔

"مسٹر عمران.....! یہ کیا حماقت تھی.....؟" اس نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"کس حماقت کا ذکر کر رہے ہو.....؟" عمران نے احمقانہ انداز میں سوال کیا۔

"کیا تمہیں کسی نے نہیں بتایا تھا کہ یہاں اس طرح تنہا نکل جانا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے؟"

"میں تنہا نہیں تھا..... مجھے میڈیلینا لے گئی تھی۔"

"کیوں.....؟ مسٹر عمران.....!"

"میں نے اس سے کہا تھا کہ میں مریخ کی رات بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"لیکن وہ تو تمہارے ساتھ نہیں تھی۔"

"بس وہ مجھے وہیں رکنے کو کہہ کر کسی طرف گئی تھی کہ ان لوگوں نے مجھے گھیر لیا۔"

"ہوں.....!" اُس نے کچھ سوچتے ہوئے سر کو جنبش دی اور تھوڑی دیر عمران کی آنکھوں میں دیکھتے رہنے کے بعد بولا۔ "وہ چاروں زمین پر واپس بھیج دیئے گئے۔"

"مجھے معلوم ہے..... میڈیلینا نے بتایا تھا۔"

"کیا یہ نہیں بتایا کہ تمہیں کیوں روکا گیا ہے....؟"

"میں نے پوچھا ہی نہیں تھا....!"

"کیوں نہیں پوچھا تھا....؟"

"میں جانتا ہوں کہ میری واپسی ناممکن ہے۔"

"کیوں مسٹر عمران....؟"

"میری وجہ سے تمہاری تنظیم کو جو نقصانات پہنچے ہیں انہی کی بناء پر۔!"

"اس کے باوجود بھی تم مطمئن نظر آتے ہو۔"

"یہ میری عادت ہے....!"

"اور تم زندہ بھی رہنا چاہتے ہو....؟"

"کون نہ چاہے گا....؟"

"تو پھر اس کی ایک ہی صورت ہے۔"

"میں سن رہا ہوں۔" عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

"لیکن شاید دلچسپی نہیں لے رہے۔"

"اپنی جان بچانے سے کسے دلچسپی نہیں ہوتی۔"

"اچھا تو پھر مجھے یہ بتادو کہ میڈیلینا تم میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہی ہے....؟"

"ارے وہ....!" عمران احمقانہ انداز میں ہنس پڑا۔

"سنجیدگی اختیار کرو مسٹر عمران.... یہ تمہاری اپنی زندگی اور موت کا سوال ہے۔"

"دراصل میں اس کے دلچسپی لینے والی بات پر ہنسا تھا۔ ایسی ہی دلچسپی اُس نے مسٹر روجر فرینکلن میں بھی لی تھی بلکہ کچھ زیادہ ہی لے ڈالی تھی۔"

"یہ بات نہیں ہے مسٹر عمران.... تمہارے معاملے میں وہ سنجیدہ معلوم ہوتی ہے۔"

"ہوگی بھئی.... مجھے تو کچھ بھی نہیں محسوس ہوا۔"

"کیا وہ ٹی تھری بی ہو سکتی ہے....؟"

"میرا خیال ہے ٹی تھری بی کوئی سیاہ فام عورت نہیں ہو سکتی اور پھر یہ تم کہہ رہے ہو، مجھے حیرت ہے۔"

"وہ میک اپ بھی ہو سکتا ہے۔"

"پورے جسم کا میک اپ میرے لئے نئی چیز ہے۔" عمران نے حیرت سے کہا۔

"اُس کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔"

"میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا.... لیکن....!"

وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا لیکن جملہ پورا نہ ہو سکا کیونکہ ایک عورت چیختی ہوئی ہال میں داخل ہوئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ بے حد خوفزدہ ہو۔ پھر ایک قد آور آدمی دکھائی دیا۔ جس کے ہاتھ میں بید تھا۔ شاید وہ اُس سے خوفزدہ ہو کر چیخ رہی تھی۔ وہ بید اٹھائے ہوئے اُس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"بچاؤ.. بچاؤ..!" عورت چیختی ہوئی اُنکی طرف آئی۔ "خدا کیلئے مجھے بچاؤ۔" وہ بلبلا کر بولی۔

"یہ کیا ہے....؟" عمران نے تلخ لہجے میں ہولڈن سے پوچھا۔

"ان کا ذاتی معاملہ ہے۔" ہولڈن نے لاپرواہی سے کہا۔ "یہ اس کی بیوی ہے۔"

دیو پیکر آدمی بید اٹھائے ہوئے عمران کے سامنے آ کھڑا ہوا اور اس سے بولا۔ "تم ہٹ جاؤ۔"

"ہر چند کہ بیویاں اسی قابل ہوتی ہیں۔" عمران سر اٹھا کر بولا۔ "لیکن مردوں کو صرف سوچ کر رہ جانا چاہئے۔"

"میں کہتا ہوں ہٹ جاؤ.... سامنے سے۔" وہ زور سے دھاڑا۔

"ہٹ جاؤ.... مسٹر عمران....!" ہولڈن نے کہا۔ "ہمارے قوانین کے مطابق زن و شوہر کے معاملات میں کوئی تیسرا دخل اندازی نہیں کر سکتا۔"

"اور میرے ساتھ میرا قانون چلتا ہے۔ یہ عورت میری پناہ میں ہے۔ یہ مجھ سے کہہ رہی ہے کہ میں اسے بچاؤں۔"

"تو پھر مسٹر عمران اگر تم.... اس کے ہاتھوں مارے بھی جاؤ تو میں کچھ نہ کر سکوں گا۔ یہی ہمارا قانون ہے۔"

"بس تو اب اپنے اور میرے قوانین کو ٹکرانے دو۔ بھلا مریخ پر میرے خون کا کون دعویدار ہو سکتا ہے۔"

ہولڈن نے غضب ناک شوہر سے کہا۔ "یہ تمہاری بیوی کا حمایتی ہے۔ تمہارے آپس کے معاملے میں دخل اندازی کر رہا ہے۔ لہٰذا تم جو مناسب سمجھو کر سکتے ہو۔"

"پہلے میں.... اسے ہی ختم کروں گا۔" غضب ناک شوہر غرایا۔ "اسی بید سے مار ڈالوں گا۔"

"تمہاری مرضی....!" ہولڈن نے لاپرواہی سے کہا۔
"لیکن ایک بات۔" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "اگر یہ میرے ہاتھوں مارا گیا تو کیا ہوگا....؟"
"کچھ بھی نہیں....!"
"یعنی تمہارے قانون کے مطابق یہ کوئی جرم نہ ہوگا۔"
"ہرگز نہیں.... ڈوئل ہمارے یہاں قانونی حیثیت رکھتا ہے۔"
"تو پھر میرے لئے بھی ایک بید فراہم کیا جائے۔"
"یہ ناممکن ہے.... تمہارے پاس جو حربہ ہو تم اس سے اپنا بچاؤ کر سکتے ہو۔"
"اور اگر کوئی حربہ نہ ہوا تو پھر....؟"
"تو پھر تمہارا مقدر.... مسٹر عمران.... خالی ہاتھ لڑو.... ہم کوئی چیلنج کشتی تو کرا نہیں رہے کہ تمہارے لئے بھی بید مہیا کریں۔"
"خیر خالی ہاتھ ہی سہی.... اپنی زندگی میں تو اس عورت کو پٹنے نہیں دوں گا۔ خواہ یہ دس بار اس کی بیوی ہو۔"
"پھر سوچ لو.... تم خواہ مخواہ مداخلت کر رہے ہو۔" ہولڈن نے کہا۔
عمران اچھی طرح جانتا تھا کہ اُسے مار ڈالنے کے لئے یہ ڈرامہ اسٹیج کیا گیا ہے۔ کیونکہ تھریسیا کے بیان کے مطابق اُس کی سزائے موت کے فیصلے پر اُس وقت تک عمل نہیں کیا جا سکتا تھا جب تک کہ تھریسیا اُس کی توثیق نہ کر دیتی۔
"میں نے سوچ لیا ہے۔" عمران نے کہا اور دیوزاد سے بولا۔ "ہال کے وسط میں چلو۔"
وہ سر ہلا کر دوسری طرف مڑ گیا اور عمران نے ہولڈن سے کہا۔ "جب تک میں مار نہ لیا جاؤں اس عورت کو تمہاری پناہ میں دیتا ہوں۔"
"مجھے منظور ہے۔" ہولڈن بولا اور پھر چیخ کر عورت سے کہا۔ "تم اب یہاں کیوں کھڑی ہو؟ دفع ہو جاؤ۔"
وہ دوڑتی ہوئی ہال سے نکل گئی۔ دیو پیکر آدمی نے ہال کے وسط میں پہنچ کر عمران کو للکارا۔
"میں آرہا ہوں.... فکر مت کرو۔" عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ اس پہاڑ کے سامنے وہ بونا لگ رہا تھا۔
"شائیں....!" بید والا ہاتھ گھوما اور عمران اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن یہ فاصلہ ایک سیکنڈ

کے لئے بھی بر قرار نہ رہ سکا۔ دیو پیکر آدمی نے اتنی پھرتی سے دوسرا حملہ کیا تھا کہ عمران متحیر رہ گیا۔ اس ڈیل ڈول والے سے ایسی پھرتی کے مظاہرے کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ بہر حال عمران کو اندازہ ہو گیا کہ ذرا سی چوک بھی مار کھلوا سکتی ہے۔ اُدھر ہولڈن بہ آواز بلند کہہ رہا تھا۔

"یہ مقابلہ اس وقت تک جاری رہے گا مسٹر عمران جب تک تم میں سے کوئی مر نہ جائے۔"

عمران کچھ نہ بولا۔ اُس نے تیسرا حملہ بچایا تھا۔ چوتھے حملے پر عمران نے ایک بید کھا کر خود بھی ایک لات اُس کے پیٹ پر جڑ دی۔ لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ وہ تو اُسے اُس کی جگہ سے ہلا بھی نہ سکا تھا۔ ایک ایسی لات ضائع ہوئی تھی جو کسی پہلوان کے قدم بھی اکھاڑ دیتی لیکن عمران کو ایسا معلوم ہوا تھا جیسے اُس کی لات سیمنٹ کی بوری پر پڑی ہو۔

"ٹھہرو.... ٹھہرو....!" ہولڈن ہاتھ اٹھا کر بولا۔

عمران کا حریف جہاں تھا وہیں رک گیا۔ عمران نے بھی دم لینے کے لئے اس موقع کو غنیمت جانا اور رک کر ہولڈن کی طرف دیکھنے لگا۔ ہولڈن نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ "مسٹر عمران ابھی تم نے فری اسٹائل کشتی کا ایک داؤ آزمایا تھا۔ اس لئے کیوں نہ فری اسٹائل کشتی ہی ہو جائے۔ جلد فیصلہ ہو جائے گا۔"

"تم بار بار نئی تجویزیں کیوں پیش کر رہے ہو۔ اُسے بید چلانے دو۔" عمران بولا۔

"تم اچھل کود کر بید کی زد سے بچ جاتے ہو۔ اسی طرح اسے دوڑاتے رہو گے۔ میں جلد فیصلہ چاہتا ہوں۔"

فری اسٹائل کشتی خطرناک ثابت ہوتی کیونکہ عمران کا مقابل اُس کے وزن کا دوگنا ضرور ہو گا۔ اگر ایک بار بھی اُس کی گرفت میں آ جاتا تو شاید چھٹکارا مشکل ہو جاتا۔ ذرا دیر کو اُس کی آنکھوں میں تردد کے سائے لہرائے تھے پھر وہ لاپرواہی سے بولا تھا۔ "اچھی بات ہے لیکن ایک شرط کے ساتھ۔"

"کیا شرط ہے مسٹر عمران....؟" ہولڈن نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"پھر میں بھی جس طرح چاہوں گا اسے مار ڈالوں گا۔"

"کیا مطلب....؟"

"تم دیکھ ہی رہے ہو کہ یہ پہاڑ ہے اور میں....!"

"اچھا.... اچھا.... ٹھیک ہے.... مسٹر عمران تم جس طرح بھی چاہو اسے مار ڈالنا۔" وہ ہنس کر بولا۔ "مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا۔"

دیو پیکر حریف نے بید ایک طرف فرش پر ڈال دی اور عمران پر حملے کے لئے گھات لگانے لگا۔ عمران اس چکر میں تھا کہ اُس کی پہنچ سے دور ہی رہ کر اُسے کسی طرح گرانے کی کوشش کرے کیونکہ پہلے ہی ایک لات رسید کر کے اُس کی قوت اور حاضر دماغی کا اندازہ لگا چکا تھا.... اور اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر ایک بار بھی اُس کی گرفت میں آ گیا تو گلو خلاصی ناممکن ہو جائے گی۔

دفعتاً حریف نے اُس پر چھلانگ لگائی اور عمران ترچھا ہو کر خود ہی فرش پر لوٹ لگا گیا۔ حریف منہ کے بل فرش پر چلا آیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ ٹیک کر پھرتی سے اٹھ بیٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن اُس سے پہلے ہی عمران کے جوتے کی نوک اُس کی کنپٹی پر پڑی۔

یہ ضرب ایسی تھی کہ ہاتھی کو بھی بے ہوش کر دیتی لیکن وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ البتہ اُس کے انداز سے ایسا لگتا تھا جیسے اُسے کچھ سجھائی نہ دے رہا ہو۔ دونوں ہاتھ اس طرح پھیل گئے تھے جیسے کوئی اندھا سہارے کے لئے ادھر اُدھر کوئی دیوار ٹٹول رہا ہو۔

اسی عالم میں عمران نے اٹھ کر اس کے سینے پر ایک فلائنگ کک رسید کی وہ دوسری طرف الٹ گیا۔ اُس کا سر زور دار آواز کے ساتھ فرش سے ٹکرایا تھا۔ اس بار عمران نے اُس پر چھلانگ لگائی اور سینے پر سوار ہو کر گلا گھونٹنے لگا۔

"خبردار.... ہٹ جاؤ.... ورنہ گولی مار دوں گا۔" عقب سے ہولڈن کی آواز آئی۔ لہجے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس نے پستول نکال لیا ہے۔ حریف کی گردن پر اُس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور اس پر سے اٹھتے اٹھتے عمران نے پتلون کی جیب سے میڈیلینا کا دیا ہوا چاقو نکال لیا۔ بٹن دبتے ہی اُس کا پھل دستے سے باہر آ گیا اور پھر وہ چاقو عمران کی گرفت سے نکل کر فضا میں تیرتا ہوا ہولڈن کی گردن میں پیوست ہو گیا۔ اسی وقت ہولڈن کے پستول سے بھی ایک گولی چلی لیکن نشانے پر نہ بیٹھ سکی کیونکہ فرش پر گرتے وقت اس کا ہاتھ چھت کی طرف اٹھ گیا تھا۔ پھر پستول کو چھوڑ کر اُس نے اپنی گردن سے چاقو کھینچ نکالنا چاہا۔ لیکن اُس سے پہلے ہی عمران کی گرفت چاقو کے دستے پر مضبوط ہو چکی تھی۔ چاقو کا پھل دستے تک گردن میں اتر گیا.... اور دوسرے جھٹکے میں نرخرے کو کاٹتا ہوا گردن سے باہر بھی آ گیا۔ خرخراہٹ کے ساتھ خون کا فوارہ چھوٹنے لگا تھا۔

اُدھر دیو پیکر حریف دھاڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا لیکن شاید ابھی تک اُس کی آنکھوں میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ عمران نے ہولڈن کا پستول اٹھایا اور نہایت اطمینان سے اس کی پیشانی کا نشانہ لے کر فائر کر دیا۔

عین اسی وقت ہال میں اندھیرا چھا گیا۔ کچھ دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں بھی سنائی دیں اور عمران بڑی پھرتی سے قریبی دیوار سے جالگا۔ وہ کچھ نہیں جانتا تھا کہ اب کیا ہوگا؟ میڈیلینا کا دور دور پتہ نہیں تھا۔

''یہاں کیا ہو رہا ہے؟'' کسی نے اونچی آواز میں پوچھا۔ پھر دوسری آواز آئی۔ ''فیوز بکس دیکھو۔''

عمران کے ایک ہاتھ میں چاقو تھا اور دوسرے میں پستول لیکن لاحاصل۔ وہ تو اس اندھیرے سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ کدھر جاتا۔ برقی نظام کے تحت کھلنے اور بند ہونے والے دروازوں کے آپریشن سوئچ کہاں تلاش کرتا۔ تو گویا اب وہ اتنی ہی دیر کے لئے محفوظ تھا جب تک کہ ہال میں دوبارہ روشنی نہ ہو جاتی۔

اچانک کسی نے اُس کا بازو پکڑ کر سرگوشی کی۔ ''چپ چاپ چلے آؤ میرے ساتھ۔''

وہ تو اُس سے پہلے ہی میڈیلینا کے لباس کی مخصوص خوشبو محسوس کر چکا تھا۔ ورنہ چاقو والا ہاتھ کبھی کا گھوم گیا ہوتا۔

وہ اُس کا بازو تھامے دیوار ہی سے لگی ہوئی چلنے لگی۔ عمران بڑی احتیاط سے چل رہا تھا۔ ایسے حالات میں بھی اُس کا ذہن اس مسئلے سے الجھا ہوا تھا کہ آخر یہ عورت کیا کر رہی ہے؟ اور حقیقتاً اُس کا مقصد کیا ہے....؟''

''ذرا سنبھل کر!'' کچھ دور چلنے کے بعد میڈیلینا نے سرگوشی کی۔ ''یہاں سے زینے شروع ہوتے ہیں....رک جاؤ.... بس دایاں پیر احتیاط سے آگے بڑھاؤ۔ میں دو زینے اُتر گئی ہوں.... بس بس.... ٹھیک....!''

تین زینے اُترنے کے بعد عمران نے دروازے کے سرکنے کی آواز سنی تھی۔ شاید زینوں والا راستہ مسدود کر دیا تھا۔ وہ خاموشی سے زینے اترتا رہا۔ مسطح زمین پر پہنچنے کے بعد پھر کسی دروازے کے بند ہونے کی آواز سنائی دی تھی۔

عمران نے اس دوران میں پستول اور چاقو کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔ زینے طے کرتے وقت پستول تو جیب میں ڈال لیا۔ لیکن چاقو کو بدستور ہاتھ ہی میں رکھا۔

''اگر تم تھکن محسوس کر رہے ہو تو ذرا دیر کو بیٹھ جاؤ۔'' میڈیلینا نے کہا۔ اس بار وہ اونچی آواز میں بولی تھی۔

''شکریہ! ویسے یہ ایک خطرناک کھیل تھا۔'' عمران نے کہا اور وہیں بیٹھ گیا۔

"لیکن مجھے تمہاری صلاحیتوں پر اعتماد تھا۔"

"وہ دیوزاد مفت میں مارا گیا۔"

"اُسے یہاں کوئی بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ وہ ہولڈن کا دست راست تھا۔"

"باہر تم مجھے چھوڑ کیوں بھاگی تھیں؟"

"تم سے الگ رہ کر تمہاری حفاظت کرنا چاہتی تھی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ٹھیک اُس وقت تمہارے پاس کیسے پہنچ سکتی تھی جب تمہیں میری ضرورت تھی؟"

"جوزف کہاں ہے؟" عمران نے مضطربانہ انداز میں پوچھا۔

"محفوظ ہے.... اُسے بھی عمارت سے نکال دیا گیا ہے.... اور اب جیمو جھینگے کو بھی لے جاؤ۔ تب یہاں کا انچارج کچھ اس طرح اپنی رپورٹ مرتب کرے گا کہ یہاں ہنگامہ برپا کرنے کے بعد جیمسن کی مدد سے فرار ہوگئے۔"

"مریخ سے؟" عمران نے چبھتے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔

"خدا کی پناہ! ہر وقت تمہارا ذہن جاگتا رہتا ہے۔"

"آخر تم اتنی بدحواس کیوں ہو رہی ہو؟"

"تم یہیں ٹھہرو! میں ابھی آئی۔ یہاں سے ہلنا بھی نہیں۔"

وہ اُسے اندھیرے میں چھوڑ کر چلی گئی لیکن دوبارہ واپسی میں دیر نہیں لگائی تھی.... اور اس بار عمران نے کئی قدموں کی چاپیں سنیں۔

"یہ دونوں بھی آگئے۔ اب اٹھو۔" وہ اُس کے قریب پہنچ کر بولی۔ "فی الحال ایک غار میں تمہیں قیام کرنا پڑے گا اور پھر کل ٹرانسمٹ کر دیئے جاؤ گے۔" عمران کچھ نہ بولا۔

محدود روشنی والی ٹارچ کے سہارے وہ راستہ طے کرتے رہے۔ یہ ایک تنگ سا پہاڑی درہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ چلتے رہے.... درے سے گزر کر انہیں پھر چڑھائی پر چلنا پڑا.... یہ سفر خاموشی سے طے ہو رہا تھا۔ میڈیلینا ٹارچ لئے آگے آگے چل رہی تھی۔ عمران اُس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا پھر جیمسن اور جوزف تھے۔

بالآخر وہ ایک غار تک جا پہنچے اور عمران نے میڈیلینا سے پوچھا۔ "کیا اندھیرے ہی میں پڑے رہیں گے۔"

"نہیں.... یہاں روشنی کا انتظام ہو سکے گا کیونکہ یہ روشنی باہر سے نہ دیکھی جاسکے گی اور تم

لوگ میری عدم موجودگی میں باہر نکلنے کی کوشش مت کرنا۔"

پھر اُس نے ایک بڑا سا کاربائیڈ لیمپ روشن کر دیا تھا جو وہاں پہلے ہی سے موجود تھا۔ میڈیلینا چلنے لگی تو عمران بھی اُسکے ساتھ ہی غار کے دہانے کیطرف بڑھتا ہوا بولا۔ "تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔"

"ضرور کرو۔" وہ غار کے دہانے کے قریب رکتی ہوئی بولی۔

عمران نے ہنس کر کہا۔ "دو طرفہ مار کرنے کی ماہر ہو۔"

"کیا مطلب؟"

"ہولڈن نے تمہارے متعلق مجھ سے جو سوالات کئے تھے وہ رٹے رٹائے مکالموں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے تھے۔"

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

"اُسے شبہ تک نہیں تھا کہ تم تھریسیا ہو۔ لیکن تم اُس کی موت چاہتی تھیں اور وہ مجھے مار ڈالنا چاہتا تھا اور اس کی تدبیر تم ہی نے سجھائی تھی۔ حفاظت خود اختیاری کے تحت یا اپنے کسی اور آدمی کی جان بچانے کے لئے وہ مجھے مار سکتا تھا۔ تمہاری تنظیم کا قانون ایسی صورت میں اُس سے باز پرس نہ ہوتا اگر یہ بات نہ ہوتی تو اتنے نپے تلے انداز میں وہ میرے ہاتھوں نہ مارا جاتا۔ چونکہ اسکیم خود تمہاری مرتب کردہ تھی اس لئے تم مجھے نکال لے جانے کے لئے ٹھیک وقت پر صحیح جگہ پہنچ سکیں۔"

"کیا مجھ سے ایسی بکواس کرتے وقت تمہیں خوف نہیں محسوس ہوتا؟" میڈیلینا تیز لہجے میں بولی۔

"بس یہ جتانا تھا کہ تم اس معاملے میں بھی مجھے بے وقوف نہیں بنا سکیں اور دوسری بات یہ کہ میں نے مریخ ہی پر رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"

"زیادہ ہاتھ پیر نہ پھیلاؤ ورنہ مارے جاؤ گے اور ہاں وہ چاقو اب مجھے واپس کر دو۔"

"یہ کیا بات ہوئی، کچھ تو رہنے دو میرے پاس۔ کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ میں تم پر حملہ کر بیٹھوں گا۔"

"جہنم میں جاؤ....!" کہتی ہوئی وہ غار کے دہانے سے نکل گئی۔ عمران اُن دونوں کے پاس واپس آ گیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے یور میجسٹی؟" جیمسن نے پوچھا۔

"گورنری سے برطرف کر دیئے گئے ہو۔ اب پھر وہی جمن کے جمن۔"

"میں نہیں سمجھا؟"

"اگر ممکن ہوا تو میرے ساتھ جاؤ گے۔"

"یعنی ہم سب ساتھ ہی ٹرانسمٹ ہوں گے۔"

عمران کچھ نہ بولا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب تھریسیا پر اعتماد کرے یا نہ کرے۔ جس طرح دو طرفہ سازش کر کے اُس سے ہولڈن کو ختم کرایا تھا اُسی طرح معلوم نہیں اب اُن کے لئے کس قسم کا جال تیار کر رہی ہو.... نہیں وہ اپنے مریخ والے اسکینڈل کا راز فاش نہیں ہونے دے گی۔ اس حد تک اُس پر اعتماد نہیں کر سکے گی.... اور خود اُس کا کیا فرض ہوگا؟ کیا وہ ساری دنیا کو اس تنظیم کے ہاتھوں بلیک میل ہونے دے گا؟ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اُس کے ذہن نے جواب دیا۔

اُس نے دونوں کو غار سے نکل چلنے کا اشارہ کر کے ہونٹوں پر انگلی رکھ لی۔ یعنی وہ چپ چاپ نکل چلیں۔ دونوں نے تعمیل کی تھی۔ غار سے نکل کر عمران نے نیچے جانے کی بجائے چڑھائی ہی پر چڑھتے چلے جانے کا فیصلہ کیا۔ دونوں خاموشی سے اُس کی تقلید کرتے رہے تھے۔ آخر جیمسن کا دم گھٹنے لگا اور اُس نے آہستہ سے کہا۔ "یہ سیاہ فام عورت اتنی ہمدرد کیوں ہو گئی ہے؟"

عمران چلتے چلتے رک گیا اور اُس کی طرف مڑے بغیر سوال کیا۔ "اُس نے تم سے کیا کہا تھا؟"

"یہی کہ مجھے بھی آپ دونوں کے ساتھ ٹرانسمٹ کیا جائے گا اور وہ مجھے عمارت کے ایک تہہ خانے میں لے گئی تھی۔"

"تم اور جوزف کس طرح یک جا ہوئے تھے؟"

"یہ اُس تہہ خانے میں پہلے سے موجود تھا۔"

"تم اُس تہہ خانے میں کیسے پہنچے تھے جوزف؟" عمران نے سوال کیا۔

"مجھے تو وہ سفید بندریا سیدھی وہیں لے گئی تھی اور بند کر دیا تھا۔ کہنے لگی کہ یہاں شراب کسی طرح بھی نہیں پہنچ سکے گی۔ پھر میں وہاں تنہا رہ گیا۔"

"پھر ہم دونوں کو آپ تک پہنچا دیا۔" جیمسن نے کہا۔

"یہی سب سے بڑی غلطی کی تھی۔" عمران غصیلے لہجے میں بولا اور پھر چل پڑا۔

"لیکن شاید ہمیں اسی غار سے ٹرانسمٹ کیا جاتا؟" جیمسن نے کہا۔

"میں مریخ ہی پر رہنا چاہتا ہوں۔" عمران بولا۔ "اسی لئے غار سے نکل بھاگا۔"

"تو بھاگ کر اوپر کیوں چڑھے جا رہے ہیں؟"

"اُسے دھوکے میں رکھنے کے لئے۔" عمران نے جواب دیا۔ "بھاگنے والے عموماً ایسا راستہ اختیار کرتے ہیں کہ بھاگتے ہی چلے جائیں۔"

"میں نہیں سمجھا؟"

"پہاڑ کی چوٹی سے ہم آسمان پر چھلانگ نہیں لگا سکیں گے۔ اتنی عقل وہ بھی رکھتی ہے۔ لہٰذا ہمیں نیچے ہی تلاش کیا جائے گا۔"

"بات تو ٹھیک ہے باس! لیکن اگر ہم بھوکوں مر گئے تو.....؟"

"خاموشی سے چلتے رہو۔"

سردی شدید تھی لیکن جس محنت شاقہ سے وہ دوچار تھے اُس نے سردی کے احساس کو بڑی حد تک کم کر دیا تھا۔

آخر کار وہ ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں سے آسمان ہی کی طرف چھلانگ لگائی جاسکتی تھی۔ یعنی یہ اس جگہ کی انتہائی بلندی تھی۔ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد انہیں یہیں سر چھپانے کو ایک ایسی جگہ مل گئی جہاں بارش سے بھی محفوظ رہ سکتے تھے۔ یہ ایک چھوٹا سا قدرتی سائبان تھا۔ عمران نے ان دونوں سے کہا کہ اگر وہ سونا چاہیں تو سو سکتے ہیں۔ وہ خود جاگتا رہے گا۔

اور پھر وہ دونوں "نہیں نہیں" کرتے رہنے کے باوجود بھی سو گئے تھے۔ عمران جاگتا اور سوچتا رہا لیکن کچھ دیر بعد اُس کے ذہن پر بھی نیند کی یورش ہوگئی اور وہ بھی بے خبر ہو گیا۔ پھر شاید جوزف کی آنکھ پہلے کھلی تھی اور اُس نے اُن دونوں کو جگایا تھا۔ شاید سورج طلوع ہو گیا تھا لیکن اوپر چھائی ہوئی سبز دھند کی وجہ سے اب بھی کھل کر اجالا نہیں پھیلا تھا۔ عمران نیچے وادی میں دیکھنے لگا۔ پوری وادی صاف نظر آ رہی تھی۔ وہ عمارت بھی دکھائی دے رہی تھی جس سے وہ فرار ہوئے تھے۔

دفعتاً وہ چونک پڑا۔۔ پھر دونوں ہاتھوں سے آنکھیں ملیں اور دوبارہ وادی کیطرف متوجہ ہو گیا۔

"جیمسن ذرا میرے قریب آؤ۔" وہ مڑ کر بولا اور جیمسن اٹھ کر اُس کے پاس پہنچ گیا۔ "ذرا یہاں سے اس وادی کو دیکھو.... کیا معلوم ہوتا ہے؟"

"مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا جناب!.... اس کے علاوہ کہ یہ پہاڑوں سے گھری ہوئی ایک وادی ہے۔"

"پہاڑوں کے اس گھراؤ نے سطح زمین کی کیا شکل بنادی ہے؟"

"اوہ ٹھہریئے! ہاں کوئی پیٹرن بن تو رہا ہے۔ اوہ.... ٹھیک مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی جانور کی مادہ اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہو۔"

"گڈ!" عمران اُس کی پشت پر ہاتھ مار کر بولا۔ "غور کرو کیا وہ گدھی نہیں معلوم ہوتی۔"

"کمال ہے، واقعی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی گدھی اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہو۔"

"بب.... باؤل دے سوف۔" عقب سے جوزف کی آواز آئی۔

"ہائیں تم فرانسیسی بھی جانتے ہو؟" جیمسن پلٹ کر بولا۔

"تم جیت گئے باس! تم نے معمہ حل کر لیا۔ باس اب میں مرنے کو بھی تیار ہوں۔ یہ مریخ ہرگز نہیں ہے۔ نازی مریخ پر کب پہنچے تھے؟ سب بکواس ہے۔"

جیمسن حیرت سے آنکھیں پھاڑے جوزف کو دیکھے جا رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔" عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔ "اب میں نے فرار ہونے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔"

"میں کچھ نہیں سمجھا یور میجسٹی۔"

"ہمیں اس عمارت کو تباہ کرنا ہے۔"

"کیا تھپڑ مار مار کر گرائیں گے، اسے؟"

اس سے پہلے بھی خالی ہاتھ بہت کچھ کر چکا ہوں۔ تم اس کی فکر مت کرو۔"

"میرا خیال ہے کہ اس عمارت میں ڈھائی تین سو افراد موجود ہیں اور ہم صرف تین ہیں؟"

"جہاں تین میں باس بھی شامل ہوں اُسے کم از کم ایک ہزار سے ضرب دے دیا کرو۔" جوزف نے کہا۔ "اس عمارت پر حملہ کئے بغیر تو میں بے موت مارا جاؤں گا۔"

"یہ کیا بات ہوئی؟" جیمسن نے آنکھیں نکالیں۔

"اس لئے کہ اس عمارت کے علاوہ یہاں اور کہیں شراب نہیں مل سکتی۔"

"دوسری طرف بھی تو دیکھیں کہ اُدھر کیا ہے؟" عمران بولا۔ "تم دونوں ادھر ہی ٹھہرو.... نگاہ رکھنا کہ اُن میں سے کوئی اِدھر تو نہیں آتا۔"

دوسری طرف پہنچنے میں قریباً دس منٹ صرف ہوئے تھے لیکن دوسری جانب نیچے دیکھ بھی نہیں پایا تھا کہ کسی طیارے کا شور سنائی دیا۔ اس طرف چھپنے کے لئے بہتیری جگہیں نظر آئیں تھیں۔ وہ بڑی پھرتی سے ایک دراڑ میں رینگ گیا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ جوزف نے بھی اُسی پناہ گاہ کو استعمال کیا ہوگا جس میں رات بسر کی تھی۔ طیارے کی آواز کی سمت کا تعین نہیں کر سکا تھا۔ ویسے اُسے یقین تھا کہ اُس کی اڑان فی الحال نیچی ہی ہوگی لیکن اگر ویسا ہی طیارہ ہوا جیسا اُن کے یہاں پہنچنے پر عمارت تک لائے جانے کے لئے استعمال ہوا تھا تو وہ کسی جگہ بھی لینڈ کر سکے گا۔

طیارے کی آواز دور ہوتی چلی گئی۔ شاید نیچی پرواز کے ذریعے اُن کی تلاش جاری تھی.... وہ پھر دراڑ سے نکلا۔ جوزف اور جیمسن کی فکر سر پر سوار ہو گئی تھی۔ کہیں وہ دیکھ نہ لئے جائیں۔ اُن کی پناہ گاہ انہیں چھپانے کے لئے ناکافی ہو گئی۔ اُس رخ سے دیکھ لئے جانے کا خدشہ تھا جدھر سے وہ قدرتی سائبان میں داخل ہوئے تھے۔

وہ تیزی سے اُس طرف بڑھتا رہا۔ طیارے کی آواز بہت دور سنائی دے رہی تھی۔ شاید وہ پوری وادی کا چکر لے رہا تھا۔ زیادہ تیز رفتار بھی نہیں معلوم ہوتا تھا۔ ہو سکتا تھا وہی طیارہ ہو جس کے پر ڈہنوں کی طرح ہلتے تھے.... بالآخر عمران اپنی پناہ گاہ تک پہنچ گیا جہاں وہ دونوں اُس کے منتظر تھے۔

"ہماری تلاش شروع ہو چکی ہے۔" عمران نے کہا۔ "جلدی سے نکل چلو۔ میں نے چھپنے کے لئے ایک اچھی سی جگہ تلاش کر لی ہے۔" جوزف نے اس طرح پلکیں جھپکائیں جیسے کچھ سمجھ میں نہیں آیا ہو۔ پھر جماہی کے لئے بھاڑ سا منہ پھیلا دیا۔ شراب کی طلب نے اُس کے چہرے پر بیزاری بکھیر دی تھی۔ دوسری پناہ گاہ کی طرف بڑھتے وقت وہ خاصا سست نظر آ رہا تھا۔

"ارے، کیا دم نہیں ہے پیروں میں؟" عمران جھنجھلا کر بولا۔

"پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے باس؟" جوزف بڑبڑا کر رہ گیا۔

طیارہ شاید پھر پلٹ پڑا تھا لیکن جہاں بھی تھا وہاں سے انہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ جوزف کی رفتار میں بھی کسی قدر تیزی آ گئی اور وہ کسی نہ کسی طرح اُس آڑی دراڑ تک پہنچ ہی گئے جس میں چھپ جانے کے بعد وہ کسی زاویے سے بھی نہیں دیکھے جا سکتے تھے۔ اس بار طیارہ اُن کے اوپر سے گزر گیا۔ لیکن وہ بہت پہلے اُس دراڑ میں پناہ لے چکے تھے۔

تھوڑی دیر تک کوئی کچھ نہ بولا۔ پھر عمران نے کہا۔ "فی الحال شاید ایک ہی طیارہ استعمال کیا جا رہا ہے۔"

"دوسرا میں نے ابھی تک دیکھا ہی نہیں۔" جیمسن نے کہا۔

"دوسرے سے کیا مراد ہے؟"

"مطلب یہ کہ میں نے یہاں صرف وہی ایک طیارہ دیکھا ہے جو آپ لوگوں کو اُس عمارت تک لایا تھا۔"

"دوسری طرف کیا ہے باس؟" جوزف نے بھرائی آواز میں کہا۔

"ابھی تک دیکھ ہی نہیں سکا۔"

"دوسری طرف بھی اُن ہی لوگوں کا راج ہو گا۔" جیمسن نے مایوسی سے کہا۔

طیارے کی آواز دور ہوتی جا رہی تھی۔ عمران نے کسی قدر اُبھر کر دراڑ سے جھانکا۔ طیارہ

بلاشبہ پہاڑ کے اوپر کی فضا میں پرواز کر رہا تھا۔ کچھ دور جا کر اُس نے اُسے پھر اپنی ہی جانب مڑتے دیکھا اور پھر سر نیچے کر لیا۔

"پیچھا ہی نہیں چھوڑ تا مردود۔" وہ آہستہ سے بڑبڑایا تھا۔

"خالی پیٹ کوہ پیمائی کرنی پڑی تو مزہ آجائے گا۔" جیمسن بولا۔

"آپ چاہیں تو واپس جا سکتے ہیں۔ گورنر صاحب۔" عمران نے کہا۔

"ارے اب گورنر کہاں رہا۔ معزول کر دیا گیا ہوں آپ کی محبت میں۔"

"ابھی تک تو اُس کی یہ حرکت میری سمجھ میں نہیں آئی۔"

"آخر آپ کو کیا واقعہ پیش آیا تھا؟"

"وہی جو آپ کو پیش آیا تھا۔ وہ ہم تینوں کو ٹرانسمٹ ہی کرنے کیلئے تو اُس غار میں لے گئی تھی۔"

"جی ہاں، مجھ سے تو یہی کہا تھا۔"

عمران کچھ نہ بولا۔ طیارہ پھر اُن کے سروں پر سے گزر گیا۔

"میرا خیال ہے کہ یہاں ہماری موجودگی محسوس کر لی گئی ہے۔" عمران آہستہ سے بولا۔

"محض غلط فہمی کی بنا پر ایسا ہوا۔" جیمسن بڑبڑایا۔

"کیا مطلب....؟"

"اگر وہ ہمیں مار ڈالنا چاہتے تو وہیں مار ڈالتے۔ غار میں پہنچانے کی کیا ضرورت تھی۔"

"اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ میں نے کیا کیا تھا تو تم اچھل پڑو گے۔" عمران نے کہا۔

"تو بتایئے نا....؟"

"گھر پہنچ کر، اگر پہنچ سکے۔"

"شاید بھوکوں مرنا بھی مقدر ہو چکا ہے۔" جیمسن ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"ب.... باس.... میری بات سنو۔" جوزف کی آواز آئی۔ ساتھ ہی وہ ناک سے شوں شوں بھی کئے جا رہا تھا۔

"تو بھی سنا دے جو کچھ سنانا چاہتا ہو۔"

"کہیں گوشت بھونا جا رہا ہے باس!"

"اب بھی سو رہا ہے شاید۔"

"یقین کرو باس! میرے قریب چلے آؤ۔"

عمران سینے کے بل رینگتا ہوا اُس کی طرف بڑھنے لگا اور قریب پہنچنے پر اُس کے بیان کی تصدیق ہو گئی۔ بلاشبہ کہیں قریب ہی گوشت بھونا جارہا تھا۔ کچھ اور آگے بڑھا تو ہوا کا جھونکا بھی محسوس ہوا۔ اُس نے پلٹ کر انہیں بھی اُسی جانب بڑھنے کا اشارہ کیا۔ اُدھر جہاز نے عین اُن کے اوپر چکر لگانا شروع کر دیا تھا۔

پھر عمران اُس جگہ پہنچ گیا جہاں سے ہوا کے جھونکے اپنے ساتھ بھنے ہوئے گوشت کی مہک لارہے تھے۔ یہاں دراڑ کے اختتام نے کسی غار کے دہانے کی شکل اختیار کر لی تھی اور اس پہاڑی سلسلے کے دوسری طرف کے مناظر یہاں سے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ جہاز پھر دور چلا گیا تھا۔

"وہ دیکھو باس! وہ اُدھر کوئی بڑا جانور بھونا جارہا ہے۔" جوزف نے آہستہ سے کہا۔

"میں دیکھ رہا ہوں.... اور یہ فوجی معلوم ہوتے ہیں کئی خیمے بھی ہیں کسی ملک کی سرحدی چوکی بھی ہو سکتی ہے۔"

"کس ملک کی؟" جیمسن نے یونہی رواروی میں سوال کیا۔

"بڑی مشکل سے تو تم مریخ سے زمین پر آئے ہو اب کچھ دن جغرافیہ پڑھو۔ خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس ملک کی سرحد ہے۔"

"دیکھو باس! اُدھر وہ سبز رنگ کی دھند بھی نہیں ہے۔" جوزف نے کہا۔

"سبز رنگ کی دھند تو اس وادی کو فضائی جائزے سے بچائے رکھنے کے لئے قائم کی جاتی ہے۔ کتنے ہی جہاز اس کے اوپر سے گزر جاتے ہوں گے اور بلندی سے یہ انہیں اس خطے کی ہریالی معلوم ہوتی ہو گی۔"

"غالباً یہی چکر ہے۔" جیمسن سر ہلا کر بولا۔ "لیکن سوال تو یہ ہے کہ ہم اس بھونے جانے والے جانور سے اپنا حصہ کس طرح حاصل کریں؟"

"یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ تم اُسے کھا بھی سکو گے یا نہیں۔" عمران نے کہا۔ "ذبیحہ تو نہیں ہو سکتا۔"

جیمسن اس طرح منہ بنا کر رہ گیا جیسے یہ ریمارک گراں گزرا ہو۔ لیکن کچھ بولا نہیں۔ اچانک وہی جہاز جو کچھ دیر پہلے اُن کے سروں پر منڈلا تا رہا تھا سامنے سے آتا دکھائی دیا۔ پھر خیموں کے اوپر پہنچ کر معلق ہو گیا اور چند لمحے اسی پوزیشن میں رہ کر نیچے اترنے لگا۔ خیموں کے قریب ہی اُس نے لینڈ کیا تھا۔

"اوہ تو یہ فوجی بھی اُن ہی کے ساتھی ہیں۔" جیمسن بولا۔

طیارے سے دو آدمی اُتر کر ایک خیمے میں گھس گئے۔ عمران خاموشی سے دیکھتا رہا۔ پھر وہ کسی قدر ترچھا ہو کر بائیں جانب دیکھنے لگا پھر آہستہ سے بولا۔ "اگر ہم تھوڑی سی محنت کر سکیں تو ان خیموں کے عقب میں پہنچ جائیں گے۔"

"ہاں اُدھر ایسی چٹانیں موجود ہیں لیکن پہنچیں گے کس طرح؟ ہر حال میں دیکھ لئے جانے کا خطرہ ہے۔"

"اس کے لئے ہمیں اُدھر ہی جانا پڑے گا جہاں سے چلے تھے۔"

"اب تو بھوک کے مارے دم نکل رہا ہے میرا۔" جیمسن بڑبڑایا۔

"نئی نئی گورنری چھنی ہے آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔" عمران ہنس کر بولا۔

"آخر آپ کرنا کیا چاہتے ہیں؟"

"میں یہ چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے اس عمارت کو تباہ کر دوں۔ جس سے ساری دنیا کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"پھر سمجھادوں گا۔ یہ وقت باتوں میں ضائع کرنا نہیں چاہتا.... آؤ!"

وہ پھر رینگتے ہوئے اُسی مقام پر پہنچے تھے جہاں سے دراڑ میں داخل ہوئے تھے۔ لیکن دراڑ سے نکلتے ہی منظر بدلا ہوا نظر آیا۔ سبز رنگ کی دھند غائب ہو چکی تھی اور اُس کی جگہ سفید بادلوں نے لے لی تھی اور پھر ایک بے حد چمکدار گولا بادلوں کے درمیان چکراتا نظر آیا اور برف باری شروع ہو گئی۔

"چلو جلدی کرو۔" عمران مضطربانہ انداز میں بولا۔ "پھر دراڑ میں اُتر چلو۔"

"اب آئی شامت۔" جیمسن کراہا۔

"حواس بجا رکھو۔" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔ پھر وہ دراڑ میں اتر گئے اور دوسری جانب والے دہانے کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ اُدھر طیارے کا انجن پھر جاگ پڑا تھا۔ دہانے کے قریب پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ فوجی وردیوں میں ملبوس لوگ خیموں سے نکل نکل کر طیارے کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ اُس پر سوار ہوئے اور طیارہ اوپر اٹھتا چلا گیا۔ پھر مخالف سمت میں افقی پرواز کرنے لگا۔ اس جانب بھی برف باری شروع ہو گئی تھی۔

"سنو" عمران اُن کی طرف مڑ کر بولا۔ "تھریسیا نے کسی ٹھنڈے سورج کا ذکر کیا تھا۔ اگر یہ

وہی ہے تو اتنی برفباری ہو گی کہ ہم جہاں بھی ہوں برف میں دب کر فنا ہو جائیں۔"

"تت.... تو یہ دہانہ بھی برف سے بند ہو سکتا ہے۔" جیمسن سردی سے کانپتا ہوا بولا۔

"ایسا ہی نظر آ رہا ہے۔" عمران نے کہا۔ "اگر مرنا ہی ہے تو جدوجہد کرتے ہوئے کیوں نہ مریں۔ چوہوں کی طرح کیوں مریں؟"

"تم بے فکر رہو باس! میں بالکل خائف نہیں ہوں۔" جوزف پُر عزم لہجے میں بولا اور انہوں نے باہر نکل کر نیچے اُترنا شروع کر دیا۔

خیموں تک پہنچنے میں دیر نہیں لگی تھی۔ ایک ایک خیمے میں گھستے پھرے۔ کئی خیموں میں خاصا اسلحہ نظر آیا۔ ایک جگہ ایک ہلکی توپ بھی دکھائی دی اور عمران اچھل پڑا۔

"ضرور فائر کروں گا۔" اس نے جیمسن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں سمجھا جناب! کس پر فائر کریں گے؟"

"اس توپ کو خیمے سے باہر نکال لے چلو۔"

"میں کچھ نہیں سمجھ رہا۔" جیمسن اپنے بال نوچتا ہوا بولا۔

"میں کہتا ہوں بکواس مت کرو، جلدی کرو۔"

جوزف توپ میں ہاتھ لگا چکا تھا۔ لیکن پھر عمران اُسے روکتا ہوا بولا۔ "نہیں احمقانہ خیال ہے۔ اس سے صحیح نشانہ نہیں لیا جا سکتا۔ وہ بادلوں میں تیزی سے چکراتا پھر رہا ہے۔ میں رائفل ہی استعمال کروں گا۔"

"میں پھر کہتا ہوں سوچ سمجھ لیجئے جناب۔" جیمسن نے کہا۔

"شٹ اپ۔" عمران نے کہا اور ایک رائفل اٹھا کر اس کا میگزین چیک کرتا ہوا خیمے سے نکل آیا۔

چمکدار گولا بادلوں میں بدستور چکراتا پھر رہا تھا۔ وہ اتنا ہی روشن تھا کہ برف کی چادر سے بھی صاف نظر آ رہا تھا۔

اس نے رائفل اٹھائی۔ گولے کے ساتھ ہی ساتھ رائفل کی نال بھی حرکت کر رہی تھی۔ دفعتاً عمران نے فائر کر دیا اور پھر قیامت ٹوٹ پڑی۔ اتنا زبردست دھماکا ہوا تھا کہ وہ منہ کے بل گر گئے اور پھر ایسا لگا جیسے اُن پر جہنم کا دہانہ کھول دیا گیا ہو۔ پھر گرم ہوا کا اتنا زبردست جھکڑ چلا کہ خیموں کی طنابیں اکھڑ گئیں اور وہ دور تک گھسٹتے چلے گئے۔

اگر یہ لوگ پہلے سے نہ گر گئے ہوتے تو ہوا کا جھکڑ انہیں بھی اڑا لے جاتا۔ عمران کے ہوش

وحواس برقرار تھے۔ اُس نے اٹھ کر رائفل اٹھائی اور اُس خیمے کی طرف دوڑا جو ایک چٹان سے الجھ کر رُک گیا تھا۔ جوزف اور جیمسن اس کے پیچھے آئے تھے اور اُن کے ہاتھوں میں بھی رائفلیں تھیں۔ عمران نے گرے ہوئے خیمے کا ایک گوشہ اٹھایا اور اُس کے نیچے گھس گیا۔ جوزف اور جیمسن نے بھی اُس کی تقلید کی۔

برف باری رُک گئی تھی اور سفید بادل بھی چھٹنے لگے تھے۔ وہ بدستور اسی گرے ہوئے خیمے کے نیچے چھپے رہے۔ فضا میں اب بھی آنچ سی محسوس ہو رہی تھی اور وہ پسینے میں نہائے جا رہے تھے۔

"باس! کب تک اس طرح پڑے رہیں گے؟" جوزف نے کہا۔ "اگر تم اس عمارت کو تباہ کرنا چاہتے ہو تو اُس دراڑ تک پہنچنے کی کوشش کرو مجھے وہاں ایک گرنیڈ بھی ملا تھا۔ ایسا گرنیڈ جسے رائفل کی نال کے آگے لگا کر بھی پھینکا جا سکتا ہے۔"

"آدھا سیاہ اور آدھا سرخ تو نہیں ہے؟" جیمسن نے پوچھا۔

"ہاں ہاں۔ ایسا ہی ہے۔"

"بڑی خطرناک چیز ہاتھ لگ گئی ہے۔ اسے یہ لوگ "کوسمک بُل ڈوزر" کہتے ہیں اور اس سے پہاڑ توڑنے کا کام لیا جاتا ہے۔" جیمسن نے کہا۔

"تب تو وہ عمارت...." عمران کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"میں ہرگز رائے نہ دوں گا جناب۔" جیمسن جلدی سے بولا۔ "ابھی آپ ایک نامعلوم چمکدار شے پر فائر کر کے دیکھ چکے ہیں۔ کیا حشر ہوا تھا۔ پوری عمارت میں برقیاتی جال بچھا ہوا ہے اور پتہ نہیں کن کن اقسام کے خطرناک مادوں کے ذخیرے اُس میں موجود ہوں۔ اس کی تباہی سے سینکڑوں میل کا رقبہ متاثر ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ اُسے ڈھانے کے سلسلے میں ہم خود بھی فنا ہو جائیں۔ ذرا اس پر بھی سنجیدگی سے غور کر لیجئے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔"

"دفعتاً طیارے کا شور پھر سنائی دیا اور وہ چوکنے ہو گئے۔ انہوں نے طیارے کو اترتے دیکھا۔ اس نے ٹھیک اسی جگہ لینڈ کیا جہاں پہلے اُتر چکا تھا۔

وہی فوجی اُس سے اترے اور ایک قطار میں کھڑے ہو گئے۔ اُس کے بعد لاؤڈ اسپیکر سے عمران کو پکارا جانے لگا۔ آواز میڈیلینا کی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی۔

"جہاں کہیں بھی ہو ہاتھ اٹھائے ہوئے سامنے آ جاؤ۔ تمہیں پناہ دی جاتی ہے۔ یہ ثابت ہو چکا

ہے کہ قصور تمہارا نہیں تھا۔ تمہیں تشدد پر آمادہ کرنے کے لئے بے ایمان ہولڈن نے ایک ڈرامہ اسٹیج کیا تھا۔ زیرو لینڈ میں انصاف ہوتا ہے۔ تمہیں جب بھی سزا دی گئی تو زمین پر دی جائے گی۔ مریخ پر تم ہمارے مہمان تھے۔ تم یہاں اس لئے نہیں لائے گئے تھے کہ تمہیں سزا دی جائے۔ بلکہ اپنی روایت کے مطابق ہم اب بھی یہی چاہتے ہیں کہ تم ہماری دشمنی سے ہاتھ اٹھالو۔ اس لئے ہم تمہیں دکھانا چاہتے تھے کہ ہم زمین کی بڑی طاقتوں سے بہت زیادہ طاقتور ہیں۔ ہیلو! عمران.... ہیلو جہاں بھی ہو سامنے آجاؤ.... ورنہ ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ تم بلبلاتے ہوئے اپنی پناہ گاہ سے نکل پڑو لیکن اس صورت تمہارے جسم پر بڑے بڑے آبلے ہوں گے۔ تمہیں صرف تین منٹ دیئے جاتے ہیں۔ غیر مسلح ہو کر سامنے آجاؤ۔"

"مکاری کر رہی ہے باس! رائفل پر چڑھاؤ گرنیڈ اور طیارے پر فائر کردو۔ سب ختم ہو جائیں گے۔" جوزف نے آہستہ سے کہا۔

"نہیں جو کچھ کہہ رہی ہے وہی کرو۔ ہم نہیں جانتے کہ حقیقتاً کہاں ہیں؟ یہاں سے نکلنا دشوار ہو جائے گا۔ مجھے دراصل غلط فہمی ہوئی تھی۔ وہ جو کچھ بھی مجھ سے کرا چکی تھی اُس کے جواز کے لئے اس عمارت سے ہمارا فرار ضروری تھا۔ اپنے لوگوں کو مطمئن کرنے کے بعد وہ پہلے بھی یہی کرتی جواب کر رہی ہے۔ بہر حال ایک بات اچھی طرح یاد رکھنا کہ اُس پر یہی ظاہر کرنا ہے کہ ہم خود کو مریخ ہی پر سمجھ رہے ہیں، زمین پر نہیں.... اور اس کا ذکر قطعی نہ آنے پائے کہ ہم پہاڑ پر سے وادی کا جائزہ لے کر کسی نتیجے پر پہنچ چکے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ گدھی اور اس کے بچے کا ذکر ہرگز نہ آنے پائے، ورنہ ہم سچ مچ مار دیئے جائیں گے۔"

"آخر قصہ کیا تھا؟" جیمسن نے پوچھا۔

"قصہ دہرانے کا وقت نہیں ہے۔ بس اب میں اس خیمے کو الٹتا ہوں۔ سارا اسلحہ زمین پر ڈال دو اور ہاتھ اٹھائے ہوئے کھڑے ہو جانا۔ مکاری کے مقابلے میں مکاری ہی کار آمد ثابت ہوتی ہے۔ پھر تینوں اپنے اپنے ہاتھ اٹھائے نیچے سے بر آمد ہوئے تھے۔

اُنہیں طیارے میں بٹھایا گیا۔ میڈیلینا اس میں موجود تھی۔ طیارہ انہیں عمارت تک لایا۔ جوزف اور جیمسن کو اُسی کمرے میں پہنچا دیا گیا جہاں اُن کا قیام تھا اور عمران کو تہہ خانے کے اُسی ہال میں لے جایا گیا جس میں اُس کے ہاتھوں دو افراد کا خون ہوا تھا۔

لاشیں اب وہاں نہیں تھیں۔ البتہ وہ عورت دکھائی دی جس نے ہولڈن والے ڈرامے میں

شوہر کے ہاتھوں پٹنے والی عورت کا رول ادا کیا تھا۔ اُس کے علاوہ سات آٹھ افراد اور بھی تھے۔

"کیا اس نے زبان کھولی؟" میڈیلینا نے ان میں سے کسی کو مخاطب کیا۔

"نہیں مادام!" ایک نے جواب دیا۔

"تشدد کرو.... گردن کاٹ دو اس کی.... ہر چند کہ مجھے سارے حالات کا علم ہو گیا ہے لیکن میں سچی بات اس کی زبان سے سننا چاہتی ہوں۔"

"آپ سنیں گی مادام!" اُس آدمی نے کہا اور خنجر کھینچ کر عورت کی طرف جھپٹ پڑا۔

"نہیں نہیں۔" وہ چیخنے لگی لیکن اُس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بڑی بے دردی سے جھٹکا دیا اور وہ فرش پر گر گئی۔

"بتاتی ہوں.... بتاتی ہوں۔" وہ بلبلائی۔ "مسٹر ہولڈن اور میرے شوہر نے مجھے اس پر مجبور کیا تھا۔ مسٹر ہولڈن نے کہا تھا کہ یہ ایک ایسا مجرم ہے جسے مر جانا چاہئے لیکن مادام ٹی تھری بی اس کی طرف دار ہیں۔ اس لئے اس کی سزائے موت کی توثیق نہیں کر رہیں۔ لہٰذا ہمیں اس کے قتل کا جواز پیدا ہی کرنا پڑے گا۔"

"سنا تم لوگوں نے۔" میڈیلینا دوسروں کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولی۔ "کیا یہ کھلی ہوئی غداری نہیں تھی۔ مادام ٹی تھری بی کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش نہیں تھی۔"

"یقیناً تھی مادام!" سب نے یک زبان ہو کر کہا۔

"لیکن میں اس عورت کو معاف کرتی ہوں کیونکہ یہ اپنے شوہر کے دباؤ میں تھی۔"

"ہمارا انصاف زندہ باد۔" انہوں نے نعرہ لگایا۔ عمران عجیب نظروں سے میڈیلینا کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔

"اب یہ اور اُس کے ساتھی زمین پر واپس بھیج دیئے جائیں گے۔" میڈیلینا نے کہا اور وہ سب خاموش رہے۔ عورت پر تشدد کرنے والے نے اپنا خنجر نیام میں رکھ لیا تھا۔

میڈیلینا عمران کو ساتھ لئے ہوئے پھر اُسی کمرے میں واپس آئی جہاں جوزف اور جیمسن تھے۔ عمران کو اس پر حیرت تھی کہ اُس نے ابھی تک ٹھنڈے سورج کی تباہی کے بارے میں کچھ نہیں کہا تھا جس پر عمران نے فائر کیا تھا۔

"اب تم لوگ زمین پر واپسی کے لئے تیار ہو جاؤ۔" میڈیلینا نے اُن سے کہا۔

"ہم تیار ہیں۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"خواہ مخواہ بات اتنی بڑھ گئی۔" میڈیلینا نے کہا لیکن عمران کچھ نہ بولا۔

"ہمیں کھانا اور شراب بھی چاہئے۔" جوزف بول پڑا۔ اس کا لہجہ بے حد غصیلا تھا۔

کھانا اور شراب فوراً مہیا کیے گئے تھے۔ قریباً دو گھنٹے بعد انہیں ایک عجیب سے کمپارٹمنٹ میں لے جا کر کرسیوں پر بٹھا دیا گیا۔ یہاں چاروں طرف کمپیوٹر قسم کی مشینیں لگی ہوئی تھیں اور اُن کے چلنے کے شور سے کمپارٹمنٹ گونج رہا تھا۔ دفعتاً عمران نے ویسی ہی کیفیت محسوس کی جیسی آبدوز سے ٹرانسمٹ ہوتے وقت محسوس کی تھی اور پھر وہ بالکل بے خبر ہو گیا۔ یہ بھی تو نہ دیکھ سکا کہ جوزف اور جیمسن کے ذرات کس طرح منتشر ہوئے تھے۔

دوبارہ ہوش آنے پر خود کو اُسی لباس سمیت جس میں ٹرانسمٹ ہوا تھا ایک بستر پر پڑا پایا۔ قریب ہی دو بستر اور بھی تھے جن پر جوزف اور جیمسن پڑے ہوئے تھے۔

وہ دونوں بہت زیادہ جھنجھوڑے جانے پر بیدار ہوئے تھے۔ ہر بستر کے قریب ایک ایک سوٹ کیس بھی تھا۔ عمران نے اپنے بستر کے قریب والا سوٹ کیس کھولا۔ دوسری اشیاء کے اوپر ایک لفافہ رکھا ہوا نظر آیا جس پر اُسی کا نام تحریر تھا اور لفافے سے برآمد ہونے والی تحریر کے مطابق وہ اس وقت نیویارک کی ایک عمارت میں تھے۔

سفر خرچ اور پاسپورٹ بھی سوٹ کیس ہی سے برآمد ہوئے۔ پاسپورٹ پر عمران ہی کی تصویر تھی لیکن نام فرضی تھا۔ یہی سب کچھ اُن دونوں کے سوٹ کیسوں سے بھی برآمد ہوئے تھے۔

"خیر سے بدھو....." عمران نے جیمسن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور جیمسن تڑتے بولا۔ "نیویارک آئے۔"

"باس یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ ہمیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کیپ کینیڈی میں برف باری ہوئی تھی یا نہیں۔" جوزف نے کہا۔

"تو پھر اب کیا ارادہ ہے یور میجسٹی؟" جیمسن نے پوچھا۔

"چپ چاپ گھر واپس چلیں گے۔"

"یعنی آپ انہیں اصل واقعہ نہیں بتائیں گے۔" جیمسن نے کہا۔

"میں براہِ راست کچھ بھی نہ کروں گا۔ لیکن چاروں ملکوں کے اُن ذمہ دار افراد نے اس سلسلے میں میرا حوالہ ضرور دیا ہوگا۔"

"یقیناً دیا ہوگا۔"

"لہٰذا اب تک ہماری حکومت سے رجوع کیا جاچکا ہوگا۔ اب میں صرف اپنی حکومت کو ایک مشورہ دوں گا۔"

"وہ کیا؟"

"میری حکومت بھی سودے بازی کرے۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"ایٹمی ری پروسیسنگ پلانٹ۔" عمران طویل سانس لے کر بولا۔ "بڑی طاقتیں نہیں چاہتیں کہ ہم اپنے یہاں ایٹمی ری پروسیسنگ پلانٹ لگائیں۔"

"بہت خوب۔" جیمسن نے اظہارِ مسرت کیا۔

"لہٰذا میں کیوں نہ چاہوں گا کہ وہ زیرولینڈ کے ہاتھوں بلیک میل نہ ہوں۔ میں صرف اُسی صورت میں اُن کی مدد کروں گا جب ان ہی میں سے کوئی ہمیں ایٹمی ری پروسیسنگ پلانٹ لگانے میں مدد دینے پر تیار ہو جائے گا۔"

"ہیئر.... ہیئر!" جیمسن نے تالی بجائی اور جوزف نے بھی اس کا ساتھ دیا۔

"ویسے میں نے محسوس کیا ہے کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔" جیمسن بائیں آنکھ دبا کر بولا۔

"کیا مطلب....؟" عمران نے آنکھیں نکالیں۔

"تھریسیا شاید آپ سے لو کرتی ہے؟"

"اور مکڑیوں سے شادی کرادینے پر تلی رہتی ہے۔"

"اگر وہ روبوٹ تھا تو غضب کا تھا۔ ارے چہرہ دیکھ کر دل میں گدگدی ہونے لگتی تھی۔"

"شٹ اپ! یو، جیمبو شرمپ!"

"لینگویج یور میجسٹی!" جیمسن بُرا سامنہ بنا کر بولا۔

ٹھیک اسی وقت کسی نے دروازے پر دستک دی اور وہ متحیرانہ انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر عمران کھنکار کر بولا۔ "کم ان"

دروازہ کھلا اور سب سے پہلے جس شخص پر اُس کی نظر پڑی وہ روجر فرینکلن تھا۔ اُس کے ساتھ تین باوردی افراد اور بھی تھے۔

"مسٹر عمران! خوش آمدید۔" فرینکلن مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا۔

"اب مجھے تمہاری اہمیت کا علم ہوا ہے۔ اس لئے میں مریخ پر اپنے رویے کی معافی چاہتا

ہوں۔" دونوں نے مصافحہ کیا اور فرینکلن نے عمران سے اُن تینوں افراد کا تعارف کرایا۔ یہ بری، بحری اور فضائی افواج کے تین ذمہ دار آفیسر تھے۔

"لیکن سوال تو یہ ہے کہ تمہیں یہاں ہماری موجودگی کا علم کیونکر ہوا؟" عمران نے حیرت سے پوچھا۔

"زیرولینڈ سے پیغام موصول ہوا تھا کہ تم تینوں کو بھی زمین پر واپس بھیج دیا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ تم سے کہاں ملاقات ہو سکے گی۔"

"تو سیدھے یہیں چلے آ رہے ہو؟"

"ہم تو پچھلی رات سے یہیں ہیں۔ تمہیں جگانا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ جب تمہاری آوازیں سنیں تو دستک دی۔"

"تو ہم واقعی نیویارک میں ہیں؟"

"ہاں مسٹر عمران! اب تم ہمارے مہمان ہو۔"

"شکریہ، اوہ تو کیا یہ صحیح ہے کہ کیپ کینیڈی پر برف باری ہوئی تھی؟"

"بالکل درست ہے مسٹر عمران۔"

"میڈیلینا نے مجھے مریخ ہی پر بتا دیا تھا کہ کیپ کینیڈی میں برف باری ہوئی ہے اور اب وہ تمہارے ملک کو بلیک میل کر کے بجٹ کا دسواں حصہ حاصل کرے گی۔"

"اُن لوگوں کا مطالبہ یہی ہے مسٹر عمران۔ سالانہ بجٹ کے دسویں حصے کے برابر رقم۔"

"پھر کیا ارادہ ہے؟" عمران نے سوال کیا۔

"ارادوں کی بات حکومت جانے۔ میں تو اس لئے یہاں آیا ہوں کہ میری سرگزشت کی تصدیق ہو جائے۔"

"کیوں نہیں.... بھلا تصدیق کیوں نہ کروں جب کہ ہم ساتھ ہی ایک حیرت انگیز آبدوز میں سفر کر چکے ہیں اور وہیں سے ہمارا ٹرانسپورٹیشن یا ٹرانسمیشن مریخ کے لئے ہوا تھا۔ اگر کہو تو پوری داستان دہرا دوں۔"

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے مسٹر عمران۔" ایک آفیسر ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "میرا خیال ہے کہ ایک بار پہلے بھی زیرولینڈ کے سلسلے میں ایک مہم میں ہمارے ساتھ حصہ لے چکے ہو۔ ہمارے ملک کی نمائندگی کیلی گرا ہم نے کی تھی اور شاید تمہاری ہی وجہ سے ہم نے اُس مہم میں کسی قدر

کامیابی بھی حاصل کی تھی۔"

"شکریہ لیکن مریخ تک پہنچنا میرے بس کی بات نہیں۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم مریخ ہی سے آئے ہو؟"

"اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں یقین نہیں ہے جنرل!"

"مجھے یقین نہیں ہے۔" اُس نے سخت لہجے میں کہا۔

"اس کے باوجود بھی کہ دھمکی کے مطابق کیپ کینیڈی پر برف باری ہو چکی ہے؟"

اس قسم کی کوئی حرکت زمین ہی کے کسی حصے سے بھی کی جا سکتی ہے"

لیکن شاید اس کا پتا لگانا بھی محال ہو کہ زمین کے کس حصے سے ہوئی ہے"

"بے شک دشوار ہے لیکن ناممکن نہیں. محکمۂ موسمیات کے ایک آلے نے سمت کا تعین کر لیا ہے۔"

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے. ویسے زیرو لینڈ تو زمین ہی پر پایا جاتا ہے."

"اب میں تم لوگوں کے کاغذات دیکھوں گا۔" فرینکلن نے کہا۔

"گھر سے کاغذات لے کر نہیں نکلے تھے۔" عمران بولا۔ "اُن لوگوں نے ہمارے لئے پاسپورٹ کا انتظام ضرور کیا ہے لیکن اُن پر ہمارے صحیح نام درج نہیں ہیں البتہ تصویریں ہماری ہی لگائی گئی ہیں۔"

"سفر خرچ بھی ہوگا....؟" فرینکلن نے پوچھا۔

"ہاں سفر خرچ بھی ہے اور فرداً فرداً ہدایت نامے بھی۔"

"بالکل یہی ساری چیزیں ہمارے ساتھ بھی تھیں اور ہم برازیل کے شہر 'کیتو' میں بیدار ہوئے تھے۔"

برازیل کے نام پر عمران طویل سانس لے کر رہ گیا اور جوزف اُس کی شکل دیکھنے لگا تھا۔

جنرل جس نے کیلی گراہم کا حوالہ دیا تھا عمران سے بولا۔ "صرف میں تم سے تنہائی میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔"

"ضرور، ضرور! مس کیلی گراہم اب کہاں ہیں؟" عمران نے پوچھا۔

"یورپ میں کہیں...."

وہ عمران کو دوسرے کمرے میں لایا اور اُسے بغور دیکھتا ہوا بولا۔ "باؤل دے سوف کا کیا قصہ تھا

مسٹر عمران؟"

"اوہو.... تو اطلاع پہنچ گئی؟"

"اُس میں کیا تھا؟"

"گدھی اور اُس کا بچہ۔"

"صرف اتنی سی بات پر اتنا بڑا ہنگامہ ہوا تھا؟"

"کچھ بھی ہو، اُسے اُن لوگوں نے ضائع کر دیا تھا۔ آگ میں جلا دی گئی تھی۔"

"کن لوگوں نے؟"

"اُن ہی کے بارے میں چھان بین کر رہا تھا کہ یہ افتاد پڑ گئی۔"

"تم نے اُس کی تصویریں بھی تو اُتاری تھیں؟"

"وہ بھی میرے قبضے سے نکل گئیں۔ نگیٹو بھی ضائع ہو گیا۔"

"ہمیں باؤل دے سوف نامی پینٹنگ کی ہسٹری کا علم ہے مسٹر عمران!"

"اچھا تو پھر....؟"

"کہیں تم اُسی کے لئے تو نہیں پکڑے گئے تھے؟ ورنہ ظاہر ہے کہ زیرو لینڈ کو تمہارے ملک سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے؟"

"ظاہر ہے جنرل! ہماری حیثیت ہی کیا ہے۔ ہم تو ایٹمی ری پروسیسنگ پلانٹ بھی نہ حاصل کر سکے۔"

"پلیز.... پلیز....!" وہ ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "سیاست نہیں۔"

"میں سیاست کیا جانوں میں نے تو ایک عام بات کہی تھی۔"

"فی الحال تم ہمارے مہمان رہو گے۔"

"مہمان یا قیدی....؟"

"یہ بات نہیں ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ تم مخالف کیمپ کے ہاتھ لگ جاؤ۔"

"اگر لگ بھی گیا تو کیا ہو گا۔"

"وہ لوگ تمہیں اپنی مشینوں کے حوالے کر کے ادھیڑ ڈالیں گے۔"

"اور تم کیا کرو گے....؟"

"ہمارا رویہ دوستانہ ہو گا۔"

"لیکن اُدھیڑو گے تم بھی؟"

"تمہارا لہجہ طنزیہ ہے مسٹر عمران!" جنرل نے مسکرا کر کہا۔ "کیا باؤل دے سوف کی پینٹنگ میں تم نے کچھ تلاش کرنے کی کوشش بھی کی تھی؟"

"نہیں جنرل! میں بہت جلدی میں تھا کیونکہ وہ تصویر انٹر سروسز انٹیلی جنس والوں کے حوالے کرنی تھی۔ اس لئے اُس کے فوٹو گراف لئے تھے لیکن وہ بھی ہاتھ سے نکل گئے۔"

جنرل تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ "اچھا مسٹر عمران! ہم اس مسئلے پر پھر گفتگو کریں گے۔"

"میرا خیال ہے کہ مجھے جلد یہاں سے روانہ ہو جانا چاہئے۔"

"نہیں مسٹر عمران! اتنی جلدی نہیں۔ اسے مت بھولو کہ تمہارے پاسپورٹ جعلی ہیں۔ اگر تم نے ہم سے تعاون نہ کیا تو پریشانیوں میں پڑو گے۔"

"ہاں یہ بات تو ہے جنرل!" عمران سر ہلا کر بولا۔

"سمجھ دار آدمی ہو۔"

"وہ پھر اُسی کمرے میں واپس آ گئے جہاں دوسرے لوگ تھے اور جنرل نے فرینکلن کو چلنے کا اشارہ کر کے عمران سے کہا۔ "تمہیں یہاں اس کے علاوہ اور کوئی تکلیف نہیں ہو گی کہ باہر نہیں نکل سکو گے۔"

"میں سمجھتا ہوں جنرل!"

"جس چیز کی ضرورت ہو گی۔ فراہم کر دی جائے گی۔ باہر مسلح آدمی موجود ہیں۔ بس گھنٹی کا بٹن دبا دینا اگر کسی کو طلب کرنا ہو۔"

"فی الحال ناشتے اور میرے ملازم کے لئے شراب کا انتظام کرنا ہو گا۔"

"یہاں سب کچھ موجود ہے مسٹر عمران!"

"بہت بہت شکریہ جنرل!" عمران نے اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا۔

اُن کے چلے جانے کے بعد عمران نے اپنے ساتھیوں کو خاموش ہی رہنے کا اشارہ کیا تھا.... اور پھر کاغذ پنسل نکال کر تحریر کے ذریعے انہیں سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ زیرو لینڈ باؤل دے سوف یا مریخ کے بارے کوئی بات نہ کریں۔ عمارت بگڈ معلوم ہوتی ہے ہماری گفتگو دوسروں تک ضرور پہنچے گی اور اب ہمیں خود کو قیدی ہی تصور کرنا چاہئے کیونکہ ہمارے پاسپورٹ جعلی ہیں۔

جیمسن نے بہت بُرا سا منہ بنایا اور جوزف نے کہا۔ "تو پھر باس میں بوتلیں تلاش کروں۔"

"ضرور ضرور! اور میرے لئے کھانا بھی۔ کیونکہ میں بوتلیں نہیں چبا سکتا۔"

"ہائے، ایک ہوسٹس بھی تو ہونی چاہئے تھی۔" جیمسن کراہا۔

"تم نے بھی اپنی خواہش کا اظہار کیوں نہیں کر دیا تھا؟"

"بٹن دبا کر بلاؤں کسی کو؟"

"کوشش کرو۔"

جیمسن نے گھنٹی کا بٹن دبایا اور بائیں آنکھ دبا کر مسکرانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ایک مسلح آدمی نے کمرے میں داخل ہو کر انہیں استفہامیہ انداز سے دیکھا۔

"ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو کچھ بھی ہم طلب کریں گے مہیا کیا جائے گا۔ ہم مہمان ہیں نا....!"

"جی ہاں، فرمائیے....!"

"ایک خوبصورت سی ہوسٹس چاہئے۔"

"ضرور، ضرور، لیکن تھوڑا سا وقت لگے گا۔"

وہ چلا گیا اور عمران جیمسن کو گھورتا ہوا بولا۔ "گورنری نے تمہیں بالکل چوپٹ کر دیا۔ تم تو بے حد خشک قسم کے آدمی ہوا کرتے تھے۔"

"مجھے یکسانیت پسند نہیں ہے، یور میجسٹی!"

"خیر.... خیر۔"

جوزف نے کچھ دیر بعد آ کر اطلاع دی کہ انڈے فرائی ہو گئے ہیں اور کافی کا پانی اُبلنے ہی والا ہے۔ اس دوران میں اُس نے شراب کی بوتلیں اور باورچی خانہ تلاش کر لیا تھا۔ ناشتے سے فارغ ہو کر وہ پھر اونگھنے لگے اور اسی غنودگی کے عالم میں عمران سوچ رہا تھا کہ بُرے پھنسے۔ تھریسیا نے ایک بار پھر اُسے استعمال کر ڈالا تھا۔ اب اگر اُن لوگوں نے اُسے کنفیشن چیئر پر بٹھا دیا تو سب کچھ اگلوا لیں گے۔ لیکن وہ اپنی حکومت کے علم میں لائے بغیر براہِ راست کسی کو کوئی اطلاع نہیں دے سکتا تھا۔ تو پھر اُسے کیا کرنا چاہئے؟

وہ لوگ اُسے قانوناً روک سکتے تھے۔ کیونکہ وہ اُن کے ملک میں مقیم تھا اور پاسپورٹ جعلی تھے۔ جنرل اپنی دھمکی کو عملی جامہ بھی پہنا سکتا تھا۔

وہ اٹھ گیا اور گھوم پھر کر عمارت کا جائزہ لینے لگا۔ عمارت سے باہر قدم نکالنے کی ممانعت کر دی گئی تھی اور باہر اُن کی نگرانی کے لئے مسلح افراد موجود تھے۔

لیکن وہ عمران ہی کیا جو تھک ہار کر بیٹھ جاتا۔ مسلسل اسی تگ ودو میں لگا رہا کہ کسی طرح فرار کی کوئی راہ نظر آجائے۔ اسی دوران میں اُس نے صدر دروازہ کھلنے کی آواز سنی اور پھر پیروں کی چاپ بھی سنائی دی۔

جیمسن کی خواہش پوری کر دی گئی تھی۔ یعنی اُن کی میزبان آگئی تھی۔ عمران کو دیکھ کر اُس نے ہیلو کہا اور عمران کو بھی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا پڑا۔ جوان العمر اور بے حد دلکش عورت تھی۔

"تمہیں زیادہ انتظار تو نہیں کرنا پڑا....؟" اُس نے عمران سے پوچھا۔

"کچھ ایسا زیادہ بھی نہیں۔" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔

شاید جیمسن کی اونگھتی ہوئی سماعت تک بھی، اُس کی زندگی سے بھرپور آواز پہنچ گئی تھی۔ وہ ایک دم کمرے سے نکل پڑا۔

"چاند کی کرن میں جان پڑ گئی ہے۔" اُس نے مسکرا کر کہا۔

"شکریہ، میں پسند آئی تمہیں؟"

"بہت زیادہ۔"

"تیسرا کہاں ہے؟ مجھے بتایا گیا تھا کہ تین مہمان ہیں۔"

"مہمان تو بس مجھے ہی سمجھو، بقیہ دونوں خود کفیل ہیں۔"

"کیا بات ہوئی؟"

"صرف میری فرمائش پر تمہیں بلایا گیا ہے۔"

"تمہارا وزن کتنا ہے؟" عورت نے پوچھا۔

"پہلے تم اپنا نام بتاؤ؟"

"اُسلا!...اور تم...؟"

"میں جیمسن ہوں۔"

"اور یہ....؟" اُس نے عمران کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"ہز میجسٹی دی کنگ آف جھاپک لینڈ۔" جیمسن نے کہا اور اردو میں عمران سے بولا۔ "آپ نے تو چپ سادھ لی ہے۔ ہائے، کیا چیز بھجوائی ہے کم بختوں نے۔"

"چپ بے۔" اُرسلا نے بے ساختہ اردو میں کہا اور عمران اچھل پڑا اور جیمسن کا تو چہرہ دھواں دھواں ہو گیا تھا۔

”کک.... کیا مطلب؟“ وہ ہکلایا۔

”میں نے کہا تمہیں آگاہ کردوں کہ اردو بھی جانتی ہوں، ورنہ کہیں تم، مادر، پدر آزاد نہ ہو جاؤ۔“

”اُف فوہ.... اتنی بامحاورہ اردو۔“ جیمسن آنکھیں پھاڑ کر بولا۔

”چلو، کھسکو یہاں سے۔“ عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔ ”ہم ضروری باتیں کریں گے۔“

”آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں؟“ جیمسن حیرت سے بولا۔

”ہاں تم سے کہہ رہا ہوں۔ کمرے میں جاؤ۔“ عمران سخت لہجے میں بولا۔

جیمسن اُسے عجیب نظروں سے دیکھتا ہوا کمرے میں چلا گیا اور عمران نے اُرسلا سے کہا۔ ”یہ تم کیا کرتی پھر رہی ہو؟“

”بے فکر رہو۔ بحفاظت اپنے گھر پہنچ جاؤ گے۔ مصلحتاً تمہیں اُن کے حوالے کیا گیا تھا۔ ورنہ تم بھی وہیں پہنچائے جاتے، جہاں اُن چاروں کو پہنچایا گیا تھا۔“

”میرا خیال ہے کہ یہ عمارت بگڈ ہے۔ ہماری آوازیں اُن تک پہنچ رہی ہوں گی۔“

”میری موجودگی میں یہ ناممکن ہے۔ پھر کہتی ہوں کہ اُن کی ترقی ہمارے مقابلے میں بچوں کے کھیل سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔“

”وہ تو میں دیکھ ہی رہا ہوں۔ لیکن اب وہ مصلحت بھی بیان کردو جس کے تحت تم نے ہمیں اُن کے حوالے کردیا تھا۔“

”میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ یہ تم سے باؤل دے سوف کے حوالے سے تو گفتگو نہیں کرتے، کیونکہ تمہارے ہی ملک سے اس کا غلغلہ بلند ہوا تھا۔“

”اچھا تو پھر....؟“

”میں نے اُن کی اور تمہاری گفتگو کا ایک ایک لفظ سنا ہے۔ کیونکہ تمہارے کوٹ کے کالر کے اندر ہمارا بگ موجود ہے۔“

”تم نے اس بار مجھے کسی کھلونے کی طرح استعمال کیا ہے۔ اسے یاد رکھنا اور میں بھی یاد رکھوں گا۔“

”مجھے خوشی ہے کہ تم نے انہیں باؤل دے سوف کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔“

”میں کچھ جانتا ہی نہیں۔“

”بہت کچھ جانتے ہو۔ اگر میں نے آج ہی تم لوگوں کو یہاں سے ہٹا نہ دیا تو وہ تم پر تھرڈ ڈگری آزمائیں گے۔“

"دیکھا جائے گا۔ تم مجھے کیا سمجھتی ہو؟"

"کنفیشن چیئر پر آدمی صرف سچ بول سکتا ہے۔"

"ہاں یہ بات تو ہے اور تم یہاں میرے منہ میں تکیا ڈالنے سے رہیں۔"

"وہ سب ڈھونگ تھا۔ تم خود ہی اُس کی وضاحت بھی کر چکے ہو۔ کنفیشن چیئر سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔"

"پھر ہمارے یہاں سے نکلنے کی کیا صورت ہوگی؟"

"ایک جنرل پھر آئے گا اور تم لوگوں کو اپنے ساتھ باہر لے جائے گا۔ پھر ایک چارٹرڈ طیارے سے تم سڈنی پہنچو گے۔ وہاں سے بآسانی اپنے ملک تک پہنچ سکو گے۔ اس بار دوسرے پاسپورٹ تمہارے ساتھ ہوں گے۔ وہ تینوں پاسپورٹ واپس کردو۔"

"میں تو کہتا ہوں کہ تم مجھے پھر مریخ ہی کے لئے ٹرانسمٹ کردو۔ جب سے میرے ملک میں کیسٹ پلیئرز کی بھرمار ہوئی ہے جی سے گزر جانے کو دل چاہتا ہے۔ جس گھر میں قدم رکھو کسی جان یا کسی جہاں کی ریں ریں سنائی دینے لگتی ہے۔"

"اپنے ہی گھر میں پڑے رہا کرو۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

"اپنا تو کوئی گھر ہی نہیں ہے۔"

"تم آخر کب آدمی بنو گے، عمران؟" دفعتاً وہ بے حد مغموم لہجے میں بولی۔

"ابھی ارتقاء کا عمل اُس دور میں داخل نہیں ہوا جہاں مجھ جیسے افراد آدمی بن سکیں۔"

"کیا میں تمہیں کبھی یاد آتی ہوں؟"

"کیوں نہیں، جب عرصے تک کوئی بے وقوف بنانے والا نہیں ملتا تو تم بہت یاد آتی ہو۔"

"مجبوری تھی، عمران ڈیئر! تمہارے علاوہ میرا یہ کام کوئی اور نہیں کر سکتا تھا۔"

"تو کیا واقعی تم لوگ میرے لئے سزائے موت تجویز کر چکے ہو؟"

"یہ حقیقت ہے لیکن اس میں میرا ہاتھ نہیں ہے۔"

"کیا مجھے بچا کر تم اپنے کاز سے غداری نہیں کر رہیں؟"

"ہرگز نہیں۔ یہ محض اندازِ فکر کا فرق ہے۔ تم زندہ رہ کر ہمارے لئے بہت کچھ کر سکتے ہو۔ میں جانتی ہوں تم کبھی نہ کبھی ہماری طرف رخ ضرور کرو گے۔"

"ٹھیک ہے، انتظار کرو۔"

"میں انتظار ہی تو کر رہی ہوں۔"

"تو ہم یہاں سے کب روانہ ہوں گے؟"

"ٹھیک ایک گھنٹے بعد۔" وہ گھڑی دیکھتی ہوئی بولی۔ "لیکن اس کی طرف سے ہوشیار رہنا کہ کہیں دوسرے کیمپ کے ہتھے نہ چڑھ جاؤ۔"

"میں دیکھوں گا۔"

"وہ پاسپورٹ مجھے دے دو اور دوسرے پاسپورٹ تمہیں، اُسی جنرل سے مل جائیں گے جو تمہیں لینے آئے گا۔"

"لیکن تم اس بہروپ میں کیسے آئیں؟"

"میں اسی عورت کے میک اپ میں ہوں جو یہاں بھجوانے کے لئے منتخب کی گئی تھی لیکن یہاں نہیں پہنچ سکی۔"

"تمہاری اصلی صورت دیکھنے کو ترس گیا ہوں۔"

"اگر کبھی میرے ہو سکے تو ضرور دیکھو گے۔"

"تمہارا ہونے کے لئے مجھے میٹرک کا امتحان تو نہیں دینا پڑے گا۔"

"بس چپ رہو۔" وہ بیزاری سے بولی اور دوسری طرف دیکھنے لگی۔ عمران شرارت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔

جلد نمبر 31 (دوم)

- عمران کو وہ تلاش کرتی پھر رہی تھی۔ وہ کون تھی؟ اور کہاں تلاش کر رہی تھی؟
- کیا وہ سچ مچ دیواروں سے سر ٹکراتی تھی؟ اور کیوں؟
- دو مضحکہ خیز لاشیں... کیا لاشیں بھی مضحکہ خیز ہو سکتی ہیں؟ تحیر اور ایکشن سے بھرپور ناول
- عمران شہباز کی طرح حریفوں پر جھپٹتا ہے۔
- ریڈیو زیرو لینڈ کا دعویٰ.... خلا میں تباہ ہو جانے والی اسکائی لیب کے ٹنوں وزنی ٹکڑے ہم جہاں چاہیں گرادیں۔ اگر ہمارا مطالبہ پورا نہ کیا گیا تو اسکائی لیب کے ٹکڑے فلک بوس عمارات پر گریں گے۔
- اور وہ آتشی حلقہ جو عمران کے گرد چکر لگاتا ہوا اسے ایک جانب دوڑائے لیے جارہا تھا۔ ایسی سنسنی خیز کہانی جسے آپ عرصہ تک نہ بھلا سکیں گے۔
- انہیں بار بار سوچنا پڑتا تھا کہ کہیں یہ بیوقوف سا آدمی انہیں موت کے منہ میں تو نہیں لے جارہا۔ خود کیلی نے بھی بسا اوقات سوچا تھا کہ کہیں اس کا دماغ تو نہیں الٹ گیا۔
- پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ خود اس کی جان کے دشمن ہو جاتے ہیں۔
- حیرت انگیز ایجادات.... کئی اسکائی اسکریپرز ملبے کے ڈھیر ہو گئے۔
- کیا سچ مچ وہ شکستہ اسکائی لیب کے کوہ پیکر ٹکڑے تھے جنہوں نے تباہی پھیلائی تھی۔
- ایک ہنگامہ انگیز کہانی.... سسپنس اور ایکشن سے بھرپور واقعات
- اور پھر اس مرکز کی تباہی.... جہاں سے ساری دنیا کو نشانہ بنایا جا سکتا تھا۔

یہ سب جاننے کے لئے ملاحظہ فرمایئے

زیرو لینڈ کی تلاش جلد نمبر 31 (دوم)

- 109- تلاش گمشدہ
- 110- آگ کا دائرہ
- 111- لرزتی لکیریں